صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک 30 مئی 2014ء بمطابق 30 رجب 1435 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقٰبِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمٰنِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ○ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔

(ترجمہ): مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایکدوسرے کا برانام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برانام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایکدوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کروگے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میں، ایک مسئلہ ہے، اس کے اوپر بات کرنا چاہتی ہوں جس پر پوری دنیا کو تشویش اور فکر ہے اور جناب سپیکر صاحب، ہمارے ملک میں تو بہت زیادہ اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ اس سے پہلے جناب سپیکر صاحب، میں ایک شعر پڑھونگی کہ:

ے تم حیاء و شریعت کی بات کرتے ہو ہم نے ننگے جسموں کو ملبوس حیاء دیکھا ہے
ہم نے دیکھے ہیں احرام میں لپٹے ہوئے شیطان ہم نے میخانے میں کئی بار خدا دیکھا ہے

جناب سپیکر صاحب! یہاں سے میری آواز چونکہ پورے پاکستان کی عورتوں کی آواز ہے، یہ جو لاہور میں جناب سپیکر صاحب! واقعہ ہوا ہے کہ ایک عورت کو اینٹوں سے اور پتھروں سے مار کے جناب سپیکر صاحب! اور اس پہ یہ الزام لگا دیا گیا کہ اس نے نکاح پہ نکاح کیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم کون ہیں، ہم اللہ کا قانون لینے والے اپنے ہاتھ میں کون ہیں؟ ہماری عدالتیں آزاد ہیں، ہمارے لوگ آزاد ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت تمام دنیا میں ہمارے معاشرے کی جو عکاسی ہو رہی ہے، مردوں کے بارے میں جناب سپیکر صاحب! کہ یہ مردوں کا معاشرہ ہے کہ جہاں پہ ایک عورت جو ہے، وہ اگر طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرتی ہے تو اس کیلئے یہ جرم بن جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے تو یہی فرمایا ہے کہ جب عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے تو اس کو فوراً سے پیشتر دوسری شادی کر لینی چاہیئے، کیا دوسری شادی ہمارے اس مردوں کے معاشرے میں کہ جو عورتیں اتنی زیادہ اسلام کو Follow کرتی ہیں اور وہ اگر طلاق کے بعد یا مرد کے مرنے کے بعد نکاح کر لیتی ہیں تو ان پہ یہ الزام لگا دیا جائے کہ وہ نکاح پہ نکاح کرتی ہیں اور ان کو جو ہے تو پتھروں سے مار کے چودہ سو صدی سے پہلے کی ہم یاد تازہ کرا دیں جب ہم اپنی بیٹیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے؟ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کی کسی پارلیمنٹ کو یہ ہمت نہیں ہوئی ہے، کسی رکن اسمبلی کو یہ ہمت نہیں ہوئی ہے، کسی سینیٹر کو یہ ہمت نہیں ہوئی ہے کہ اس موضوع پہ بات کرے۔ جناب سپیکر صاحب، کیا ہم اس پارلیمنٹ میں اسلئے آتے ہیں کہ ہماری

مائیں بہنیں جو ہیں، ان کو سنگسار کر دیا جائے اور کوئی شخص اس پہ بولے بھی نہ؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے، میں نگہت اورکزئی اس ہاؤس کی وساطت سے جو ہمارے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ہیں، میں ان کو کہتی ہوں، میں ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس پہ سوموٹو ایکشن بھی لیا جائے اور جناب سپیکر، نواز شریف صاحب اوران کے بھائی شہباز شریف صاحب اس واقعے کی پوری تحقیقات کرائیں اور اسی طرح جناب سپیکر صاحب! تیزاب سے عورتوں کو جلا دیا جاتا ہے جناب سپیکر صاحب، جن کو ہوس کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے معاشرے کی اور ہمارے پاکستان کی ایک اچھی تصویر جو ہے، وہ باہر نہیں جارہی ہے جس پہ آپ دیکھیں کہ برطانیہ کے پرائم منسٹر نے اس پہ ایکشن لیا اور انہوں نے Call کیا پرائم منسٹر کو کہ ان لوگوں کو، قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور ان پولیس والوں کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے کہ جنہوں نے جانتے بوجھتے اس عورت کی جان نہیں بچائی اور اس کو سنگسار کرنے میں ان کے گھر والوں کی مدد کی ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار ظہور صاحب۔

سردار ظہور احمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، پرسوں ایجنڈا بھی ہمارا امن وامان کے حوالے سے تھا، بہر حال اجلاس ملتوی ہو گیا۔ آج سے تقریباً 18 تاریخ کی یہ بات ہے، مانسہرہ ڈسٹرکٹ کے تھانہ بفہ میں ایک ایف آئی آر کاٹی گئی، دفعہ (b) 365 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ Actually اگر کوئی خاتون یا مرد مرضی سے، اگر وہ بالغ ہے، عاقل ہے، شادی کرتا ہے تو ہمارے قانون میں ان کیلئے بھی ایسا عذر موجود نہیں ہے کہ ان کو روکا جائے اس بات سے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہوا، میرا صرف کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر دونوں لڑکی اور لڑکے نے اپنی مرضی سے کورٹ میں جاکر شادی کی لیکن اس میں اس لڑکے کے ماں باپ کا کیا قصور تھا، اس کی بہن کا اور اس کے رشتہ داروں کا؟ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس لڑکے کے خلاف ایف آئی آر کٹتی، اس کے خلاف ایف آئی آر کٹی بھی ہے لیکن اس کی فیملی کے آٹھ مرد اور چھ خواتین کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی اور میں نے ایس ایچ او صاحب کو فون کرکے پوچھا کہ آپ نے اتنے لوگوں کے خلاف کیوں ایف آئی آر کاٹی ہے؟ آپ اس کی تحقیقات کرتے، آپ متعلقہ لڑکے، اس کی فیملی

کے جو لوگ ہیں، ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس کی فیملی کو چھوڑ کر اس کے چچازاد، چچی، اس کی پھوپھی، اس کی دوسری چچی، اس کے چچازاد بھائی کی بیوی اور ان لوگوں کے اوپر بھی ایف آئی آر کاٹی گئی اور چھ خواتین کے خلاف اور آٹھ مردوں کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور ان کو وہاں حوالات میں لایا گیا۔ پھر اس کے بعد جناب سپیکر، اس میں ایک خاتون کے پاس شیر خوار بچہ بھی تھا اور صبح ان لوگوں میں سے چار کی Bail ہوئی، دو خواتین کی Bail ہوئی اور چار خواتین کو جیل بھیجا گیا۔ اسی طرح دو مردوں کو جیل بھیجا گیا، ایک حاضر سروس موجود کانسٹیبل جو شنکیاری تھانے میں تھا، اس کے خلاف بھی ایف آئی آر کاٹی گئی اور اس کو بھی انہوں نے کوارٹر گارڈ کیا حالانکہ وہ اس وقت ڈیوٹی پہ موجود تھا جس دن یہ واقعہ ہوا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک بندہ گناہ کرتا ہے تو کیا اس کی سزا اس کے پورے خاندان کو ملنی چاہیئے، کیا ان لوگوں کے ساتھ انصاف ہوا؟ حالانکہ باوجود اس کے استفسار کرنے کے انہوں نے کہا جی زیادتی ہوئی ہے، ایس ایچ او صاحب وہاں سے کہتے ہیں کہ زیادتی ہوئی ہے، ان کے ساتھ زیادتی ہوئی لیکن اس شیر خوار بچے کا کیا قصور ہے، اس کے رشتہ داروں کا کیا قصور ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں اس۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ مطلب کوئی مانسہرہ کی بات کر رہے ہیں؟

<u>سردار ظہور احمد:</u> جی جی، مانسہرہ کی میں بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کب ہوا ہے، یہ واقعہ؟

<u>سردار ظہور احمد:</u> یہ تقریباً 18 تاریخ کو تھانہ بفہ کی حدود میں، 18 تاریخ کو تھانہ بفہ کی حدود میں ایک آدمی کے گناہ (کی سزا) پورے خاندان کو، رشتہ داروں کو دی گئی ہے، یہ کہاں کا اصول ہے؟ جناب سپیکر، میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے یہ انصاف کرنے والے ادارے کہاں ہیں؟ کیا ہماری یہ پروٹیکشن ہو رہی ہے؟ جو قانون کے محافظ ہمارے بھائی ہیں، اسی طرح ہماری عزتوں کے ساتھ کھیلیں گے، ہماری عورتوں کو وہ جیلوں میں گھسیٹیں گے جنہیں ناکردہ گناہ کی سزا دی گئی ہے۔ جناب سپیکر، اس پہ شدید، میں یہ کہتا ہوں کہ اس پہ بھرپور ایکشن ہونا چاہیئے بلکہ اس معاملے پہ ایک کمیٹی بنا دی جائے کہ اس کی منصفانہ تحقیقات کر سکے اور اس چیز کو بھی سامنے لانا چاہیئے کہ اس کے پیچھے کون لوگ ہیں، کس کے دباؤ پر یہ ایف آئی آر کٹی اتنے لوگوں

کے خلاف اور کیا وہ اتنے بااثر ہیں، کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں؟ اس بات کا بھی ازالہ ہونا چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! یہ بالکل اگر اس طرح کوئی واقعہ ہوا ہے تو آپ جو مانسہرہ کے ایم پی ایز ہیں، میں یہاں سے وہ کرتا ہوں، آپ آئی جی پی کے ساتھ بھی مل لیں اور اس کے بارے میں جو ضروری ڈاکومنٹس ہیں، وہ Provide کریں، ہم خود بھی یہاں سے Pursue کر لیں گے کیونکہ بہت زیادتی ہے کہ شیر خوار بچے کے اوپر بھی ایف آئی آر ہوتی ہے، میرے خیال میں یہ قانون کی خلاف ورزی بھی ہے اور یہ بہت زیادہ ظلم ہے۔ میں اس کو وہ کرتا ہوں، تو وہ ٹھیک ہے، آپ جو ایم پی ایز ہیں، آپ اس کے ساتھ مل لیں گے، سارے ڈاکومنٹس بھی دینگے اور ہم اپنی اسمبلی کی طرف سے اس کو Recommendation بھیج دیں گے۔ اچھا اپنے اس پہ آتے ہیں جی، جو ایجنڈا ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اعظم درانی صاحب، کوئسچن نمبر 1675۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ سب سے پہلے جناب سپیکر، میں ایک مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، کوئسچن سے پہلے۔۔۔۔

اراکین: کوئسچن پہلے پڑھ لو۔

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے، 1675۔

Mr. Speaker: 1675.

* 1675 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سکیم 215 (Rehabilitation of existing old Water Supply Schemes) صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پی سی ون محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تیار کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کیلئے ہر ضلع کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز سکیموں کی نشاندہی کس نے کی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) ضلع اور حلقہ کی سطح پر سکیموں کیلئے مختص فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے، سکیموں کی نشاندہی صوبائی حکومت نے کی ہے۔

I ضلع وائز فنڈز اے ڈی پی نمبر 215

سیریل نمبر	ضلع	تخمینہ لاگت	سیریل نمبر	ضلع	تخمینہ لاگت
01	پشاور	183.500 ملین	14	کوہستان	20.00 ملین
02	نوشہرہ	50.00 ملین	15	ڈی آئی خان	30.00 ملین
03	چارسدہ	40.00 ملین	16	بنوں	10.00 ملین
04	مردان	60.00 ملین	17	لکی مروت	30.00 ملین
05	صوابی	72.500 ملین	18	بونیر	14.00 ملین
06	کوہاٹ	30.00 ملین	19	سوات	60.00 ملین
07	کرک	20.00 ملین	20	شانگلہ	27.500 ملین
08	ہنگو	10.00 ملین	21	چترال	20.00 ملین
09	ایبٹ آباد	136.500 ملین	22	دیراپر	43.004 ملین
10	ہری پور	20.00 ملین	23	دیرلوئر	42.996 ملین
11	مانسہرہ	40.00 ملین	24	ملاکنڈ	10.000 ملین
12	تورغر	10.00 ملین	ٹوٹل		1000.00 ملین
13	بٹگرام	20.00 ملین			

II۔ حلقہ وائز فنڈز اے ڈی پی نمبر 215

ضلع	حلقہ	فنڈ	ضلع	حلقہ	فنڈ
پشاور	پی کے۔1	10.00 ملین	ایبٹ آباد	پی کے۔48	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔2	10.00 ملین	ہری پور	پی کے۔50	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔3	10.00 ملین	ہری پور	پی کے۔52	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔4	10.00 ملین	مانسہرہ	پی کے۔53	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔5	10.00 ملین	مانسہرہ	پی کے۔54	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔6	10.00 ملین	مانسہرہ	پی کے۔55	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔7	10.00 ملین	مانسہرہ	پی کے۔56	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔9	10.00 ملین	تورغر	پی کے۔58	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔10	93.500 ملین	بٹگرام	پی کے۔59	10.00 ملین
پشاور	پی کے۔11	10.00 ملین	بٹگرام	پی کے۔60	10.00 ملین
نوشہرہ	پی کے۔12	10.00 ملین	کوہستان	پی کے۔61	10.00 ملین
نوشہرہ	پی کے۔13	10.00 ملین	کوہستان	پی کے۔62	10.00 ملین
نوشہرہ	پی کے۔14	10.00 ملین	ڈی آئی خان	پی کے۔64	10.00 ملین
نوشہرہ	پی کے۔15	10.00 ملین	ڈی آئی خان	پی کے۔65	10.00 ملین
نوشہرہ	پی کے۔16	10.00 ملین	ڈی آئی خان	پی کے۔67	10.00 ملین
چارسدہ	پی کے۔17	10.00 ملین	بنوں	پی کے۔72	10.00 ملین
چارسدہ	پی کے۔18	10.00 ملین	لکی مروت	پی کے۔74	10.00 ملین
چارسدہ	پی کے۔19	10.00 ملین	لکی مروت	پی کے۔75	10.00 ملین
چارسدہ	پی کے۔22	10.00 ملین	لکی مروت	پی کے۔76	10.00 ملین
مردان	پی کے۔24	10.00 ملین	بونیر	پی کے۔78	14.00 ملین
مردان	پی کے۔25	10.00 ملین	سوات	پی کے۔80	10.00 ملین

مردان	پی کے۔26	10.00ملین	سوات	پی کے۔81	10.00ملین
مردان	پی کے۔27	10.00ملین	سوات	پی کے۔82	10.00ملین
مردان	پی کے۔29	10.00ملین	سوات	پی کے۔83	10.00ملین
مردان	پی کے۔30	10.00ملین	سوات	پی کے۔84	10.00ملین
مردان	پی کے۔30	10.00ملین	سوات	پی کے۔86	10.00ملین
صوابی	پی کے۔31	17.500ملین	شانگلہ	پی کے۔87	10.00ملین
صوابی	پی کے۔32	17.500ملین	شانگلہ	پی کے۔88	17.500ملین
صوابی	پی کے۔33	17.500ملین	چترال	پی کے۔89	10.00ملین
صوابی	پی کے۔35	10.00ملین	چترال	پی کے۔90	10.00ملین
صوابی	پی کے۔36	10.00ملین	دیراپر	پی کے۔91	12.86ملین
کوہاٹ	پی کے۔37	10.00ملین	دیراپر	پی کے۔92	12.86ملین
کوہاٹ	پی کے۔38	10.00ملین	دیراپر	پی کے۔93	12.86ملین
کوہاٹ	پی کے۔39	10.00ملین	دیراپر	سکیموں کی نشاندہی باقی ہے	4.424ملین
کرک	پی کے۔40	10.00ملین	دیرلوئر	پی کے۔94	12.857ملین
کرک	پی کے۔41	10.00ملین	دیرلوئر	پی کے۔95	12.857ملین
ہنگو	پی کے۔42	10.00ملین	دیرلوئر	پی کے۔96	12.857ملین
ایبٹ آباد	پی کے۔44	96.500ملین	دیرلوئر	سکیموں کی نشاندہی باقی ہے	4.425ملین
ایبٹ آباد	پی کے۔45	10.00ملین	ملاکنڈ	پی کے۔99	10.00ملین
ایبٹ آباد	پی کے۔46	10.00ملین	ٹوٹل رقم	1000.00ملین	
ایبٹ آباد	پی کے۔47	10.00ملین			

جناب اعظم خان درانی: جی "کیاوزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سکیم 215 (Rehabilitation of existing old Water Supply Schemes) صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں موجود ہے؟"،اس نے جواب دیا" جی ہاں"۔"آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پی سی ون محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے تیار کیا ہے؟"، "جی ہاں"۔ "اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کیلئے ہر ضلع کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز سکیموں کی نشاندہی کس نے کی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟"۔جناب سپیکر! یہ انصاف کی حکومت ہے،اس نے جتنے بھی نعرے لگائے تھے الیکشن سے پہلے،اس کا انصاف اس لسٹ سے آشکارہ ہے۔اگر آپ یہ دیکھ لیں تواپوزیشن کے جتنے بھی ممبر ز ہیں،ان کو تقریباً نہ ہونے کے برابر پیسے ملے ہیں اور جتنے ایم پی ایز حضرات گورنمنٹ کے ہیں،ان میں میرے خیال میں جناب سپیکر، آپ کا حلقہ بھی شامل ہے، کسی کو 86 ملین، کسی کو 80 ملین اور جناب! ہمارے منسٹر صاحب جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں انصاف لاتا ہوں اور شفافیت لاتا ہوں، اس کیلئے بھی اس سکیم میں میرے خیال میں 93 ملین اس کو نسچین میں، باقی دو کونسچنز اگر اس کے ساتھ جمع کئے جائیں تو میرے خیال میں 398.18 ملین روپے بنتے ہیں۔اگر یہ انصاف ہے تو بے انصافی کس کو کہتے ہیں؟ جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو نسچین کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ ہمارے بعض ممبران ایسے حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ایسے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ انتہائی پسماندہ ہیں، اس کی مثال میں دیتا ہوں کہ زرین گل چچا کا تور غر ضلع، سارا اس میں شامل بھی نہیں ہے، جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو شامل کیا جائے، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے۔

سید مفتی جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی جانان، مفتی جانان۔

سید مفتی جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، یقینی طور باندې دا دوه سوالونه چې وګورئ، دا زړونه پرې کوی۔ ایک نمبر باندې 183 ملین او بیا جناب سپیکر صاحب! چې کرک د دغې ټولې صوبې هغه ضلع ده چې د دې په شان قحط سالی د اوبو بل ځائې کښې نشته دے ، هغې ته جناب سپیکر صاحب! 20 ملین۔ بیا جناب سپیکر صاحب، ایبټ آباد 136 ملین، د هغې نه بره په بل نمبر

باندې جناب سپیکر صاحب! هنګو چې هغه مسلسل د دهشتګردئ نه متاثره ده، هغې ته 10 ملین۔ بیا جناب سپیکر صاحب، 19 نمبر باندې سوات 60 ملین او بیا د هغې خوا کښې جناب سپیکر صاحب، بونیر 14 ملین او بیا په 22 او په 23 او په 24 باندې جناب سپیکر صاحب، 43 ملین، 42 ملین، دا ملیننونه دی نو جناب سپیکر صاحب! زه خو دا وایم چې اوبو کښې مونږ انصاف نشو کولې نو بل شی کښې به مونږ څه انصاف کوؤ؟ زما به دا ګزارش وی چې دا سوال د سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شی چې د دغې ټولو ملګرو ازاله وشی، د دغې ټولو ملګرو مطلب دا دے خپل خپل سکیمونه شریک شی۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: یو خو جناب سپیکر، د سپلیمنټری کوئسچن نه مخکښې I want to pointout چې پکار ده چې منسټر صاحب نن موجود وے، د هغوی-----

جناب سپیکر: نو که دا تاسو وایئ نو پینډنګ به وساتو کنه۔

جناب سکندر حیات خان: نه نه جی، مونږ دغه کوؤ خو دیکښې پکار دا وه چې هغوی هسې، پکار دا وه دا دغه Collective responsibility شته د دغه خو زما دیکښې کوئسچن دا دے جناب سپیکر! سپلیمنټری چې مونږ ته د هغه Criteria اوښودلې شی چې په کومه Criteria باندې دا پیسې تقسیم کړې شوې دی ضلع وائز ځکه چې مونږ ته خو څه نه ښکاری که ګورو نو، که پسماندګئ حوالې سره هم ګورو نو هغې لحاظ سره هم تقسیم ټهیک نه دے، که Need basis باندې هم ګورو نو زما خیال دے هغه لحاظ سره هم دا تقسیم ټهیک نه دے، مونږ ته د Criteria اوښودلې شی چې کومه Criteria باندې دا پیسې تقسیم کړې شوې دی جناب سپیکر۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پہلے اس کو موقع دیں گے، بہت مدت بعد آیا ہے۔ ہم آپ کو ویلکم بھی کہتے ہیں، ویلکم جی۔ وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: مہربانی جی۔ تقسیم جس طرح ہوئی ہے اور میرے بھائیوں نے گزارش کی، آپ کے سامنے آ گئی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہاں پہ مانسہرہ کا لکھا ہوا ہے Forty million اور آگے جو ڈیٹیل ہے، اس میں مانسہرہ کا ایک حلقہ بھی نہیں ہے، یعنی بالکل صفر ہے، تو یہ تضاد ان کے جواب میں کیوں ہے؟ اسمبلی میں، ایک آگسٹ ہاؤس میں اتنا Irresponsible جواب دے رہے ہیں کہ جس میں ایک جگہ Show کر رہے ہیں، ایک جگہ کچھ بھی Show نہیں کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ بہتر یہی ہوگا کہ جناب، ہم تو یہ سنتے آئے ہیں شروع شروع میں کہ جی یہ صاف چلے شفاف چلے، اس مد میں ہم نے اپنی پارٹی قیادت کے کہنے پر ایک سال بھرپور تعاون بھی کیا، آپ کو بالکل Destabilize نہیں ہونے دیا اسی لئے کہ ہم نے کہا کہ اللہ کرے یہ صاف اور شفاف چلے لیکن آپ کی اپنی صفوں میں شفافیت اور انصاف نظر نہیں آ رہا جس کی وجہ سے فارورڈ بلاک بھی بن کے سامنے آ رہا ہے، جس کی وجہ سے ایک آنریبل ممبر، انتہائی شریف ممبر ڈپٹی سپیکر صاحب ہمارے، ان کی جو عزت اچھالی گئی، جس طرح سر عام ایک شریف آدمی کی جو بعد میں Null and void بھی ثابت ہو گیا تو اس قسم کے جو کام، اگر گورنمنٹ اپنے لوگوں کو Protect نہیں کر پائے گی تو اپوزیشن اور عوام کو کیسے کرے گی؟ اور کامیاب اگر ہونا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک Across the board آپ ایک پالیسی نہیں چلائیں گے تب تک آپ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، Pick and choose میں ہمیشہ آپ کیلئے مسائل رہیں گے اور یہ بنتے رہیں گے اور آپ کو خطرناک نتائج تک پہنچائیں گے۔ یہ گزارش ہے سر! میری، تو یہ ہے کہ کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تاکہ اس کو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب وجیہہ الزمان خان: وہاں پہ Solve کر دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، دا خو اعظم درانی صاحب ډیر ښه کوئسچن راوړے دے او بیا اے ډی پی سکیم، د دې Rehabilitation او Existing old

Water چې زمونږ کوم سکیمونه دی، په ټولو حلقو کښې او په ټولو علاقو کښې سپیکر صاحب! ایک هزار ملین چې دے د دې د پاره ایلوکیشن شوے دے۔ زمونږ په دې صوبه کښې سپیکر صاحب، 99 حلقې دی 99، ما چې دا لسټ وکتو نو په 99 حلقو کښې دا ایک هزار ملین پاکستانی روپۍ چې دی 53 حکومتی ارکانو ته د دې ایلوکیشن شوے دے او 46 حلقې چې دی 46، Hundred percent دا د اپوزیشن چې دی، دا پاتې شوې دی۔ اوس یو طرف ته خو دلته مونږ د سینیئر منسټر صاحب د طرف نه اؤرو چې یره زه د دې وطن د چیف جسټس په لاس کښې قرآن شریف لیډل غواړم او بیا دلته وائی چې مونږ د Need په بنیاد باندې فیصلې کوؤ۔ زما ضمنی کوئسچن دا دے چې په 99 صوبائی حلقو کښې دا حکومتی چې کومې 53 حلقې دی، آیا دلته دا سسټم خراب وو او 46 په 46 د اپوزیشن د ارکانو په دې حلقو کښې دا سسټم چې دے، Existing زمونږ چې کوم سسټم دے دا صحیح دے، دا هغه انصاف دے سپیکر صاحب! نو که د دې جواب ملاؤ شی نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے بس دغه ته ځو، هاؤس ته راولو خبره خو دا به جواب ورکړی نو، میډم به جواب ورکړی نو میډم۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اس میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، کمیټی ته ئې کنه۔ کمیټی ته، زه هاؤس ته Put کوم۔ میډم جواب ورکړی نو د هغې نه پس تاسو خبره وکړئ خیر دے، میډم جواب ورکړی نو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میډم نه زما جواب اهم دے۔

جناب سپیکر: جی جی، جی منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو سر۔ سر، حقیقت دا دے چې مونږ خو جناب سپیکر! تا نه دا توقعات دی، تا نه زمونږ دا امیدونه دی چې ته به د دې اسمبلۍ ممبران کم از کم په دې شکل کښې ساتې، دې ته به دا نه ګورې چې دا د فلانئ پارټۍ نه تعلق لری یا دا د فلانئ پارټۍ نه تعلق لری، که تاسو دا لسټ وګورئ نو چا ته پکښې 43، چا ته پکښې 150 او 93 ملین او دا خاصکر د شاه فرمان، زه

هغه نام نه استعمالوم چې نن سبا د اسمبلئ نه بهر ده ته شاه فرمان نه وائی خلق نو زه په دې ځائې، په دې میدان باندې دا خبره نشم کولې چې هغه نام دلته هم اووایم، ده دا خپل کسان د اسمبلئ کسانو ته چې کومه دهوکه ورکړه او دلته ئے اعلان وکړو چې زه یو یو کروړ روپئ د اسمبلئ ممبرانو ته ورکوم خو د هغې شا ته چې مونږ ته پته ولګیده، معلومات وشو نو دا ئے دې اسمبلئ سره دهوکه وکړه، د اسمبلئ ممبرانو سره ئے فراډ وکړلو او ده چې کوم تقسیم کړے دے، هغه نن سر! ستا په مخکښې دے۔ مونږ تا نه دا توقع ساتو سر! چې اسمبلئ ته، دا کوئسچن کمیټئ ته د استولو نه مخکښې سر، مونږ تا نه دا دغه غواړو چې یره بهئ کم ازکم Within one week د دې متعلق کم ازکم Decision مونږ ته راکړئ نو مونږ لکه مطلب دا دے چې بطور احتجاج هم، ستاسو دې کرسئ ته زمونږ دا انتظار دے، نن مونږ په دې سلسلې کښې چې مونږ واک آؤټ هم وکړو بیا به هم تاسو په دیکښې Interference کوئ نو تاسو ته زمونږ د ټولو ممبرانو دا ریکویسټ دے چې کم ازکم په دیکښې Interference وکړئ او کم ازکم Equal د نه وی، زه دا نه وایم چې یره بهئ ته ما سره د پی ټی آئی چې کوم ممبران دی، هغه کسان، هغه شان ما سره هم دغسې کوه خو کم ازکم دومره یقین ساتم او امید ساتم د دې چیئر نه چې تاسو به هم کم ازکم که ففټی پرسنټ نه وی کم ازکم ټهرټی پرسنټ یا فورټی پرسنټ د دې کسانو دا Compensation په دې تاسو پخپله وکړئ۔ تهینک یو سر۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔ بخت بیدار صاحب، 'کوئیک' ۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ دیکښې سپلیمنټری کوئسچن زما دا دے جی چې څنګه سکندر خان خبره وکړه، څنګه بابک صاحب، څنګه منور خان ورور وکړه، څنګه درانی صاحب خبره وکړه، تقریباً خبره زمونږ د ټولو یوه ده۔ اوس سبا بله ورځ بجټ اجلاس دے او ته ورته دا زیاتو نه زیات دا تاسو وکړئ چې دا به تاسو کمیټئ ته لیږئ، بل کال ته لاړو۔ زما دیر کښې څلور، لوئر دیر کښې څلور حلقې دی، درې باندې جماعت اسلامی دے، خدائے د خوشحاله کړی هغوی کامیاب شوی وو او یو باندې بخت بیدار کامیاب شوے دے،

گناهگار۔ (قہقہے) ما ته ئے لیکلی دی زیرو او هغه نورو ته ئے لیکلی دی 12.57 دے که 457، ټولو حلقو ته ئے دا شے ورکړے دے، نو اوس ته ما ته دا اووایه چې یو طرف ته د انصاف چغه وهلې کیږی او بل طرف ته د اسلام چغه وهلې کیږی نو اوس زما دا خیال دے چې زمونږ دلته کښې اسمبلو کښې د ناستې د هغې عوامی نمائندګئ چې کوم ضروریات پوره کیږی؟ سپیکر صاحب، تا نه مونږ د انصاف توقع کوؤ، ته هم دلته د انصاف په ټکټ راغلے ئې خو زمونږ د شریکې سپیکر ئې، تا ته مونږ الیکشن ته ګوک نه وو اودرولی، لهذا تا ته مونږ دا درخواست کوؤ چې ته به نن انصافی فیصله کوې او په دې هفته کښې به مونږ ته د دې خپل جواب راکړې۔

اراکین: نن نن۔

جناب بخت بیدار: نن۔

جناب سپیکر: میڈم، میڈم۔ اچھااس کے بعد میرے خیال میں فائنل ہو گیا، تمام پارٹیز کی نمائندگی نے بات کی ہے، ایک ہی بات ہے، میں ہاؤس میں رکھتا ہوں۔ میڈم! مختصر بات کر لیں تاکہ وہ جواب دیں اور ہم اس کو، یہ کافی کوئسچنز باقی ہیں اور میں۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ شکریہ۔

جناب سپیکر: اسلئے میں نے، اسلئے مطلب میں نے کوئسچن کو ڈالا ہے، آپ کو فارورڈ کیا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا بہت Relevant سا پوائنٹ ہے۔ یہ جو ڈیٹیل دی ہوئی ہے سکیموں کی، آپ کے سامنے ہے تو Kindly اگر آپ بھی دیکھ لیں، جو دیر اپر کے اوپر انہوں نے سارے حلقے لکھے ہیں 91، 92، 93 اور ان کے آگے لکھی ہوئی ہیں رقوم۔ ایک پر لکھا ہے دیر اپر لیکن حلقہ نہیں بتایا، صرف لکھا ہے "سکیموں کی نشاندہی باقی ہے" اور 4.424 ملین، وہ کہتے ہیں کہ یہ اس کو ملے ہیں۔ اب یہ بتائیں کس حلقے میں ہے کہ وہ دے بھی دیئے چار ملین سے زیادہ لیکن سکیموں کی نشاندہی باقی ہے اور اسی طرح نیچے بھی دیر لوئر میں بھی جو ایک حلقہ ہے جس میں اماؤنٹ دی ہوئی ہے لیکن یہ لکھا ہے "سکیموں کی نشاندہی باقی ہے" تو یہ اگر Clarify کر دیں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ۔

جناب سپیکر: میڈم، میڈم عائشہ نعیم۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر صاحب، د دې کوئسچن Detailed جواب دلته ورکړے شوے دے، زه د دوئ د تحفظاتو سره بالکل متفقه یم خو اول جواب واؤرئ۔ چونکه منسټر صاحب نشته او Answer تاسو ته پوره لسټ کښې راغلے دے، اول به انیسه زیب میډم له زه جواب ورکړم چې بالکل دا اپر دیر لوئر دیر، دا که تاسو وګورئ نو دیکښې بالکل راغلی دی، دیر اپر PK-91 دا جواب راغلے دے، دیر اپر PK-92، دا تاسو مخکښې لسټ سره لاړ شئ نو تاسو له ټول جوابونه راغلی دی، دا پی کے وائز تقسیم دے۔ (مداخلت) یو منټ جی، زاهد صاحب چې کوم تپوس وکړو، زاهد درانی صاحب چې دا، (مداخلت) یو منټ جی۔

جناب اعظم خان درانی: زما نوم اعظم خان درانی دے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اعظم خان جی، اعظم خان صاحب چې تپوس وکړو چې لسټ یا اپوزیشن ته کم ورکړې شوې دی او ګورنمنټ خلقو ته ډیرې دی، دا چې کوم سکیمونه چا Identify کړی دی، د هغې مطابق ورته ورکړې شوې دی۔ که پشاور ته ورکړې شوې دی، پشاور کښې Ten MPAs دی او Ten MPAs ته ئے، د Ten MPAs لسټ راغلے دے۔ (مداخلت) جواب سن لیں جی۔

جناب سپیکر: میډم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جواب واؤرئ بالکل ئے تاسو کمیټئ ته بوځئ خو اول جواب واؤرئ۔ کوم چې PK-10 دے، هغه Militancy-----

جناب سپیکر: میڈم! اس طرح کرتے ہیں کہ بس اس کو کمیٹی میں ڈالتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی اور ہاؤس کے سامنے رکھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کمیټئ ته ئے بالکل بوځئ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1675, asked by the honorable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تاسو سرا انسپکټر کشنز ورکړئ چې په دې Monday باندې ئے رااوغواړی۔

جناب سپیکر: یہ اس کا جو چیئرمین ہے، اس کی Responsibility ہے کہ جلد از جلد اس کی میٹنگ بلائیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تاسو د چیئر نه د هغې چیئرمین ته هدایات ورکړئ چې جلد از جلد د هغې میټینګ رااوغواړی۔

جناب سپیکر: Basically Chairman, I don't know کہ کون اس کا چیئرمین ہے؟ وہ اس کی میٹنگ بلالیں، میں اس کو بالکل۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: چیئرمین، مجھے پتہ نہیں ہے اس کا چیئرمین کون ہے؟ جو بھی چیئرمین ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: ګوره یو خبره درته کوم۔ یو منټ، یو منټ، زه ګوره داسې چل دے چې زه خو اوس، ما ته پته نشته چې څوک چیئرمین دے، د هغه څه۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان خبره کوی۔

جناب سکندر حیات خان: سرا په دې ځان تاسو نه شئ خلاصولې چې تاسو د دې نه نه یئ خبر چې چیئرمین څوک دے ځکه چې کمیټئ تاسو جوړې کړې دی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه ما ته پته ده خو اوس دې وخت کښې۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: نو نو اوس په دې باندې ځان مه خلاصوئ خو يو جنرل رولنګ ورکړئ Whoever is the Chairman چې As soon as possible دا میټینګ رااوغواړی۔

جناب سپیکر: ګوره جی رولز، د رولز مطابق، سکندر خان! ګوره ته بنه، مطلب بنه پارلیمنټیرین ئې، دا د چیئرمینPrerogative ده چې هغه میټینګ Call کړی او رااوغواړی، ټھیک ده جی کنه۔ زه د دې فورم نه هغه ته دا وایم چې As soon as possible چې هغه دا رااوغواړی، دا میټینګ رااوغواړی جی۔ کوئسچن نمبر، کوئسچن نمبر 1676، کوئسچن نمبر 1676۔

جناب اعظم خان درانی: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! 1676 او 1677۔

Mr. Speaker: Sorry 77, 77, 77.

جناب اعظم خان درانی: یہ دونوں بھی اسی نوعیت کے کوئسچنز ہیں اور پبلک ہیلتھ کے ہیں، 76 اور 77-----

جناب سپیکر: سترہ، Seventy seven۔

جناب اعظم خان درانی: 1676، 1677، دونوں اسی نوعیت کے کوئسچنز ہیں پبلک ہیلتھ کے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ان میں بھی ناانصافی ہو چکی ہے، ان کو بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے دونوں کو۔

جناب سپیکر: وړومبے 76 باندې خبره وکړئ، 76 باندې۔

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے، ایک کرلیں، ایک ایک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1676 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سکیم نمبر 216 (Construction of Water Supply Schemes) صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی میں موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پی سی ون محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تیار کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کیلئے ہر ضلع کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز حلقوں کیلئے سکیموں کی نشاندہی کس نے کی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) ضلع اور حلقہ کی سطح پر سکیموں کیلئے مختص فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سکیموں کی نشاندہی صوبائی حکومت نے کی ہے۔

I۔ ضلع وائز فنڈز، اے ڈی پی 216

نمبر شمار	ضلع	تخمینہ لاگت	نمبر شمار	ضلع	تخمینہ لاگت
01	پشاور	405.18ملین	13	ڈی آئی خان	106.500ملین
02	نوشہرہ	150.300ملین	14	ٹانک	21.520ملین
03	چارسدہ	40.000ملین	15	بنوں	50.000ملین
04	مردان	140.000ملین	16	لکی مروت	50.000ملین
05	صوابی	238.000ملین	17	بونیر	48.000ملین
06	کوہاٹ	110.000ملین	18	سوات	110.000ملین
07	کرک	46.500ملین	19	شانگلہ	42.500ملین
08	ہنگو	40.000ملین	20	چترال	20.000ملین
09	ایبٹ آباد	68.700ملین	21	دیر اپر	86.000ملین
10	ہری پور	60.000ملین	22	دیر لوئر	96.000ملین
11	مانسہرہ	10.000ملین	23	ملاکنڈ	30.000ملین
12	کوہستان	30.000ملین	ٹوٹل رقم		2000.000ملین

II۔ حلقہ وائز فنڈز، اے ڈی پی 216

ضلع	حلقہ	فنڈ	ضلع	حلقہ	فنڈ
پشاور	پی کے-1	20.00ملین	ایبٹ آباد	پی کے-46	20.00 ملین
پشاور	پی کے-2	20.00ملین	ایبٹ آباد	پی کے-48	28.700ملین
پشاور	پی کے-3	20.00ملین	ہری پور	پی کے-49	10.00ملین
پشاور	پی کے-4	20.00ملین	ہری پور	پی کے-50	20.00 ملین
پشاور	پی کے-5	20.00ملین	ہری پور	پی کے-51	10.00ملین
پشاور	پی کے-6	20.00 ملین	ہری پور	پی کے-52	20.00 ملین
پشاور	پی کے-7	20.00 ملین	مانسہرہ	پی کے-57	10.00ملین
پشاور	پی کے-8	10.00ملین	کوہستان	پی کے-61	20.00 ملین
پشاور	پی کے-9	20.00 ملین	کوہستان	پی کے-63	10.00ملین
پشاور	پی کے-10	195.18ملین	ڈی ائی خان	پی کے-64	23.566ملین
پشاور	پی کے-11	20.00 ملین	ڈی ائی خان	پی کے-65	12.670ملین
پشاور	این اے-4	20.00 ملین	ڈی ائی خان	پی کے-66	16.500ملین
نوشہرہ	پی کے-12	20.00 ملین	ڈی ائی خان	پی کے-67	43.764ملین
نوشہرہ	پی کے-13	60.00ملین	ڈی آئی خان	پی کے-68	10.00ملین
نوشہرہ	پی کے-14	20.00 ملین	ٹانک	پی کے-69	21.500ملین
نوشہرہ	پی کے-15	20.00 ملین	بنوں	پی کے-70	10.00ملین
نوشہرہ	پی کے-16	20.00 ملین	بنوں	پی کے-71	10.00ملین
چارسدہ	پی کے-20	10.00ملین	بنوں	پی کے-72	20.00ملین
چارسدہ	پی کے-21	10.00ملین	بنوں	پی کے-73	10.00ملین
چارسدہ	پی کے-22	20.00 ملین	لکی مروت	---	10.00ملین
مردان	پی کے-23	10.00ملین	لکی مروت	ایم این اے	40.00ملین

مردان	پی کے۔24	20.00 ملین	بونیر	پی کے۔77	10.00ملین
مردان	پی کے۔25	20.00 ملین	بونیر	پی کے۔78	28.00ملین
مردان	پی کے۔26	20.00 ملین	بونیر	پی کے۔79	10.00ملین
مردان	پی کے۔27	20.00 ملین	سوات	پی کے۔80	20.00 ملین
مردان	پی کے۔28	10.00ملین	سوات	پی کے۔81	20.00ملین
مردان	پی کے۔29	20.00 ملین	سوات	پی کے۔82	20.00ملین
مردان	پی کے۔30	20.00 ملین	سوات	پی کے۔83	20.00ملین
صوابی	پی کے۔31	32.500ملین	سوات	پی کے۔84	20.00ملین
صوابی	Reserved seat	10.00ملین	سوات	پی کے۔85	10.00ملین
صوابی	پی کے۔32	32.500ملین	شانگلہ	پی کے۔88	42.50ملین
صوابی	پی کے۔33	32.500ملین	چترال	پی کے۔90	20.00ملین
صوابی	پی کے۔34	10.00ملین	دیراپر	پی کے۔91	27.140ملین
صوابی	پی کے۔35	121.300ملین	دیراپر	پی کے۔92	27.140ملین
کوہاٹ	پی کے۔37	20.00 ملین	دیراپر	پی کے۔93	27.140ملین
کوہاٹ	پی کے۔38	20.00 ملین	دیراپر	سکیموں کی نشاندہی باقی ہے	4.580.00 ملین
کوہاٹ	پی کے۔39	20.00 ملین	دیرلوئر	پی کے۔94	27.143 ملین
کوہاٹ	سکیموں کی نشاندہی باقی ہے	50.00ملین	دیرلوئر	پی کے۔95	27.143ملین
کرک	پی کے۔40	20.00 ملین	دیرلوئر	پی کے۔96	27.143ملین

کرک	پی کے۔41	26.500ملین	دیرلوئر	پی کے۔97	10.00ملین
ہنگو	پی کے۔42	30.00ملین	دیرلوئر	سکیموں کی نشاندہی باقی ہے	4.571ملین
ہنگو	پی کے۔43	10.00ملین	ملاکنڈ	پی کے۔98	10.00ملین
ایبٹ آباد	پی کے۔44	20.00 ملین	ملاکنڈ	پی کے۔99	20.00ملین
ٹوٹل رقم					2000.00ملین

جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ سکیم نمبر 217 Construction of Sanitation Schemes، سوری جی216، "آیا یہ درست ہے کہ سکیم نمبر 216 (Construction of Water Supply Schemes) صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی میں موجود ہے؟" "آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کا پی سی ون محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تیار کیا ہے؟" اور "اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کیلئے ہر ضلع کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز حلقوں کیلئے سکیموں کی نشاندہی کس نے کی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب سپیکر، اس میں بھی وہی سیچویشن ہے جو پہلے کوسچن میں تھا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، د دې نه مخکښنی کوئسچن کښې هم زما دغه سپلیمنټری وو، ما ته خو د هغې پارلیمنټري سیکرټری صاحبې جواب رانکړو خو دیکښې زه بیا تپوس کوم چې Criteria د ما ته اوښائی چې دا په کومه Criteria باندې د دې تقسیم شوے دے، آیا دا په Need basis باندې شوے دے؟ آیا دا په پسماندګئ باندې شوے دے او که نه دا د منسټر صاحب په منظور نظر، په مرضئ باندې شوے دے جی؟-----

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب! ملک قاسم به Response ورکړی۔ ملک قاسم۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: د دې د مونږ له جواب را کړی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: زمونږ خبره د واؤری بیا د خپله خبره وکړی۔

جناب سپیکر: دا تاسو له موقع د رکوم، ملک قاسم خپله خبره وکړی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نو دے خو مونږ ته جواب نشی را کولے، د دې جواب خو به د پبلک هیلتهـ منسټر ورکوی۔

جناب سپیکر: نه نه، خپل نقطه نظر وائی، تا له د رکوم دې نه پس، د دې نه پس خبره تاسو وکړئ کنه جی تاسو، جی جی، ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانه جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جی۔ د اپوزیشن ډیره شکریه چې دې اهم مسئلې طرف ته ئے د حکومت توجه ورکړې ده خو دا Already، ګل صاحب خان د دې کمیټۍ چیئرمین دے، هغوی Already دا میټینګ راغوښتے دے سر، هغه Already په دیکښې In process دی۔ دا ټول چې کوم د ریواړه، اے ډی پی Already هغوی کړې ده نو ان شاء الله العزیز هغه به زر نه زر بیا هم چې کوم دے لکه څه رنګې تاسو ډائریکشن ورکړو بیا به میټینګ رااوغواړی او ان شاء الله العزیز د دوئ به پوره پوره Satisfaction کوی۔

جناب زرین ګل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی جی، زرین ګل صاحب، زرین ګل صاحب۔ باچا صاحب خبره وکړی، باچا صاحب، باچا صاحب۔ پلیز یار! باچا صاحب دغه، سکندر خان۔۔۔۔

جناب زرین ګل: دا جی حکومت خو زمونږ د دې خبرې حمایت وکړو جی، د انصاف دا تله چې ده ډیره کړه شوې ده، د حده زیاته کړه شوې ده۔ په دې Monday باندې، ګل صاحب خان د هغې چیئرمین دے، دا دریواړه کوئسچنز هلته دغه کړئ، هلته به چې کوم دے Thrash out شی چې د انصاف۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا منور خان صاحب، اچھا اچھا ٹھیک ہے اس کے بعد آپ۔ شاہ فرمان راغے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، میں یہاں پر آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں سر کہ اس لسٹ میں سارے PKs آئے ہوئے ہیں، پی کے فلاں، پی کے فلاں، پی کے فلاں لیکن سر، اگر آپ لکی مروت پر آ جائیں تو وہاں پر لکی مروت میں پی کے نہیں ہے سر، پی کے 76، پی کے 74، 75 کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسرا سر، لکی مروت کے ایم این اے کا نام آیا ہوا ہے جو کہ Forty million اس کو دیئے گئے ہیں سر، 40 ملین ایک ایم این اے کا نام، اس کا ذکر ہے لیکن کوئی حلقے کا نام اس میں ذکر نہیں ہے سر، ہم اس کے ساتھ کیا کریں، کس کو فریاد کریں سر؟

جناب سپیکر: جی، سوری۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پرویز، یہ ان کو بھی موقع۔ د دې نه پس به ته خبره وکړې خیر دے، ته پکښې سینیئر ئې، ستاسو د پارټئ دغه دے چې هغه خبره وکړی جی۔ جی جی۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ لسٹ میں سر، اگر آپ کے پاس موجود ہو تو یہ Fifth column کے Second row میں لکھا ہوا ہے، اگر آپ کے پاس لسٹ موجود ہو تو Reserved seat 10 million، اب یہ پوری لسٹ جو ہے وہ پی کے۔1، پی کے۔2، ہر پی کے کے حساب سے موجود ہے لیکن اس پوری لسٹ میں صرف ایک Reserved seat کیلئے 10 million rupees مختص کئے گئے ہیں۔ سوال میرا یہاں پر یہ ہے کہ اگر یہ حلقہ وائز دینے تھے تو ایک Reserved seat کو یہ کونسا انوکھا لاڈلا ہے جس کو یہ پیسے دیئے گئے ہیں اور کس وجہ سے دیئے گئے ہیں اور اگر ضروری نہیں تھا تو پھر یہ سب کو کیوں نہیں دیئے گئے؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: دغه به را نه خفه شی۔ میډم! تاسو خبره وکړئ، بیا به د دې نه پس تاسو خبره وکړئ۔ میډم۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زما یو خو دغسې سوال وو چې دا زما حلقه ده، 35 حلقه ده، ستاسو هم حلقه ده، دا د صوابئ ده، په دیکښې یو Reserved seat راغلے دے، ما ته خو نه دی ملاؤ شوے نو چې هغه چا ته ملاؤ شوے دے، هغه Reserved seat کوم یو دے؟ مونږه تیروځو۔ دویم زما Another (مداخلت) پلیز، دویم زما Comment دا دے چې که تاسو دا لسټ وګورئ نو دا پینځه ډسټرکټس دی، پیښور، پشاور، نوشہرہ، مردان، صوابی اور ایبٹ آباد، نیم فیصد چې دے نیم فیصد چې دے فنډز نو دې پینځو ته صرف روان دے، رولز زما خیال دے دغه وو چې Fifty percent به دوئ له ورکوئ او نور Fifty percent په نور ډسټرکټس باندې Divide شوی دی، که تاسو وګورئ هر یو کښې دغه دے دغه رولز باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! شاہ حسین صاحب، شاہ حسین۔ شاہ حسین صاحب بات کر لیں، یہ سارے بوڑھے حضرات بولیں نا۔

جناب شاہ حسین خان: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زما اندازه دا ده چې د سکندر خان نه علاوه په دې هاؤس کښې د ټولو نه زه زیات سینئیر یم جی (قہقہے) نو مهربانی کوئ چې زه کله پاڅم نو ما ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه لږ تا له دغه کوم چې دا جونیئر لږ خوشحاله وی کنه۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې ده جی، دا 1675 او دا بل سوال چې دے دا 1676، دا دواړه د یو نوعیت سوالونه دی جی، فرق دا دے چې په هغې کښې ئے حلقې خوړلې دی او په دې دویم سوال کښې ئے پوره پوره ضلعې خوړلې دی (قہقہے) مطلب دا دے لکه په دیکښې بټګرام ضلع د سره نشته جی، او لکی مروت ئے پکښې خوړلې ده جی، نو پته نشته چې دا ګټې او دا خاورې دا څنګه دې خیټې ته تلې؟ مهربانی وکړئ، دا د دې مخکښې سوال شان کمیټئ ته حواله کړئ چې د دې ټولو هلته پته ولګی۔

(شور)

جناب سپیکر: چلو آپ بات کریں، اس کے بعد جو ہے نا، وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بات کریں گے لیکن ان کو، آپ سے میں ریکویسٹ یہ کرونگا کہ ان کو پورا سنیں تاکہ وہ بھی اپنا مؤقف پیش کریں نا، آپ اس کو Interrupt نہ کریں۔ ہاں میڈم، میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کو یاد ہو تو آپ سے میں نے ایک رولنگ مانگی تھی اور آپ کی مہربانی کہ آپ کی چیئر نے ہمیں رولنگ دی تھی کہ اس ہاؤس میں مینارٹی اور فیمیل اور جو میل ہیں، وہ تمام برابر ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں پر جو ہم لوگ لسٹ دیکھ رہے ہیں تو اس محکمے میں صرف ایک Reserved seat کو 10 ملین دیئے گئے ہیں، باقی تمام مینارٹی اور فیمیل کو Ignore کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہمیں Ignore ہی کیا جاتا ہے تو پھر ہم یہاں پر بجٹ میں کس لئے آئیں، ہم بجٹ میں اپنی تجاویز کس لئے دیں؟ جناب سپیکر صاحب، کیا ہم لوگ اس ہاؤس کا حصہ ہیں یا نہیں ہیں؟ میں آپ کے توسط سے یہ منسٹر صاحب سے بھی پوچھنا چاہتی ہوں اور پارلیمانی جو سیکرٹری ہے، ان سے بھی پوچھنا چاہتی ہوں اور یہ بھی سوال ہے میرا کہ یہ 10 ملین کس کو دیئے گئے ہیں Reserved seat پر جناب سپیکر صاحب؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں انہوں نے جو تفصیل دی ہے جی، پی کے 44 کیلئے 20 ملین ہیں، پی کے 46 کیلئے 20 ملین ہیں اور پی کے 48 کیلئے اس سے بھی زیادہ ہیں، 28 ملین لیکن پی کے 45، سردار مہتاب صاحب جس کے ممبر تھے اور میرے حلقے کا ذکر ہی نہیں ہے اس میں، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے حلقے کے لوگ بھی صاف پانی پیتے ہیں یا نہیں پیتے ہیں، اس کا ذرا مہربانی کرکے بتادیں؟

جناب سپیکر: ہاں میڈم۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Okay, just-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: تو سن لیں ان کو نا، وہ بھی کیا کہنا چاہتی ہیں، بے چاری اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): تاسو له جی جواب د رکولو له پارلیمانی سیکرټری تیاره ده خو که تاسو جواب ورکولو اجازت ورکړئ۔ دلته تاسو یو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! اس کے بارے میں ہم نے، سب ایک ہی آواز۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: منور خان! منور خان! اس کو تو سنو نا، سنو تو سہی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جو بھی آپ کا خیال ہے، وہ ٹھیک ہے لیکن ہم، یہ ہے کہ وہ تو سن لیں، اس کو موقع دو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تاسو جواب واؤرئ که Satisfy نه وئ بیا تاسو کمیټئ ته بالکل ریفر کولے شئ۔ تاسو (مداخلت) Excuse me۔ تهینک یو سپیکر۔ تاسو چې سوال کوئ نو بیا جواب هم اؤرئ، بې شکه تاسو دا کمیټئ ته دواړه کوئسچنز ریفر کولے شئ خو اول جواب واؤرئ چې کوم اپوزیشن۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جواب واؤرئ، مخکښې جواب واؤرئ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مخکښې جواب واؤرئ بیا تاسو چې څومره، دلته کښې زه ناسته یم، که منسټر نشته دے پارلیمانی سیکرټری، خو لږ خلق سوچ وکړی چې جواب خلق واؤری، تاسو له سپیکر صاحب کافی ټائم درکړو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مونږ ته مه ګوره، سپیکر صاحب ته ګوره۔

جناب سپیکر: نه دلته ته ګوره۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تاسو ته ګورم، تاسو ته جوابده یم تاسو له ځکه چې تاسو نن څه حد وکړو۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو وہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی۔ جناب سپیکر، دوئ چې څه سوالونه وکړل، اپوزیشن ته بالکل فنډ ملاؤ دے او په Need basis په هره ضلع کښې او په هر پی کے کښې فنډ ملاؤ شوے دے Need basis باندې، که دوئ بیا هم د دې نه Satisfy نه وی (مداخلت) یو منټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته خبره کوه، ته خپله خبره کوه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، که دوئ Satisfy نه وی او دوئ ته دا ښکاری چې دا جواب ټهیک نه راځی یا دوئ د سوالونو نه مطمئن نه وی نو بې شکه دا دوئ کمیټئ ته لیږلے شی خو بیا هم چې کوم ځائې کښې مونږ فنډ ورکړے دے، هغه په Need basis باندې دے او هغه ایم پی ایز پخپله Schemes identify کړی دی او په هغې مد کښې ئے ورته ورکړی دی۔ ټول فنډونه چې کوم ځائې کښې کومې ضلعې ته تلی دی، هغه ضلع کښې که پی کے، که پشاور ته فنډ تلے دے، هلته ایم پی ایز ډیر دی، که صوابئ ته فنډ تلے دے نو داسې د صوابئ، بار بار د جناب سپیکر نوم دوئ د غه کوی نو هلته هم ایم پی ایز وائز ئے ورکړے دے او که تاسو Satisfy نه یئ نو پلیز دا تاسو کمیټئ ته لیږلے شئ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1676, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee, 1676 and 1677, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Questions are referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

(تالیاں)

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! یہ۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مشتاق، مشتاق غنی صاحب۔

(تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یہ کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھوڑا ریکارڈ درست کرنے کیلئے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کوئسچن 77 نہیں ہے، 77 نہیں ہے، یہ کوئسچن جو ہے یہ 1675 ہے اور دوسرا 1676، یہ دو نمبرز ہیں۔ آپ نے 77 غلطی سے کہہ دیا ہے، 77 نہیں ہے، 75 اور 76 ہے۔

جناب سپیکر: 76 اور 77 دونوں کو ڈالا ہے۔

(سوال نمبر 1677 بمع جواب ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1682، محمود احمد خان۔

* 1682 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹانک میں مختلف گریڈ کی آسامیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ خالی آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز گریڈ 1 سے 4 تک کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ٹانک میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں تک Road maintenance staff کا تعلق ہے (Coolies وغیرہ)، گورنمنٹ پالیسی کے مطابق حکومت نے ان کو (Dying Cadre) قرار دیا ہے، بندہ کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ آسامی خود بخود ختم ہو جاتی ہے اور اس پر بھرتی نہیں ہو سکتی۔ ان کے علاوہ محکمہ میں دوسری خالی آسامیوں کو جلد از جلد پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

List of vacant posts in C & W Division Tank

S. No	Post	Grade	Sanctioned strength	Working	Vacant
01	Supervisor	11	01	-	01
02	Accounts Clerk	09	03	01	02
03	Senior Clerk	09	03	02	01
04	Junior Clerk	07	07	06	01
05	Mate	03	22	19	Dying Cadre
06	Cooly	02	99	93	Dying Cadre

جناب محمود احمد خان: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیپر تیاری کرنی چاہیئے، مطلب اس طرح تو نہیں ہے کہ ہاں جی Concerned۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

ایک رکن: رولنگ راغلے دے سپیکر صاحب! رولنگ راغلے دے۔

جناب سپیکر: ووہنگ شوے دے ، نه ما دغه کړے دے۔ محمود خان۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: محمود خان۔

جناب محمود احمد خان: ضلع ٹانک میں مختلف گریڈ کی آسامیاں موجود ہیں؟ جواب ئے راکړے دے "جی ہاں"۔"اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ خالی آسامیوں کو کب تک پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، نیز گریڈ 1 سے 4 تک کی علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے"۔"سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ٹانک میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں تک Road maintenance staff کا تعلق ہے (Coolies وغیرہ)، گورنمنٹ پالیسی کے مطابق حکومت نے ان کو(Dying Cadre) قرار دیا ہے، بندہ کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ آسامی خود بخود ختم ہو جاتی ہے اور اس پر بھرتی نہیں ہو سکتی۔ان کے علاوہ محکمہ میں دوسری خالی آسامیوں کو جلد از جلد پر کرنے کی کوشش کی جائے گی"۔ کب پر؟ سپیکر صاحب! دا چې کوم کوئسچن ما کړے دے ، جواب ئے راکړے دے ، په دیکښې سپروائزر ،

اکاؤنٹس کلرک، سینیئر کلرک، جونیئر کلرک او سب انجینئر پوسټونه ټوټل آټھ دی، دوه ریګولر دی ځلور ئے پروموټ کړی دی او دوه پکښې Vacant دی، هغه خو ذکر نه دے شوے او دا اسامیاں چې کومې خالی دی، دا د منسټر صاحب نه مونږ پته کوؤ چې دا به کله پر شی۔

جناب سپیکر: جناب اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی جناب سپیکر، یہ جو Vacant پوسٹیں بتائی گئی ہیں-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، اچھا سپلیمنٹری، ایک منٹ سپلیمنٹری۔ایک منٹ یہ بات کر لیں، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، یہ سوال بڑا اہم سوال ہے اور اس کا جو (ب) جز ہے، اس کا تحریری جواب دیا ہے محکمے نے۔ہم نے یہ Coolies کے بارے میں Road maintenance کیلئے جس وقت یوسف ایوب صاحب ادھر منسٹر تھے، بجٹ اجلاس کے بعد ہم نے ایک تجویز پیش کی تھی اس ہاؤس کے اندر کہ ہمارے جو پہاڑی علاقے کے روڈز ہیں، ان کی Maintenance کیلئے یہ Coolies کی پوسٹیں بڑی اہم ہیں۔اس حوالے سے یہ تجویز ہم نے دی تھی اور انہوں نے Commitment کی تھی کہ ان پوسٹوں کو ہم Dying سے Lying میں Convert، تبدیل کریں گے اور اس سلسلے میں حکومت نے ابھی تک کیا پیشرفت کی ہے، اس کو ہاؤس میں بتایا جائے کیونکہ یہ پورے صوبے کا معاملہ ہے۔تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عنایت خان! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ سوال جو آپ نے کمیٹی کو ریفر کیا، ہمیں آپ کی رولنگ پر کوئی اعتراض نہیں ہے، یعنی آپ کی رولنگ ہے تو ہم اس کا احترام کرتے ہیں، آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لیکن اس سے یہ تاثر نہیں لینا چاہیئے کہ Yes / No میں حکومت کو شکست ہو گئی ہے، حکومت کی تعداد

اگر گن لیں تو حکومت کی تعداد سب سے زیادہ ہے، 'Yes' میں ہماری تعداد زیادہ تھی، 'Yes' میں ہماری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وضاحت کرتا ہوں، میں وضاحت کرتا ہوں۔ ایک منٹ، میں وضاحت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: 'Yes' میں ہماری تعداد زیادہ تھی، اس کو ریکارڈ کی درستگی کیلئے For setting the record sake, to set the record straight، ریکارڈ کی درستگی کیلئے میں کہنا چاہتا ہوں It should be on record کیونکہ ہم میجارٹی میں ہیں، But it was your decision, we were kept silent.

جناب سپیکر: آپ مجھے موقع دیں، میں وضاحت کرتا ہوں۔ یار! آپ مجھے وضاحت کرنے دیں، مولانا صاحب! بیٹھیں میں وضاحت کرتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ جو کمیٹی کی ریکویسٹ آئی، وہاں جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، انہوں نے اس کو Recommend کیا تو ان کی Recommendation کے بعد میں نے اس طرح کیا ہے، اس نے Recommend، مفتی صاحب! میری بات سنیں، میری بات سنیں، میری بات سنیں، یہ میری بات سنیں، یہ دونوں طرف سے کیونکہ انہوں نے Recommend کروایا اور انہوں نے ریکویسٹ بھیج دی اور میڈم نے Recommend کروایا۔ آپ بیٹھ جائیں تو میں وضاحت کرلوں۔ اس کے بعد یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ متفقہ طور پر، اسلئے میں نے Consider کیا ہے کہ وہاں سے Recommendation آئی ہے، یہ کسی کی اس پر نہیں گیا ہے کہ کسی کی شکست یا کسی کی فتح پر گئی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، یہ Vacant posts جو یہاں دی گئی ہیں، میں بھی پہلے سمجھا تھا کہ یہ نئی اپوائنٹمنٹس ہونی ہیں لیکن میرے پتہ کرنے پر یہ بتایا گیا کہ یہ Vacant appointments نہیں ہونی بلکہ یہ چونکہ ہارڈ ایریا ہے اور Far-flung area ہے تو یہاں جتنا بھی یہ سٹاف ہے، لوگ کوشش کرتے ہیں کہ یہاں ان کی پوسٹنگ نہ ہو۔ میں بیٹنی صاحب کو اس بات کی ایشورنس دیتا ہوں کہ ان شاءاللہ Within a week جو جو Vacant posts ہیں، ان کے اوپر لوگ پوسٹ کر دیئے جائیں گے اور میرے کوہستان سے معزز ممبر نے جو Coolies اور Mates کی ضرورت کے بارے میں بات کی ہے

جناب سپیکر! میں خود اس چیز کے حق میں ہوں، یہ 1998 میں کابینہ کے فیصلے کے تحت اس کیڈر کو ختم کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو بہت سارے مسائل اس وقت لاحق ہیں۔ بہت زیادہ ہر جگہ Encroachments ہو رہی ہیں اور ایم اینڈ آر کی مد میں کروڑوں روپے حکومت کے ضائع ہو رہے ہیں۔ میں ہزاروں کی تعداد میں Coolies بھرتی کرنے کے حق میں نہیں ہوں لیکن ایک موبائل یونٹ، ہم ایک Proposal بنا رہے ہیں Competent authority کیلئے کہ ایک Efficient اور چھوٹا موبائل یونٹ Coolies کا، Mates کا اور انسپکٹرز کا ہونا چاہیئے جو Emergency basis پہ کبھی کوئی فلڈ آتا ہے، Flash floods آتے ہیں اور وہ چھ چھ مہینے پڑے رہتے ہیں کیونکہ ٹینڈرز کا پراسیس اتنا لمبا ہے کہ وہ روڈ اور خراب ہو جاتے ہیں۔ تو ہم ایک یہ Proposal دے رہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو Approve کروائیں گے اور سٹینڈنگ کمیٹی نمبر 7 نے بھی اس Proposal کی Recommendation دی ہے، ہم ان شاء اللہ بہت جلد اس Proposal کو آگے لے کے جائیں گے اور اس کو Recommend کروائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: محمود صاحب!

جناب محمود احمد خان: زہ سر، شکریہ ادا کوم خو یو ریکویسټ منسټر صاحب ته کوم چې کله د دې پوسټونو ایډورټائزمنټ وشي، اول حق د هغې ضلع وی بعد کښې پوره دا چې دی، دا پوره صوبه کښې به راځي۔ دا نو، سات او آٹھ سکیل والا پوسټونه دی، دا به مهربانی کوی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: بیٹی صاحب! میں نے آپ سے یہی فرمایا ہے کہ یہ فریش اپوائنٹمنٹس نہیں ہونی، یہ Vacant posts ہیں، ہم ان شاء اللہ یہاں سٹاف کو پوسٹ کریں گے۔ میں بھی پہلے یہی سمجھا تھا کہ یہاں اپوائنٹمنٹ ہونی ہے لیکن یہ اپوائنٹمنٹ نہیں ہے، یہ لوگ وہاں جانا نہیں چاہتے جس کی وجہ سے یہ پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔ ہم ان شاء اللہ آپ کو سٹاف دیں گے اور اس میں ڈیپارٹمنٹ کا بھی نقصان ہو رہا ہے کیونکہ لوگ ادھر موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔ کوسچن نمبر 1698، محمود خان۔

جناب محمود احمد خان: 1683 دے جی۔

جناب سپیکر: 1683, 83۔

* 1683 _ جناب محمود احمد خان: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹانک میں ایم اینڈ آر کی مد میں فنڈ ریلیز ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ فنڈ کس مد میں ریلیز ہوا ہے؛

(ii) اگر مذکورہ فنڈ ریلیز نہیں ہوا تو وجہ بتائی جائے، نیز ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) فنڈ ایم اینڈ آر کی مد میں ریلیز ہوا ہے۔

(ii) ایم اینڈ آر کے پی سی ون کی منظوری کے بعد 13.00 ملین رقم ایم اینڈ آر کی مد میں ایکسیئن ٹانک کو ریلیز ہوئی ہے۔(اس سلسلے میں اکاؤنٹس آفیسر کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ حکومت خیبر پختونخوا کا مراسلہ No.Acct/C&W/1-7/M&R/2013-14(Roads) dated Peshawar 07-05-2014 ملاحظہ کیا گیا)۔

جناب محمود احمد خان: " کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹانک میں ایم اینڈ آر کی مد میں فنڈ ریلیز ہوا ہے"، "جی ہاں"۔ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کس مد میں ریلیز ہوا ہے؟"۔ "فنڈ ایم اینڈ آر کی مد میں ریلیز ہوا ہے"، جواب را غلے دے-----

جناب سپیکر: محمود صاحب! اس میں سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے؟

جناب محمود احمد خان: نہ سر، دا کوئسچن دے، سپلیمنٹری نہ دے۔ 1683, 83, 83۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب محمود احمد خان: نہ نہ، دې دغه کښې سر، دې ایم اینډ آر کښې مسئله ده۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی جناب سپیکر، یہ میں بتاتا ہوں بیٹنی صاحب! آپ کو-----

جناب محمود احمد خان: دا کوئسچن نمبر 1683 دے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: 1683۔

جناب سپیکر: 1683۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! یہ 13 ملین روپے ہیں ایم اینڈ آر کی مد میں ان کے ڈسٹرکٹ کیلئے اور یہ ریلیز کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں دیر ضرور ہوئی ہے لیکن دیر ہونے کی وجہ جناب سپیکر! یہ ہے کہ اس میں پالیسی چینج کی گئی ہے۔ پہلے ورک پلانز بنا کرتے تھے اور ضلعی حکومتوں کے دوران ڈسٹرکٹ ناظم یا ڈی سی او ان ورک پلانز کو Approve کیا کرتے تھے۔ اس گورنمنٹ کے آنے کے بعد اس میں تبدیلی کی اور ابھی ان کے پی سی ون بنتے ہیں۔ Competent authority نے، پی سی ون بن گئے ہیں، Approve کر دیئے ہیں اور پیسے ریلیز ہو گئے ہیں، ان شاءاللہ چند دنوں میں ان کے کام شروع ہو جائیں گے۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، زہ ریکویسٹ کوم چې ستاسو د حکومت څه پالیسی ده؟ څومره Percent below تلې شی په ټهیکه کښې؟ که آیا ایم اینډ آر وی او که بله ټهیکه وی، اوس دا د ایم اینډ آر کوئسچن دے، څو Percent below تلې شی دا ټهیکیدار۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: بیٹی صاحب! اگر آپ اردو میں بات کریں تو زیادہ اچھا ہوگا لیکن۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: اچھا اردو میں۔ سر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنا Percent below ٹھیکیدار ایم اینڈ آر کے فنڈ میں جاسکتا ہے؟

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اس میں پالیسی یہ بنائی گئی تھی کہ 10% below سے نیچے ٹھیکیدار نہیں جاسکتا، اس کی وجہ یہ ہے، اس کی وجہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں سر۔ جناب سپیکر، پھر کوالٹی کو Maintain کرنا مشکل ہو جاتا ہے، ضد بضد میں ٹھیکیدار بیس پرسنٹ، تیس پرسنٹ نیچے جاتے ہیں اور آخر میں نقصان پراجیکٹ کا ہوتا ہے، ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے اور حکومت کا ہوتا ہے اور لوگوں کا ہوتا ہے۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: یہ جو سر، ٹینڈرز ہوئے، below 43% ٹھیکیدار نے لئے ہیں below 43% اور ادھر منسٹر صاحب کہتا ہے کہ below 10% سے نیچے نہیں جاسکتا ہے تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب محمود احمد خان: سر! اس کو کسچن کو کمیٹی کے اور یہ سر، جو یہ ایم اینڈ آر جس ٹھیکیدار نے لیا ہے، یہ پی ٹی آئی کا ممبر تھا، صوبائی اسمبلی میں مجھ سے الیکشن ہارا ہوا ہے، اس کے والد صاحب نے بضد 43% below پہ یہ لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب صاحب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: بیٹنی صاحب! اس بات کا مجھے علم نہیں تھا، میرا خیال ہے کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس طرح ہوا ہے تو اس آفیسر کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے گا اور اس کے اوپر انکوائری بھی ہم کریں گے ان شاءاللہ تعالیٰ اور کینسل کریں گے اس ٹینڈر کو۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! دا فنڈ اوس 07-05-2014۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب وہ آپ کو ایشورنس دیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: نہیں سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ 07-05-2014 کو یہ فنڈ ریلیز ہوا ہے، ابھی یہ پندرہ سولہ دن ہو گئے ہیں، میں سر! یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ پتہ چل جائے کیونکہ یہ ٹینڈر سر، جون کے فوراً ہی بعد انہوں نے جیسے ہی پہلے ٹینڈر لگا دیا اور فنڈ ابھی ریلیز ہوا ہے، تقریباً سال پورا گزر گیا، 43% پہ وہ کیسے کام کرے گا سر؟

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، یہ جو پالیسی ہے 10% والی، یہ ستمبر 2013 کے بعد بنی ہے، اس سے پہلے 10% والی پالیسی نہیں تھی۔ اس میں بیٹنی صاحب! آپ میرے پاس آفس میں آجائیں یا میں آپ کے پاس آجاؤں گا اور آپ کو ان شاءاللہ مطمئن کریں گے۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ اگر آپ بریک میں بیٹھ جائیں اور یہ کوئی، (مداخلت) ایک منٹ میں، محمود صاحب! آپ بیٹھ جائیں اور وہ آپ کو ایشورنس دیتے ہیں تو آپ دیکھ لیں۔ شاہ حسین صاحب، جی جی۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! دا کمیټۍ ته ولیږئ چې هلته به پته به ولګی چې دا 14 ده، 13 ده، څه شے دے؟ ټول هر شے معلومات به وشي او دا ټینډر چې شوے وو، دا ولې په دا سې هغه کښې وشو چې below 43% ته ټهیکیدار لاړو؟

مشیر مواصلات و تعمیرات: بیٹنی صاحب! اس کے اوپر انکوائری ہو گی، اگر یہ رولز کے خلاف ہوا ہے تو ہم اس کا ٹینڈر بھی کینسل کریں گے اور Retender کر دیں گے، اس میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔

Mr. Speaker: Okay ji, okay. Next Question-----

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، اس طرح نہیں ہوتا نا جی، یہ ابھی 'کوسچنز آور' ہے، یہ سارا ختم ہو جائے گا، یہ اتنا پڑا ہے اور اب ہمارے پاس ٹائم ہے، صرف 20 منٹ، 20 منٹ ہمارے پاس پڑے ہیں جی۔

میاں ضیاءالرحمان: میں صرف ایک بات کرتا ہوں، میرا حق بنتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بات تو اس طرح نہیں کرتے نا، کیا بنتا ہے آپ کا، کوئی کوسچن ہے تو آپ Proper طریقے سے لے کر آئیں اور یہ 'کوسچنز آور' آپ کا ختم ہو رہا ہے نا، میں جلدی جلدی اس کو وہ کروں۔ جی کوسچن نمبر ہے 1697، محمود خان صاحب! ماشاءاللہ آپ بہت Active ہو گئے ہیں۔

* 1697 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام ضلع ٹانک میں کئی ٹیوب ویلز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں کل کتنے ٹیوب ویلز کہاں کہاں موجود ہیں، نیز ان میں کتنے چالو اور کتنے کب سے غیر فعال ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ٹانک میں کل 108 ٹیوب ویلز موجود ہیں، ان میں سے 93 ٹیوب ویلز چالو ہیں اور ان میں 15 ٹیوب ویلز جو کہ غیر فعال ہیں، کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

جناب محمود احمد خان: سر! دا کوئسچن ما کړے دے ، شاه فرمان صاحب شته نه ، هغه پارليمانی سيکرټری شته، هغه جواب کښې ليکلی دی چې ټوټل 108 ټيوب ويلونه دی په ضلع ټانک کښې چې کوم کښې 93 چالو دی او 15 خراب دی۔

جناب سپیکر: محمود صاحب! اگر اس میں آپ تھوڑا گزارا کر لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب محمود احمد خان: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بس وہ واپس لے لیا اس نے۔ کوسچن نمبر 1698۔ شکریہ جی، 1698۔

* 1698 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ٹانک کو ایم اینڈ آر کی مد میں فنڈز فراہم کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کہاں کہاں استعمال ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ٹانک کو سال 14-2013 میں ایم اینڈ آر کی مد میں جو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

جناب محمود احمد خان: نه نه ، د يکښې نه يم مطمئن۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود احمد خان: سپيکر صاحب، د دې کوئسچن نه نه يم مطمئن، زه د جواب نه نه يم مطمئن ځکه چې دا کوم ايم اينډ آر فنډ ، هغه ايکسيئن چې ټرانسفر شو چې کومې حربې او چې کوم خرد برد هغه ايکسيئن کړے دے ، زه وايم چې په دغه صوبې کښې به چا نه وی کړے۔

جناب سپیکر: کوئسچن دا۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: دا سر، هغه سره دے ، شاه فرمان صاحب سره۔

جناب سپیکر: اچھا جی، شاہ فرمان صاحب۔ اچھا۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: د کوئسچن نه سر، جواب نه بالکل مطمئن نه یم۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری، عائشہ نعیم۔

جناب محمود احمد خان: نمبر دے 1698۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): تهینک یو جی۔ سپیکر صاحب، تفصیل ئے پوره لسټ کښې ورکړے دے چرته دا ټوټل رقم دے 7356300 rupees دیکښې، Already دا د دې Maintenance د پاره ئے ورکړی دی، دا ایم اینډ آر د پاره، نور که تاسو څه تفصیل غواړئ، دا پوره ډیټیل کښې جواب دے جناب سپیکر! او دوئ که سپلټیمنټری کوئسچن پکښې کول غواړی نو پلیز هغې کښې۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! چې دا کوم جواب ئے راکړے دے چې 7356300 روپئ مونږ ریلیز کړې دی، ما د ډیډک میټنګ وکړو او دغه پبلک هیلتھ والا مې راغوښتل، ما سره دا Written دے ، هغوی وائی چې مونږ سره یو روپئ نشته او دلته بقایا کښې 3690000 روپئ تقریباً دوئ په بقایا کښې راولی۔ دا د کمیټۍ ته ریفر شی چې کوم دوئ تفصیل راکړے دے چې کوم کوم ځائې پیسې لګیدلې دی، دیکښې دومره زیات خرد برد شوے دے چې ټوټل Pre planned دا ټول ګیم شوے دے سر! او باقاعده ما سره دیکښې ټول ثبوتونه شته۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی جانان صاحب! هسې خوړه خوړه خبره وکړه پکښې۔

مفتی سید جانان: زه جی بنه خبره کوم ان شاء الله۔ زه جی دا وایم دا ایم اینډ آر فنډ لکه زه چې کوم ګورم کنه، یو د ایم اینډ آر فنډ شو، یو جی دغه هینډ پمپې شولې، دغه کښې صرف د ټهیکیدار او د هغې متعلقه محکمې چې کوم خلق وی کنه، دغه خلقو ته فائده کیږی ورنه عوامو ته هیڅ فائده هغې نه نه رسیږی۔ زه به جی تا

ته خپله ضلع اوښايم، زما ضلعې کښې ما ته داسې داسې کارونه معلوم دي چې په هغې باندې ديرش ديرش لاکهه روپۍ ايستې دي کنه، هغې کښې د دوه لاکهو روپو کار خلقو نه دے کړے۔ ټول ځوک يو طرف ته څيزونه چا وړی دی او چا بل طرف ته وړی دی۔ که د دې تاسو هدايت يا متعلقه محکمه چې داسې هدايت جاری کړی چې دا تير دوه درې څلور کالونه چې دی، د دې مکمل انکوائری وشی او راتلونکی وخت کښې چې دغه فنډ يو ښه مطلب دا دے طريقې سره استعماليږی نو خلقو ته به جی لږه فائده رسيږی۔ روډونه وګورئ، روډونه جی مخکښې جوړوی او وروستو نه ورپسې ګاډی ورځی هغه شګه بيا مطلب دا دے وړی، خرابوی، نو دا چې ډيره لويه پيسه ده او عظيمه پيسه، دا هسې ضائع کيږی جی، زما به دا ګزارش وی۔

جناب محموداحمد خان: سر!

جناب سپیکر: جی محمود خان۔

جناب محموداحمد خان: ما خو سر! ريکوسټ درته وکړو چې دوئ ما ته Written کښې راکړی دی چې مونږ سره په ايم اينډ آر کښې يو روپۍ نشته، دا ما سره Written موجود دی او دلته دوئ وائی چې مونږ سره بقايا کښې پيسې شته او دا کوم ټيوب ويلو باندې دوئ پيسې لګولې دی، هغه ټوټل سر ګيم شوے دے پکښې، دا مهربانی وکړه کميټئ ته ئے ريفر کړه او ټولې پکښې دا خبرې، ډيرې داسې خبرې دی چې په اسمبلئ کښې نشی کيدې۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ کا کیا۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تهينک يو، سپيکر صاحب۔ کميټئ ته د ريفر کولو ضرورت نشته، که تاسو ما سره بيا کښينئ محمود خان! او خبره وکړو، په دې ډيټيل کښې دوئ ما له د دې نور هم تفصيل راکړی او ديکښې چې ستا Reservations دی نو هغه زه به لرې کوم پخپله۔

جناب سپیکر: محمود خان! يو منټ، که تاسو بريک کښې هغه وائی چې تاسو، دوئ او ډيپارټمنټ، محمود خان پريږده کنه مفتی صاحب! دا د بل کار خو هغه پريږده۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکرا دوئ ډیپارټمنټ والا یا د ټانک والا چې کوم Written را کړی دی، د ډیډک میټنګ کښې......

جناب سپیکر: میډم! هغوی دا وائی چې تاسو، ډیپارټمنټ او دوئ بریک کښې کښینئ.....

جناب محمود احمد خان: سر جی، دا چې کمیټئ ته نه وی ریفر شوے، دا سې ډیرې خبرې وی بیا په هوا کښې شی، هغه خبرې نشو کولې چې د غه ایم اینډ آر فنډ کښې خلق حجونو ته لاړل پکښې، خلق کوم کوم ځائې ته لاړل، هغه خبرې مونږ نه کوؤ سپیکر صاحب! بیا که دوه منټه مو راکړل نو بیا ټول تفصیل به درته دلته بیان کړم چې څه رنګه دا قصه ده؟ ما پته وکړه ایکسیئن صاحب نه چې تا ته ایم اینډ آر فنډ راغلے دے، ته دا فلانکې ټیوب ویل جوړ کړه، وائی چې ما ته 26 لاکھ روپئ راغلې دی، یو منټ واؤره سپیکر صاحب! بیا مې پته وکړه چې تاسو دا فنډ کوم کوم ځائې استعمال کړو، دا خو وائی ټھیک ده، دا خو یو شعر زه دلته اووایم سپیکر صاحب! دا خو هغه خبر ده.....

جناب سپیکر: ستاسو ته خوئے ریکویسټ وکړو۔ جی جی، سردار حسین صاحب! ما وئیل دا سې.....

جناب محمود احمد خان: تاسو مهربانی ده چې که تاسو کمیټئ ته حواله کوئ۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب۔ یو منټ د دې نه پس به ته خبره کوې، میډم عائشه نعیم! ته کښینه۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، اول خو دا نن حقیقت دا دے چې ډیر اهم بزنس وو او زما یقین دا دے چې بیا زمونږ یو ممبر صاحب چې هغه د ډیډک چیئرمین هم دے، هغه ته په خپل ډسټرکټ کښې وئیلې کیږی چې دا فنډ هلته نشته، موجود نه دے او دلته نه ډیپارټمنټ وائی چې دا ریلیز شوے دے، زما یقین دے دا خو ډیره لویه غلط بیانی ده، یوه۔ دویمه دا چې د ډیپارټمنټ په حواله باندې سپیکر صاحب! مونږ او تاسو په میټنګ کښې دا فیصله کړې وه چې دا کوم منسټرز بزنس وی، پکار دا ده چې هغه دلته حاضر وی، هغه حاضر نه دے۔ دریمه خبره سپیکر

صاحب! دا ده چې مونږ نن سحر راغلو نو په دې ټيبل باندې مونږ ته دا ايجنډا چې ده، دا مونږ ته کيښودې شوه. اوس چې دا دومره اهم بزنس دے نو پکار خو دا وه چې يو ورځ دوه مخکښې کم از کم مونږ ته دا بزنس ملاؤ وے نو دې ممبرانو به خپلې کوئسچنې کتلې وې، ډيپارټمنټ به هم تيارے کړے وو، نورو خلقو به هم کړے وو نو سپيکر صاحب! زما يقين دا دے، زما په خواست وی، حکومت ته به زما دا خواست وی چې څنګه عنايت الله خان خبره وکړه چې يره د دې نه د حکومت شکست او د اپوزيشن جيت نه جوړوؤ خو که نن يو ممبر دومره لويه خبره کوی چې په دېکښې کرپشن شوے دے او ستاسو ايجنډا دا ده چې کرپشن ختموئ نو زه بيا په دې منطق نه پوهيږم چې تاسو د دې خبرې نه ولې يريږئ، ولې انکاری کيږئ چې دا کوئسچن د کميټئ ته نه ځی؟ تاسو غواړئ چې کرپشن د ختم شی نو چې نن فلور آف دی هاؤس باندې يو ممبر دا خبره کوی چې په ديکښې کرپشن شوے دے، په ديکښې Mismanagement شوے دے، په ديکښې Irregularity شوې ده نو عجيبه غوندې خبره ده، وائی يو څه کوی بل څه، لهذا د دې نه ضد مه جوړوئ، بنه خبره دا ده چې يو ګهنټه ده مونږ سره د 'کوئسچنز آور' د پاره، په هغې مونږ ډير بحث هم نه کوؤ، موزوں طريقه دا ده چې Oversighting کار چې دے دا د سټينډنګ کميټو دے، په دې باندې ضد مه کوئ او چې دا هلته لاړ هغه د چا خبره "دودھ کا دودھ پانی کا پانی" به شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> زه يو وضاحت کوم سردار حسين خان! زه يو وضاحت کوم، چونکه دا کوئسچن مونږ ته نن راغلے دے، دا ايمرجنسی کښې ما، دوئ کوئسچن را کړے وو هغه ټائم پکښې نه وو، په دې وجه دا ايجنډا چې کومه دغه شوې ده، ټهيک ده۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب۔ ٹائم شارٹ ہے منور خان صاحب! آپ، کیونکہ اور کوئسچنز آپ کے Lapse ہو جائیں گے، پندرہ منٹس ہیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جیسا کہ بیٹنی صاحب نے بات کی ہے، یہی سیچویشن سر، میرے لکی ڈسٹرکٹ کا بھی ہے، وہاں پہ تقریباً میجارٹی ٹیوب ویلز جو ہیں، وہ بند پڑے ہیں اور جس بندے نے کنٹریکٹ لیا ہوا ہے وہ

کام نہیں کر رہا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کنٹریکٹر صاحب! آپ کام کیوں نہیں کر رہے ؟ تو وہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، تو میں یہی سوچتا ہوں کہ یہ فنڈ ایم اینڈ آر، پتہ نہیں کہ یہ کب تک، اب جو جون آ رہا ہے اور End آرہا ہے اور اس کے بعد کب پھر استعال کریں گے ؟ گرمیاں آرہی ہیں ٹیوب ویلز خراب پڑے ہیں تو سر، میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ اس کو بھی کمیٹی کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم عائشہ نعیم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی تهینک یو، سپیکر صاحب۔ دا سوال د بالکل کمیټۍ ته نه ځی، دوئ ته ما اول ریکویسټ وکړو، ستاسو په دې فلور، په دې فلور دوئ سره زه دا دلته وعده کوم چې سیکرټری صاحب هم ناست دے دیخوا، مونږ دوئ سره بالکل کښیناستو ته تیار یو چې څه د دوئ Reservations دی، هغه به مونږ لرې کوؤ او دوئ چې نور څه هم غواړی نو هغه مونږ دوئ سره کښیناستو ته تیار یو۔ ډیپارټمنټ ورسره کښیناستو ته تیار دے نو کمیټۍ ته د پلیز دا کوئسچن نه ځی او د دوئ چې څه Reservations دی، هغه به مونږ لرې کوؤ۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! د دې خبرې سره به بې شکه مونږ اتفاق وکړو، حکومت د صرف مونږ په دې خبره پوهه کړی جی چی دا سټینډنګ کمیټۍ جوړې شوې دی، آیا د دوئ به څه کار وی؟ نو بیا به مونږ دا خبره دوئ سره اومنو۔

جناب محمود احمد خان: سر!

جناب سپیکر: جی محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب، دې کوئسچن کښې ډیرې داسې خبرې دی چې هغه زه دلته نشم کولې۔ سپیکر صاحب، تاسو ته مونږ ریکویسټ کوؤ چې دا کوئسچن تاسو کمیټۍ ته ولیږئ، دیکښې چې هغه کوم سړے ټرانسفر شوے دے او چې چا سره ملی بهګت پروګرام وو، هغه ټول ډیټیل ما سره شته، هغه زه اوس نشم بیانولې، مهربانی وکړئ تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے اوکے، ابھی دیکھتے ہیں کہ حاضری کیا ہے؟ میں اس کے مطابق وہ کروں گا۔ (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! چیک کرلیں Attendance۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔ عائشہ کچھ بات کرنا چاہتی ہیں، تھوڑا، یہ کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی تھینک یو، سپیکر صاحب۔ دوئ ته زه بیا دا ریکویسٹ کوم چې دا کمیټئ ته د نه ځی، دا کوئسچن، دوئ د مونږ سره کښینی، دوئ وائی په فلور مونږ دا خبره نشو کولې او دیکښې ډیرې خبرې دی، که دوئ او مونږ یو ځائې کښینو، ډیپارټمنټ به کښینی، سیکرټری صاحب هم ناست دے، د دوئ ټول Reservations زه دوئ سره په فلور دا Promise کوم چې د دوئ څه Reservations دی، هغه به مونږ لرې کړو۔

جناب سپیکر: محمود خان! وہ Promise کر رہی ہیں فلور کے اوپر، آپ-----

جناب محمود احمد خان: سر!

جناب سپیکر: محمود صاحب۔

جناب محمود احمد خان: اوس سر، میډم ته ډیرې داسې خبرې دی، مونږ تاسو ته ریکویسټ کوؤ، مونږ ئے تاسو ته کوؤ، مونږ تاسو ته دا ریکویسټ کوؤ۔

جناب سپیکر: ما ته خو هیڅ اعتراض نشته، زه خو به ئے هاؤس ته Put کړم۔

جناب محمود احمد خان: نه سر، هاؤس ته ئے بې شک۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب محمود احمد خان: اچھا سر، دا کوئسچن د پینډنګ کړے شی، شاه فرمان د راشی او ډیپارټمنټ-----

جناب سپیکر: پینډنګ به ئے کړو۔ اچھا اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔

جناب محمود احمد خان: دا پینډنګ کړو سپیکر صاحب، پینډنګ کړو۔ شاه فرمان د راشی بیا به ئے وکړو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1698 پینڈنگ، یہ پینڈنگ۔ کوئسچن نمبر 1699، محترمہ عظمیٰ خان۔

* 1699 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام جاوید آباد، قمر دین گڑھی پشاور میں ایک سال پہلے ٹیوب ویل بنایا گیا اور لائن بھی بچھادی گئی تھی مگر ٹرانسفارمر نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت غفلت کے مرتکب افسران اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے اور ٹرانسفارمر و مشینری کب تک نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) واٹر سپلائی سکیم جاوید آباد ADP No.193/120611 (2012-13) میں منظور ہو چکی تھی۔

جاوید آباد سکیم درج ذیل سب ہیڈز پر مشتمل ہے:

1۔ ٹیوب ویل 2۔ پمپنگ چیمبر 3۔ پمپنگ مشینری

4۔ وولٹیج سٹیبلائزر 5۔ پائپ لائن 6۔ ٹرانسفارمر

محکمہ نے ٹیوب ویل، پمپنگ چیمبر اور پائپ لائن کا کام مکمل کر لیا ہے، ٹرانسفارمر کی ادائیگی پیسکو محکمہ واپڈا کو ہو چکی ہے۔

(1) کیپٹل کاسٹ -/406950 روپے (2) میٹر سیکورٹی -/46230 روپے جو کہ ٹوٹل -/453180 روپے ہے۔ پمپنگ مشینری اور وولٹیج سٹیبلائزر کا انتظام ہو چکا ہے لیکن سکیم کو بجلی کی سہولت ابھی تک پیسکو نے میسر نہیں کی ہے جس کی وجہ سے محکمہ نے پمپنگ مشینری اور وولٹیج سٹیبلائزر کی انسٹالیشن نہیں کی کیونکہ اس طرح موٹر پمپ غیر محفوظ ہے۔ (واپڈا) پیسکو بجلی کی سہولت فراہم کرے گا تو محکمہ مشینری لگا کر پانی کی سپلائی چالو کرے گا۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریه مستر سپیکر۔ کوئسچن نمبر 1699۔ سپیکر صاحب، دیکښې دوئ ما ته وائي چې جاوید آباد قمر دین ګړهي پشاور کښې دا ټیوب ویل کمپلیټ شوے دے جبکه زما د انفارمیشن مطابق جناب سپیکر! ټهیکیدار چې دے نو هغه دا ډیر پائپس په دیکښې کهلاؤ پریښی دی۔ سپیکر صاحب! ستاسو توجه به پکار وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمه عظمیٰ خان: ټهيکيدار په ډيکبنې ډير شے پائپس چې دی، هغه ئے کهلاؤ پريښې دی، Payment ورته د نوی پائپونو شوے دے او هغه پکښې زاړه ايډجسټ کړی دی، څه زاړه څه نوی ئے يو ځائې کړی دی، هغه ئے هم په ځنې ځايونو کښې کهلاؤ پريښې دی۔ يو خو دا ټيوب ويل کمپليټ نه دے جناب سپيکر! بل د بجلئ په مد کښې د ټرانسفارمر د پاره پيسې ډيرې مخکښې جمع کړې شوې دی، زما به ډيپارټمنټ ته دا درخواست وی چې آيا دوئ څه Reminder issue کوی واپډا ته يا څه تپوس کوی واپس د خپل ټرانسفارمرو چې دا دومره سکيمز پينډنګ پراته وی صرف د بجلئ د وجې نه؟ نو سپيکر صاحب! زه دا خبره اوږدول نه غواړم او نه ئے کميټئ ته ريفر کول غواړم، زما مقصد صرف دا دے چې د علاقې خلقو ته چې څومره زر کيدې شی دا اوبه ورته مهيا شی، دا ټيوب ويل فنکشنل شی۔ ما ته نن ښه ايشورنس راکړئ چې With immediate effect د دې څيزونو تاسو د Implement کولو کوشش کوئ۔

جناب سپیکر: عائشہ نعیم۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): تهينک يو، سپيکر صاحب۔ عظمیٰ بی بی چې څنګه خبره وکړه چې دا پيسې هم واپډا ته مونږ ورکړې دی او هر څه کمپليټ دی، د ډيپارټمنټ د طرف نه پائپ لائن، ټرانسفارمرز، پائپنګ مشينری هر څيز کمپليټ دے، واپډا ته وقتاً فوقتاً بالکل مونږ ليټر کوؤ، تقريباً دوه کاله وشو چې دا Payment شوے دے واپډا ته او هغوی ته وقتاً فوقتاً ليټرز هم ځی، Reminder ورته مونږ ورکوؤ۔ عظمیٰ بی بی سره دلته زه دا خبره يو وعده ورسره کولې شم، يو خبره ورته کولې شم د خپل طرف نه As a پارليمانی سيکرټری چې ان شاء الله د دې ځائې نه زه لاړه شم، د دې که تاسو وايئ نو ډيپارټمنټ ته دا به بيا هم مونږ Reminder ورکوؤ او خبره به ورسره کوؤ چې دا ټرانسفارمر، دا بجلی د مونږ ته راکړی ولې چې د دې Payment شوے دے او Reminder هم مونږ ورکوؤ خو صرف دا خبره د واپډا د طرف نه پاتې ده نو تاسو ته چې څه د دې دغه وی نو ان شاء الله مونږ به ئے پوره کوؤ۔ دا بجلی مونږ د واپډې نه واخلو، دوئ ته به ليټر کوؤ۔

جناب سپیکر: میڈم!۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، ٹھیک شو۔ پارلیمانی سیکرٹری Commitment کوی، I agree۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 1686, Syed Jafar Shah. Not present. Question No. 1696, Malik Noor Salim. Not present. Question No. 1705, Malik Noor Salim. Not present. Question No. 1706, Malik Noor Salim. Not present. Question No. 1714, Rashida Rifat.

* 1714 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری رہائش گاہوں کی سالانہ مرمت اور وائٹ واش کیا جاتا ہے؛

(ب) مذکورہ مرمت اور وائٹ واش میں 45-B، 46-B، 47-B اور 48-B واقع سول کوارٹرز بھی شامل ہیں جبکہ 46-B/a کو شامل نہیں کیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سرکاری رہائش گاہوں کے مرمتی کام اور وائٹ واش کا طریقہ کار کیا ہے؛

(ii) رولز/پالیسی کے مطابق ہر کوارٹر میں مذکورہ کام کتنی مدت بعد کیا جاتا ہے؛

(iii) گزشتہ سات سالوں کے دوران درجہ بالا کوارٹرز کی مرمت کا کام اور وائٹ واش کتنی بار کیا گیا، کوارٹر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز 46-B/a کو مرمتی کام اور وائٹ واش میں شامل نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں 45-B، 46-B اور 48-B کو سالانہ مرمت برائے سال 2012-13 میں شامل کیا گیا تھا جبکہ کوارٹر نمبر 47-B مرمت برائے سال 2011-12 میں شامل تھا۔ کوارٹر نمبر 46-B/a کی تفصیل (ج) جز (iii) میں واضح کی گئی ہے۔

(ج) (i) سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کے کام کیلئے متعلقہ رہائش پذیر محکمہ ہذا کو درخواست دیتا ہے جس پر سب انجنیئر/ایس ڈی او متعلقہ گھر جا کر تخمینہ لگاتا ہے جو کہ بعد میں سیکرٹری مواصلات وتعمیرات کی منظوری کیلئے بھیج دیا جاتا ہے اور منظوری کے بعد محکمہ فنانس فنڈز جاری کرتا ہے جس کے بعد کام کیا جاتا ہے۔

(ii) ایمر جنسی نوعیت کی مرمت فوراً کی جاتی ہے جبکہ خصوصی اور سالانہ مرمت کیلئے باقاعدہ تخمینہ لگایا جاتا ہے جس کا طریقہ (ج) جز کے سب جز (i) میں وضع کیا گیا ہے جس کیلئے تین سال کا عرصہ ہونا چاہیئے۔

(iii) گزشتہ سات سالوں میں مرمت کے کاموں کی تفصیلات درج ذیل ہیں جبکہ 46-B/a میں درخواست نہ دینے کی وجہ سے کام نہ ہو سکا بعد از جیسے ہی درخواست دی گئی تو متعلقہ گھر کو بھی موجودہ کاموں میں شامل کر دیا گیا ہے۔

In the last seven years the work position is as under:

Year	45-B	46-B	47-B	48-B	46-B/a
2007-08	---	---	---	---	---
2008-09	---	---	---	---	---
2009-10	61500	---	141900	---	---
2010-11	---	---	---	---	---
2011-12	---	69000	130200	---	---
2012-13	109900	139400	---	224400	---
2013-14	---	---	---	---	204300

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ سپیکر صاحب۔ 1714 سوال نمبر ہے۔ میں نے سرکاری رہائش گاہوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ اس کی مرمت اور اس کا جو وائٹ واش ہوتا ہے، وہ کتنے عرصے کے بعد کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب تو اچھا خاصہ دیدیا گیا ہے، اس میں (ج) حصے میں نمبر (ii) میں بتایا گیا ہے کہ ہر تین سال کے بعد باری آجاتی ہے جس کا ایس ڈی او سروے کرتا ہے اور اسے پتہ چلتا ہے۔ یہاں جو اس کے بعد تفصیل دی گئی ہے کہ تین سال کے بعد ہونی چاہیئے، یہاں اس میں 45-B والا جو ہے، اس میں 2010 اور پھر 2013 میں (مرمت) کی گئی اور 46-B کی 2012 اور 2013 ہر سال کی گئی، دونوں سال کی گئی۔ اس طرح 47-B میں ایک سال کے بعد کی گئی اور 48-B میں صرف ایک بار کی گئی، 2007 سے لیکر 2013 میں کی گئی، ایک بار کی گئی اور اس سے پہلے پتہ نہیں کہ کب ہوئی ہو گی اور اب جس کوارٹر کا میں نے پوچھا تھا، اس کو اب ڈال دیا گیا ہے درخواست کی وجہ سے، میں اس میں بس یہ Add کرنا چاہوں گی، ویسے تو اس کو ڈال دیا گیا ہے، اچھا کیا ہے، ہو جائے گا اس کا بھی لیکن بہت سے کوارٹروں میں جو رہنے والے ہیں، وہ کسی کے Approach میں نہیں ہوتے اور درخواست دینے کا بھی کوئی ان کو دھیان نہیں آیا یا طریقہ نہیں پتہ چلتا تو کیا سالہا سال ان کے کوارٹرز اسی طرح رہ جاتے ہیں بغیر مرمت اور بغیر وائٹ واش کے، وہ پھر گرنے کے

قریب ہو جاتے ہیں، اسلئے میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو جلد اپنے اس میں پراسیس میں رکھا جائے۔ سائیکل اس طرح رکھی جائے کہ ہر تین سال کے بعد اس میں مرمت کا کام کیا جائے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی جناب سپیکر، ہر تین سال کے بعد وائٹ واش وغیرہ ہم کرتے ہیں لیکن جو Repairs ہوتے ہیں، اس کیلئے ضروری ہے کہ جو اس مکان کا Resident ہو، وہ اس کیلئے Apply کرے۔ جب یہ کوسچن آیا تو ہمارے محکمے کے اہلکاروں نے ان صاحب سے رابطہ کیا، انہوں نے درخواست دی ہے اور اس کا ٹینڈر بھی ہو گیا ہے، فرسٹ کو ان شاءاللہ کام شروع ہو جائے گا اور 30 دن کے اندر ہم ان کا کام مکمل کر دیں گے اور اس چیز کو ہم ان شاءاللہ جس طرح ان کی تجویز ہے، ہم اس کو Make sure کریں گے کہ Regularly ہر تین سال بعد ہر رہائش کو Touch کیا جائے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: بس میڈم!

محترمہ راشدہ رفعت: ٹھیک ہے، سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Agreed.

محترمہ راشدہ رفعت: میں مطمئن ہوں لیکن یہ انتظار نہ کریں نا، بہت سے لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا، یا تو ان کو بتایا جائے کہ آپ درخواست دیا کریں ورنہ پھر یہ Routine کے مطابق ٹھیک کیا کریں ان کو۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی جس طرح انہوں نے تجویز دی ہے، ہم ایسا کریں گے کہ تمام Residents کو اپنی پالیسی کا جو Format ہے، ان کو ہم Mail کر دیں گے تا کہ ان کو پتہ ہو کہ پراسیس کیا ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 1715.

* 1715 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نوشہرہ میں حکیم آباد کے مقام سے پرانی نوشہرہ فلور مل والی سڑک کس محکمہ یا اتھارٹی نے بنائی ہے اور اس پر کتنا خرچ آیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) ضلع نوشہرہ میں حکیم آباد کے مقام سے پرانی نوشہرہ فلور مل والی سڑکیں دو عدد ہیں، ایک جو تقریباً 20 سال پرانا بلیک ٹاپ روڈ ہے جو کالونی کی طرف جاتی ہے اور دوسری طرف 800 فٹ گلی ہے جو کہ PCC ڈسٹرکٹ کونسل نوشہرہ نے بنائی ہے، اس پر -/22,18,489 روپے خرچ آیا ہے۔

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ نوشہرہ میں حکیم آباد کے مقام پر ایک پرانی سڑک جو کہ پرانی فلور مل کی طرف جاتی تھی، میں نے اس کا پوچھا تھا۔ جناب سپیکر، اس میں انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ یہاں پر دو سڑکیں ہیں اور جو بہت چھوٹی ہیں۔ ایک کا انہوں نے لکھا بھی ہے کہ وہ 800 فٹ گلی ہے اور یہ ایک سڑک جو ہے وہ کالونی تک چلی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ روڈ جب بنا، ہمارے سامنے ہی بنا اور اس کا چوتھا مہینہ یا پانچواں مہینہ تھا تو وہ روڈ نظر نہیں آتا، وہاں مٹی تھی۔ ہم نے جب ان سے پوچھا وہاں کے رہنے والے لوگوں سے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو اسی طرح ہوا اور اتنی بڑی رقم اس میں، آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم اس پر خرچ کی گئی ہے۔ اس کی پوری تحقیقات ہونی چاہیئے کہ یہ دو چھوٹے چھوٹے روڈز ہیں، ان میں پتہ نہیں ایک روڈ پر یہ خرچ ہوا ہے یا دونوں روڈز پر خرچ ہوا ہے لیکن یہ بہت بڑی رقم ہے اور یہ بڑی رقم خرچ کرنے کے بعد، چار مہینے کے بعد وہ سڑک نہیں تھی۔ ابھی بھی اگر آپ کسی کو بھیجیں، یہ محکمے والے جا کر اس کا معائنہ کر لیں، وہاں سڑک نظر نہیں آتی، وہ کچا روڈ ہے بالکل۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! انہوں نے سوال کیا ہے کہ ضلع نوشہرہ میں حکیم آباد کے مقام سے پرانی نوشہرہ پل، فلور مل، فلور مل والی سڑک کس محکمہ یا اتھارٹی نے بنائی ہے اور اس پر کتنا خرچ آیا ہے؟ اس کی تفصیل تو فراہم کی گئی ہے، جو سوال میں پوچھا گیا ہے، اس کی تفصیل تو ان کو فراہم کی گئی ہے، یہ ڈسٹرکٹ کونسل نوشہرہ نے بنائی ہے اور اس پر 22 لاکھ 18 ہزار 489 روپے خرچہ آیا ہے۔ اب اگر مزید محترمہ راشدہ رفعت صاحبہ کو اعتراض ہے کہ یہ رقم صحیح طریقے سے نہیں لگی ہے یا On ground موجود نہیں ہے تو

ظاہر ہے اس کیلئے ان کی تسلی کیلئے ڈیپارٹمنٹ ان کے کہنے پہ انکوائری بھی کر سکتا ہے اور ٹیم بھی بھیج سکتا ہے لیکن سوال کا جواب تو بالکل، حکومت سے جو مانگا گیا ہے، وہ جواب ہم نے دیدیا ہے۔

محترمہ راشدہ رفعت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: دا 22 لاکھ روپئ پہ دې PCC road باندې، دا 800 فټ باندې لګیدلې دی، کہ دا دوہ روډ ونہ دی؟

(شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب کو میں نے کہا ہے۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا خبرہ کوم چې دا 22 لاکھ روپئ 18 هزار چې کومې لګیدلې دی، دا پہ دې 800 فټ ګلئ باندې لګیدلې او کہ دا دوہ روډ ونہ دی؟ کہ دا 800 فټ ګلئ PCC road باندې لګیدلې دی نو دا څنګہ لګیدلې دی؟ زہ د منسټر صاحب نہ دا تپوس کوم۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ راشدہ رفعت: جی سپیکر صاحب، میں نے تو یہ جو پوچھا تھا، اس میں انہوں نے دو روڈز بتائے ہیں نا، گلی ایک بتائی ہے 800 فٹ، مطلب یہ دونوں روڈز بھی اگر آپ اس میں شامل کر لیں تب ہی یہ بہت بڑا خرچہ ہے اور خرچ کرنے کے بعد وہاں روڈ نظر نہیں آتا۔ میرا اعتراض اس بات پر ہے کہ وہاں کوئی روڈ نظر نہیں آتا، وہاں کچا راستہ ہے، کچی سڑک ہے اور ہمیں، کسی کو بھی وہاں جاتے ہوئے مٹی اور دھول سے واسطہ پڑتا ہے، وہاں کوئی روڈ نہیں ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ان کو اگر اطمینان نہیں ہے تو میں نے ان سے کہا کہ ہم ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرتے ہیں اس میں، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تشریف رکھے ہوئے ہیں، میں اس کو انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں کہ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹل انکوائری کریں اور جو حقیقی صورتحال ہو، اس کو سامنے لے آئیں، میں ان سے شیئر کروں گا، میڈم سے میں شیئر کروں گا، ان کے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک جی، او کے۔ کوئسچن نمبر 1716، جناب عبدالکریم صاحب۔

* 1716 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت مالی سال 14-2013 میں ضلع صوابی میں روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ روڈز کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع صوابی میں مندرج ذیل روڈز کیلئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈائریکٹیوز جاری کئے گئے ہیں جن کی پی سی ون اور Detailed cost estimate (D.C.E) کی تیاری پر کام جاری ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی پی نمبر	صوبائی حلقہ	سڑک کا نام	تخمینہ لاگت
356/130574 (2013-14) (i)	پی کے۔31	1۔ کنڈری روڈ یونین کونسل نیری پایان	10.00 ملین
		2۔ ہسپتال روڈ یونین کونسل صوابی خاص	5.00 ملین
		3۔ کدے روڈ وزیر آباد یونین کونسل سکندرے/باجانی	8.00 ملین
		4۔ اورنگ آباد روڈ یونین کونسل سلیم خان	6.00 ملین
		5۔ بلیک ٹاپنگ آف فضل آباد روڈ یو سی چکنودہ	5.00 ملین
		6۔ بلیک ٹاپنگ آف کالا خورہ روڈ یو سی پنج پیر	5.00 ملین
		7۔ بلیک ٹاپنگ آف بنگلہ دیش روڈ یو سی مانیری بالا	4.00 ملین
		8۔ گجر آباد یو سی صوابی مانیری روڈ	6.00 ملین
(ii)		1۔ بلیک ٹاپنگ آف نواں کلی بازار روڈ	10.00 ملین

	پی کے۔32	2۔کنسٹرکشن آف کنکریٹ روڈ شنگر ڈاگئی روڈ	5.00ملین
		3۔کنسٹرکشن آف روڈ جبر ڈپو سے شیوہ روڈ تک	7.500ملین
		4۔کنسٹرکشن آف روڈ کالوڈھیر سے تورلاندی تک	7.500ملین
		5۔کنسٹرکشن آف روڈ لنڈے چم ترکئی	7.500ملین
		6۔کنکریٹ روڈ شیوہ خربندے روڈ	5.00ملین
		7۔کنکریٹ روڈ اسوناا کبر	5.00ملین
(iii)	پی کے۔33	1۔بلیک ٹاپنگ آف امیر جبگ روڈ	7.00ملین
		2۔کنسٹرکشن آف کازوے سے شاداد کلے یو سی یعقوبی	3.00ملین
		3۔کنسٹرکشن آف سوختہ ہریان روڈ یو سی دوبیاں	6.00ملین
		4۔کنسٹرکشن آف درب بابا روڈ بازار گے	6.50ملین
		5۔کنسٹرکشن آف سوختہ کاریز و کلے روڈ یو سی سوڈھیر	7.50ملین
		6۔کنسٹرکشن اینڈ بلیک ٹاپنگ روڈ پلڑو کالوخان	4.00ملین
		7۔کنسٹرکشن آف کنکریٹ روڈ ادینہ	5.00ملین
		8۔کنسٹرکشن آف کنکریٹ روڈ اسماعلیہ بازار روڈ	5.00ملین
(iv)	پی کے۔34	1۔مرمت آف بیکا شاخ روڈ	4.00ملین
		2۔مرمت آف تورڈھیر روڈ	6.00ملین
(v)	پی کے۔35	1۔پی سی روڈ مرغز بالار خیل روڈ	10.00ملین
		2۔تعمیر آف کوٹھابٹاکڑہ روڈ	5.00ملین
		3۔ تعمیر آف کوٹھافلور ملز روڈ	10.0ملین

10.00 ملین	4۔ مرغزروڈڈھیر روڈ کی ترقی اور دوبارہ تعمیر		
10.00 ملین	تعمیر برائے منگل چائے روڈ	پی کے۔36	(vi)
6.607 ملین 8.00 ملین	1۔کنسٹرکشن آف شیخ جانہ مرغزروڈ 2۔بلیک ٹاپنگ آف دورے کابل روڈاسونا	پی کے۔32	771/40497 (2013-14) (i)
7.00 ملین 4.0 ملین	1۔ بلیک ٹاپنگ آف میاگان/یعقوب شاہ روڈ یوسی دوبیان 2۔ بلیک ٹاپنگ آف یعقوبی روڈ استراج ایڈوکیٹ	پی کے۔33	(ii)
1.200 ملین	کنسٹرکشن آف کڑوے معروفہ بانڈہ	پی کے۔35	(iii)
6.00 ملین 7.00 ملین	1۔بلیک ٹاپنگ آف رشکہ ترکئی روڈ 2۔بلیک ٹاپنگ آف مناگے روڈ	پی کے۔32	775/130605 (2013-14) (i)
3.00 ملین 7.00 ملین	1۔ تعمیر آف کزدے پیومنٹ بمعہ الائیڈ کام شیوہ لار 2۔بلیک ٹاپنگ آف امیر جنگ کوٹھی روڈ	پی کے۔33	(ii)
10.00 ملین	بلیک ٹاپنگ آف مرغز کتکانی روڈ	پی کے۔35	323/120754 (2013-14)
15.00 ملین 15.00 ملین	1۔ تعمیر آف کالابٹ مینئی روڈ 2۔ تعمیر کنڈرو پابینی روڈ	پی کے۔35	316/100058 (2013-14)

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د سوال جواب خو ډیر ډیټیل سره راکړے شوے دے، د دې سوال دراصل مقصد زما دا دے چې په ضلع صوابئ کښې شپږ حلقې دی نو د دې څلورو حلقو له 251 ملین روپۍ دی او دوه حلقو له 20 ملین نو سپیکر صاحب! په پبلک هیلتھ کښې خو مې ګزاره وکړله خو په سی اینډ ډبلیو کښې به څنګه ګزاره کوم۔ ستاسو د چیئر وساطت سره چې کوم ما سره زما

حق تلفی شوې د ه نو ستاسو نه په دې رولنګ غواړم چې په راروان وخت کښې ما له انصاف ملاؤ شي۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر، یہ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق تمام اپوزیشن ممبران کو 10،10 ملین روڈز کی مد میں دیئے گئے ہیں، میں تو پہلی دفعہ اسمبلی میں آرہا ہوں لیکن میرے بھائی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں اور کئی دفعہ اپوزیشن میں بھی رہے ہیں، مجھے یاد نہیں ہے کہ پہلے کسی حکومت نے، جب ہم اپوزیشن میں تھے تو ہمیں تو روڈز کی مد میں کسی نے ایک روپیہ بھی نہیں دیا تھا تو میں سمجھتا ہوں، اور میری کوشش ہو گی ان شاءاللہ کیونکہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی بھی ووٹیں لیکر آتے ہیں، ان کے اوپر بھی اسی قسم کے پریشرز ہوتے ہیں جس قسم کے ہمارے اوپر ہوتے ہیں، میری کوشش ہو گی ان شاءاللہ، جس طرح منور خان صاحب نے پہلے بولا تھا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ برابر ہوں، برابر ہو بھی نہیں سکتے جناب سپیکر! لیکن میری کوشش ہو گی کہ اس اماؤنٹ کو ہم اپوزیشن ممبران کیلئے Increase کرائیں، اس آنے والے بجٹ میں ان شاءاللہ۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، کریم خان۔

جناب عبدالکریم: سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټائم لږ دے ، لږ به زر ځئ ځکه چې ستا کوئسچنز ټول پاتې دی۔

جناب عبدالکریم: ټھیک شوه سر ، ټھیک شوه خو وروستنو حکومتونو هر څه کړی دی نو کړی به ئے وی۔ (مداخلت) بخت بیدار خان! یو منټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالکریم: که وروستنو حکومتونو هر څه کړی وی نو کړی به ئے وی خو چونکه ستاسو کار د انصاف دے ، ستاسو دا دعویٰ ده، ستاسو دا پالیسی ده نو مهربانی وکړئ چې تاسو د هغوی حواله مه راکوئ، خپله انصاف وکړئ۔

جناب سپیکر: اوکے۔جی، اکبر ایوب صاحب۔ یہ بات کریں، آگے کوئسچنز۔۔۔۔۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: عبدالکریم صاحب! اگر آپ اردو میں بات کریں (قہقہہ) کیونکہ میرا یہ ہیڈ فون بھی نہیں چل رہا، مجھے آدھی بات سمجھ آتی ہے، آدھی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: لیکن ٹائم، ابھی ان کے کوئسچنز رہتے ہیں پھر ٹائم، آپ اس کے بعد بھی بات کریں۔ 'کوئسچنز آور' ختم ہو جائے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالکریم: اردو میں بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اردو میں بات کرو۔

جناب عبدالکریم: میری سر سے ریکویسٹ ہے کہ آپ پرانے وقتوں کی ہمیں مثال نہ دیں کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ نے انصاف کرنا ہے، جب انصاف کرنا ہے تو دس پرسنٹ نہ کریں، تھوڑا ماشاءاللہ تھوڑا بڑھا کے کریں تو ہم مانیں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ کوئسچن نمبر، یہ بات کر لیں تو اس کے بعد کیونکہ تین کوئسچنز رہتے ہیں، اس کو آگے۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! ما وئیل چی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح بات نہیں ہوتی جی، آپ بیٹھ جائیں، ہاں وہ 'کوئسچنز آور' ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: مجھے جواب دینے دیں، پھر آپ بات کریں، میں آپ کو جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ جواب دیدیں نا جی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ ہم اس اماؤنٹ کو ان شاءاللہ بڑھانے کی کوشش کرینگے اور یہ ان کو مطمئن کرینگے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، اب آگے جاتے ہیں، کوئسچن نمبر 1717۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 1717۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1717 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جہانگیرہ تا میاں عیسیٰ روڈ 13-2012 میں مکمل ہوا ہے؛

(ب) مذکورہ روڈ کا تقریباً چار کلو میٹر حصہ اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) مذکورہ روڈ جہانگیرہ تا میاں عیسیٰ دو کلو میٹر 11-2010 میں تعمیر ہوا تھا جبکہ اس روڈ کا باقی دو کلو میٹر حصہ 12-2011 میں تعمیر ہوا تھا۔

(ب) مذکورہ روڈ تقریباً چار کلو میٹر پر مشتمل ہے جس کے پہلے دو کلو میٹر جہانگیرہ سے بھاری گاڑیوں کی Overloading کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے کیونکہ ان دو کلو میٹر کے آخر میں ریت کی کانیں (Mines) ہیں جس سے روزانہ 200 سے 300 بڑی گاڑیاں تقریباً 50/ 60 ٹن مال لے کر گزرتی ہیں۔ اس روڈ پر ڈپٹی کمشنر نوشہرہ نے دفعہ 144 کو بھی لگایا تھا لیکن گاڑیاں پھر بھی نہیں رکیں۔ مذکورہ روڈ کا باقی دو کلو میٹر حصہ تقریباً 75 فیصد تک بالکل صحیح ہے جبکہ 25 فیصد انہی بھاری گاڑیوں کی وجہ سے تھوڑا سا خراب ہوا ہے۔

(ج) آئندہ مالی سال میں مذکورہ روڈ کی مرمت کیلئے فنڈز فراہم کرنے کیلئے سفارش کی جائے گی۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب، وړومبے خو زه چې کله نه دا سړک جوړ شوے دے او دا حصه تقريباً زما حلقه کښې راځي چې کوم ما سوال کړے دے، هغه په دومره برا حالاتو کښې دے نو ډیکښې ډیپارټمنټ لیکی چې مونږ به را روان کال د پاره د دې سفارش کوؤ، نو هله به ئے، تب سفارش کریں گے جب اس سے کوئی بڑا واقعہ، کوئی ایکسیڈنٹ رونما ہو؟ تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کو Kindly ہمدردانہ Consider کریں۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ټائم د دې ختم دے جی، دا کوئسچنز دوئ پوره کړی کنه، زر ته خبره وکړه خو دا کوئسچنز دی۔ جی جی، ځه وکړه بسم الله۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو یہ بات کرنا چاہتے ہیں، اردو میں کریں آپ۔

ایک رکن: پشتو میں کرلیں جی۔

جناب سپیکر: نہیں اردو میں کریں۔ (قہقہہ) بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! یہ جو پہلا سوال تھا، اس میں تو ڈائریکٹیو ہی ڈائریکٹیو، چیف منسٹر کا ڈائریکٹیو، تو کیا یہ حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ PF-97 میں چیف منسٹر کب ڈائریکٹیو دیگا؟ دوسرا، یہ جو اس نے بات کی ہے، دوسرے سوال کی میرے بھائی عبدالکریم خان نے، اس طرح ہمارے کئی منصوبے پرانی حکومت کے، وہ ہمارے حلقے میں ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہماری طرف دیکھتا بھی نہیں کیونکہ چیف منسٹر کی نظریں ہم سے وہ ہیں، آپ کو پتہ ہے دشمنی کی طرف ہیں۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میں بخت بیدار خان کو یہاں ایشورنس دیتا ہوں، اگر کوئی ان کی Ongoing schemes ہیں جو ڈیپارٹمنٹ ان کے اوپر کام نہیں کر رہا، آپ میرے ساتھ آ کر بیٹھیں، ان شاءاللہ ان کو Expedite کرائیں گے اور ٹائم کے اوپر آپ کو مکمل کرا کے دینگے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1718، کریم خان! جلدی کرینگے ٹائم ختم ہو گیا، میں تھوڑی ریلیف دیتا ہوں لیکن آپ۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 1718۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1718 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حالیہ بارشوں کی وجہ سے ضلع صوابی کی مختلف سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-34 میں حالیہ بارشوں سے کون کونسی سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت ان کی بحالی کیلئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) PK-34 میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا ہے البتہ جلبئ مین روڈ (لمبائی چھ کلو میٹر) اور بیکا نبی روڈ (چار کلو میٹر) جو پہلے سے خراب تھے، مزید خراب ہو گئے ہیں۔ ان دونوں روڈوں کو اگلے سال کے اے او ایم اینڈ آر (AOM&R) میں شامل کرینگے۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ ایم اینڈ آر کا پتہ ہے لیکن اے او ایم اینڈ آر ذرا، پلیز ذرا مجھے اس کی تفصیل بتائی جائے تاکہ میں آگے جا کر اپنی بات آگے بڑھا سکوں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اس کی تفصیل میرے خیال میں مجھے بھی نہیں پتہ، ایم اینڈ آر کا مجھے پتہ ہے Maintenance & repair (قہقہے) اور AO کا مجھے بھی پتہ نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Ji ji, carry on.

جناب عبدالکریم: سوری، کوئی بات نہیں ہے، کوئی بات نہیں ہے۔ بس سر، اس کو Make sure کر لیں، اس میں ایک روڈ رہ گیا ہے جس کو جہانگیرہ مین روڈ سے لیکر جہانگیرہ گاؤں تک جو بارش کی وجہ سے بہت خراب ہے سپیکر صاحب! آپ کے این اے کا حلقہ بھی ہے، آپ بخوبی واقف ہیں، تو منسٹر صاحب سے یہ کہ جہانگیرہ کو بھی اس میں شامل کریں، مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی عبدالکریم صاحب! آپ کے سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ میرا خیال ہے بہت سارے مسائل ہیں، آپ میرے پاس آفس میں آئیں، کل بھی میرے پاس آئے تھے اور ہم نے بڑی اچھی گفتگو کی، آپ پھر آئیں، ان چیزوں کے اوپر بیٹھ کر ان شاءاللہ جو آپ کے مسائل ہونگے، ان کو ان شاء اللہ حل کرینگے۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ عبدالکریم خان بہت اچھی محنت کر رہے ہیں اور خاصکر بہت Professionally deal کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کو اس کے اوپر Appreciate کروں۔ ہم عبدالکریم خان، Next جاتے ہیں آگے، کوئسچن نمبر 1719، جناب کریم خان۔

جناب عبدالکریم: سوال نمبر 1719۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1719 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2010 کے سیلاب میں صوبہ کے کئی اضلاع کی سڑکوں کو نقصان پہنچا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-34 میں سیلاب کی وجہ سے کون کونسی سڑکیں متاثر ہوئیں، نیز ان کی بحالی کیلئے کیا اقدامات کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) PK-34 میں 2010 کی سیلاب کی وجہ سے جہانگیرہ لنک روڈ کو مکمل طور پر نقصان پہنچا اور اس کی بحالی کیلئے حکومت نے 42 لاکھ 63 ہزار روپے مختص کئے جو کہ Flood Damages Project کے تحت مکمل کیا گیا ہے۔

جناب عبدالکریم: سر! جواب تو انہوں نے بالکل ٹھیک دیا ہے لیکن سیلاب سے جو روڈ متاثر ہوا تھا، وہ تقریباً 35 percent بنا ہے اور باقی 65 percent جو ہے نا، وہ خراب ہے، اسی پوزیشن میں ہے۔ جہانگیرہ یونین کونسل میں الہ ڈھیر روڈ جہانگیرہ کا انفراسٹرکچر جو ہے سیلاب کی وجہ سے خراب ہوا ہے۔ صرف یہی ہوا ہے، گورنمنٹ کی جو اماؤنٹ ہے نا، اس میں خرچ ہوئی ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ چاہونگا کہ وہ اس کی مجھے ایشورنس دیں کہ یہ تو بالکل، کیونکہ یہ سیلاب والا مسئلہ ہے، اس میں ہر ڈسٹرکٹ کو سیلاب کے اربوں روپے گئے ہیں لیکن ہمارے تو لاکھوں میں ہیں، پلیز اس کی ایشورنس دیں کہ یہ تو ہو گیا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں نے آج ایکسیئن صوابی کو بلایا تھا آفس میں، مجھے جو بتایا گیا کہ ایکسیئن ایم پی اے صاحب کے ساتھ اس روڈ کے اوپر گیا ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ Culvert کا

ایریاہے جہاں پر تھوڑی سی خرابی آئی ہے، باقی روڈ ٹھیک ہے لیکن جس طرح یہ بتارہے ہیں تو عبدالکریم! ان شاءاللہ اگلے ہفتے میں اور آپ اس روڈ کا وزٹ کرینگے اور موقع پر جائیں گے اور دیکھیں گے کہ یہ تین سال کے اندر کیوں ختم ہو گیا روڈ؟ اور اس کے اوپر باقاعدہ ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: سر! ختم نہیں ہوا ہے، یہ روڈ بنا ہے، 42لاکھ روپے میں جتنا کام ہو سکتا تھا، وہ ہو گیا، باقی اسی طرح پڑا ہے جس طرح سیلاب نے اس کو متاثر کیا تھا تو اس کو آپ Consider کریں اور ایشورنس دیں کہ یہ ان شاءاللہ ہو جائے گا، بس مجھے قبول ہے سر۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی ضرور ان شاءاللہ اس کو ہم Consider کرینگے اور کوشش کرینگے کہ اس کو ایم اینڈ آر میں یا جس مد میں بھی ڈالا جاسکے، اس میں کوشش کر کے ڈالیں گے۔

جناب عبدالکریم: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب زرین گل صاحب، کوسچن نمبر 1731۔ یہ آپ کو ایکسٹرا ٹائم دیا، میں نے کہا کہ آپ سے پھر کون، تا نہ بہ خوک بیا خان خلاصوی کنہ۔ جی۔

جناب زرین گل: ډیر مننه، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1731۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1731 _ جناب زرین گل: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Detouring road کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے جس کیلئے پی ڈی اے نے زمین حاصل (Acquire) کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے کیلئے کتنی زمین حاصل (Acquire) کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ Detouring road کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے حیات آباد ٹاؤن شپ کو گھمبیر ٹریفک سے بچانا ہے جو کہ رنگ روڈ پشاور سے حیات آباد میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں داخل ہوتی ہیں۔

(ب) مذکورہ منصوبے کیلئے کل تقریباً 457 کنال اراضی درکار ہے جس میں 171 کنال اور 16 مرلے اراضی پہلے سے حصول شدہ پی ڈی اے کی ملکیتی اراضی میں واقع ہے جبکہ باقی تقریباً 286 کنال اراضی پر Acquisition زیر عمل ہے اور جس پر شلوبر قبیلے کا قبضہ ہے۔ قانون حصول اراضی ایکٹ 1894 کے حوالے سے قبضہ حاصل کرنا لازم وملزوم ہے، نیز شلوبر قبیلے کا مسئلہ پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی کے ساتھ زیر غور ہے۔

<u>جناب زرین گل</u>: محترم سپیکر صاحب، دیکبنې ستاسو په وساطت زه د وزیر صاحب نه صرف د دوؤ خبرو تپوس کوم۔ یو دوئ چې دیکبنې جواب کبنې وئیلی دی 171 کنال 16 مرلې زمکه چې ده، زه دا تپوس کوم چې آیا دا دوئ Acquire کړې ده نو هغه مالکانو ته دوئ معاوضه ورکړې ده؟ نمبر ون، او که چرې نه وی ورکړی نو کلیکټر ته د اووائی چې د دې Payment وکړی۔ نمبر دو، 286 کنال اراضی چې ده، هغه Acquisition زیر عمل دے نو دویمه خبره ورته دا کوم چې پی اے خیبر ته د اووائی چې دا قبضه واخلی د شلوبر قبیلې نه، د هغې وجه دا ده چې دا روډ ډیر اهم دے او پخپله دوئ وئیلی دی چې "اس منصوبے کے ذریعے حیات آباد ٹاؤن شپ کو گھمبیر ٹریفک سے بچانا ہے جو کہ رنگ روڈ پشاور سے حیات آباد میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں داخل ہوتی ہیں"۔ چونکه دا ډیر د اهمیت حامل یو منصوبه ده نو یو خو د پی اے خیبر ته اووائی چې دا قبضه واخلی، دویم د کلیکټر ته اووائی چې د هغې Payment وکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت خان۔

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات)</u>: سر! ایک تو ہم نے پی اے خیبر سے بھی کہا ہے اور کمشنر پشاور سے میں نے خود اس میں میٹنگز کی ہیں، چیف منسٹر نے بھی میٹنگز کی ہیں اور ان کو Already ہم نے انسٹرکشنز ایشو کی ہیں کہ یہ قبضہ وہ حاصل کریں۔ جہاں تک مالکان کو Payment کا تعلق ہے تو، سر! آپ کی توجہ چاہونگا، جہاں تک مالکان کو Payment کا تعلق ہے تو یہ زمین ویسے بھی پی ڈی اے کے نام منتقل ہو چکی ہے لیکن پی ڈی اے کے قبضہ میں نہیں ہے تو اس وجہ سے Payment بھی نہیں ہوئی ہے، جونہی زمین ہمارے قبضے میں آجاتی ہے، ہم Payment بھی کرینگے اور یہ ہم دونوں پہ، ہم اس میں کام کر رہے ہیں، ہمارے لئے یہ

بڑاImportant projectہےاور یہ حکومت کیلئےPriority projectہے، میں ایشورنس دلاتاہوں ان شاءاللہ کہ جلدی جلدی اس مسئلے کو ہم حل کرینگے۔

جناب زرین گل: تهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

1686 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر کوہستان اور سوات کوہستان کے درمیان براستہ اتروڑ تھل لاموتی رابطہ سڑک موجود ہے جس کی کشادگی اور پختگی کیلئے گزشتہ دور میں رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے، نیز محکمہ کی آئندہ کیلئے اس سڑک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کیا منصوبہ بندی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دیر کوہستان اور سوات کوہستان کے درمیان براستہ اتروڑ باڈگوئی اور تھل لاموتی رابطہ سڑک موجود ہے، یہ دو ضلعوں یعنی سوات اور اپر دیر کوہستان کو ملاتی ہے۔اس سڑک کی کل لمبائی 36 کلومیٹر ہے جس میں 18 کلومیٹر ضلع سوات میں اور 18 کلومیٹر ضلع اپر دیر میں سے گزرتی ہے۔ یہ ایک شنگل ٹریک ہے جو کہ دشوار گزار پہاڑی مگر خوبصورت علاقوں سے گزرتی ہے۔

ضلع سوات کی حدود میں اس رابطہ سڑک کی کشادگی اور پختگی کیلئے گزشتہ دور حکومت میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے ہیں، اتروڑ سے آگے مقامی آبادی اپنی مدد آپ کے تحت اس رابطہ سڑک کی مرمت کرتی ہے اور زیادہ تر سوات کی حدود میں یہ سڑک مقامی آبادی کی نقل و حمل میں استعمال ہوتی ہے۔

ضلع دیر بالا کی حدود میں مذکورہ شنگل روڈ کی لمبائی 18 کلومیٹر ہے جس پر 05-2004 میں کشادگی کیلئے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا۔ پراجیکٹ کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 57 ملین روپے تھا جو کہ جون 2011 میں 44.5 ملین روپے کی لاگت سے پایہ تکمیل تک پہنچادیا گیا ہے۔ کلومیٹر 1 تا کلومیٹر 18 دیر

کوہستان میں تھل سے باڈ گوئی ٹاپ تک 18 کلومیٹر سڑک کو 30 فٹ تک کشادہ کیا گیا ہے اور مزید براں Culvertsاور Retaining walls بھی ضروری جگہوں پر تعمیر کئے گئے ہیں جبکہ ضلع سوات میں اتروڑ سے باڈ گوئی ٹاپ تک 18 کلومیٹر دشوار گزار ہے۔

(الف) ضلع سوات کی حدود میں 18 کلومیٹر روڈ از اتروڑ تا باڈ گوئی کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے جبکہ 2013-14 میں ضلع اپر دیر میں 18 کلومیٹر سڑک از تھل تا باڈ گوئی ٹاپ کیلئے سالانہ اخراجات کی تفصیل ذیل ہے:

سال	خرچہ/لاگت
سال2004-05	03.200ملین
سال2005-06	11.000ملین
سال2006-07	06.000ملین
سال2007-08	09.138ملین
سال2008-09	04.500ملین
سال2009-10	05.000ملین
سال2010-11	05.655ملین
کل میزان	44.490ملین

آئندہ بجٹ2015-16 میں ضلع سوات کے حصے کو کشادگی کیلئے تجویز کیا جائے گا۔

1696 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع لکی مروت میں محکمہ کے زیر سایہ سڑکیں اور عمارات تعمیر کی گئی ہیں؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ، منظور شدہ لاگت، وقت مقررہ میں تعمیر ہوئی یا بعد میں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان(مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ اور منظور شدہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of work	Expenditures	Date of completion
01	Establishment of 200 Pry: Schools in Khyber Pakhtunkhwa, ADP No. 04/80446 SH:(06 Nos in District Lakki Marwat i. GPS Land Ahmadkhel ii. GGPS Wand Aurangzeb iii. GGPS Shahbazkhel iv. GPS Kakakhel v. GGPS Tarkha Bazikhel vi. GGPS Sargara Muhammad Khan	2.899 (M) 2.871 (M) 2.480 (M) 2.999 (M) 3.173 (M) 2.728 (M) **17.150 (M)**	06/2008 to 06/2013
02	Establishment of 110 Pry: Schools in Khyber Pakhtunkhwa, ADP No. 06/90200 SH:(04 Nos District Lakki Marwat i. GGPS Warghar Pezu ii. GGPS Ghouncha Khan Gandi Umar Chikar iii. GGPS Chekari Wanda Shifted to Landiwah iv. GGPS Abakhel	3.625 (M) 3.624 (M) 3.624 (M) 3.622 (M) **14.495 (M)**	06/2008 to 06/2013
03	Upgradation of 150 Middle Schools on need basis in Khyber Pakhtunkhwa, ADP No. 24/90203 SH:(04 Nos in District Lakki Marwat i. GGMS Bachkan Ahmadzai ii. GGMS Azharkhel iii. GGMS Begukhel iv. GGMS Khoidadkhel	8.940 (M) 8.693 (M) 7.470 (M) 8.570 (M) **33.673 (M)**	06/2008 to 06/2013
04	Improvement & B/Topping of 250 KM Road along with (13 No Bridges in Khyber Pakhtunkhwa, ADP No. 357/80637 i. B/Topped Road Indus Highway to Village Nar Muhammad Ghaznikhel (01-KM) shifted to Ghaznikhel to Women Children Hospital (01 KM) ii. Kotka Mehmood Baistkhel (01 KM) iii. B/Topping of Raod from Badnikhel to Zangikhel (02-KM) iv. B/Topping of Road from	7.800 (M) 7.870 (M) 14.025 (M) 7.590 (M)	06/2008 to 06/2013

	Dalokhel to Abbakhel (01 KM) v. B/Topping of Road from Landiwah to Wanda Shahabkhel (01 KM)	6.615 (M) **43.900 (M)**	
05	Repair & Rehabiliation of 01 KM Road from Nar Bakhmal Ahmadzai to Sarfaraz Landak, ADP No. 358/100037	19.372 (M) 22.270 (M)	06/2008 to 06/2013
06	Construction of 20 Union Councils in Khyber Pakhtunkhwa (02 Nos in District Lakki Marwat) ADP No. 864/80016 i. Shamoni Khattak ii. Behramkhel	4.275 (M) 4.275 (M)	06/2008 to 06/2013

1705 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-75 لکی مروت میں آبنوشی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے کی تمام سکیموں کی تفصیل مثلاً جگہ کا نام، حالات (چالو یا خراب) کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز خراب سکیموں کی وجوہات اور کب تک چالو کی جائیں گی، معلومات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) مذکورہ حلقے کی تمام سکیموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ PK-75 میں کل 84 واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں 60 سکیمیں چالو حالت میں ہیں، سات سکیمیں برائے مرمت بند ہیں اور 17 سکیمیں ٹیوب ویلز ناکارہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ تقریباً ایک مہینے میں قابل مرمت سکیمیں چالو کی جائیں گی۔

1706 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گاؤں مشا منصور لکی مروت میں آبنوشی کا ٹینک مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹینک کب مکمل ہوا ہے، اس سے مذکورہ گاؤں کو کب تک پانی فراہم کیا جائے گا، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) گاؤں مشا منصور کا آبنوشی ٹینک 2005 میں مکمل ہوا ہے مگر نوکری تنازعہ کی وجہ سے ٹینکی سے پانی کی سپلائی جاری نہ ہو سکی جبکہ لوگوں کو متبادل ٹیوب ویلز سے بذریعہ ڈائریکٹ پمپنگ پانی کی سپلائی جاری ہے۔ تنازعہ ختم ہونے کی صورت میں ٹینکی سے پانی کی سپلائی ایک ہفتے میں بحال ہو سکتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ابھی کچھ معزز اراکین کی چھٹی کی درخواستیں ہیں، میں ہاؤس کے سامنے وہ پیش کرتا ہوں: محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری؛ جناب شوکت علی یوسفزئی صاحب، ایم پی اے؛ جناب محمد شیراز خان صاحب، ایم پی اے؛ جناب ضیاءاللہ آفریدی صاحب، وزیر معدنیات؛ میڈم نرگس علی صاحبہ؛ جناب گوہر نواز صاحب، ایم پی اے؛ جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے؛ جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے۔ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 2014-05-30؛ جناب شوکت علی یوسفزئی، ایم پی اے 2014-05-30؛ جناب محمد شیراز خان، ایم پی اے 2014-05-30؛ جناب ضیاء اللہ آفریدی 2014-05-30؛ میڈم نرگس علی صاحبہ 2014-05-30؛ گوہر نواز، ایم پی اے 2014-05-30؛ زاہد درانی 2014-05-30؛ ڈاکٹر حیدر علی 2014-05-30۔ ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Next, Call Attention. Madam Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 372, in the House.

(Pandemonium)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

سردار محمد ادریس: سپیکر صاحب! اس سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ یہ بات کرلیں۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں جناب منسٹر لوکل باڈیز عنایت اللہ خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اسمبلی کے فلور پہ اس نے وعدہ کیا تھا کہ یہ جو رنگ روڈ کے ساتھ نیچے جو پل ہے، روڈ، وہ انہوں نے تعمیر کر دیا ہے، اب لوگوں کو کافی سہولت ہو گئی ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں سر! کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور وہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ تھینک یو۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سلیم بابر، بابر سلیم۔

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره ډیره شکریه چې تاسو ما ته د خبرو کولو موقع راکړه۔ زه د خپلو خبرو آغاز به په یو شعر باندې وکړم چې:

ہمیں تھی ان سے وفا کی امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

جناب سپیکر! زه ستاسو د ضلع صوابئ PK-31 حلقې نه Elected MPA یم، دا هغه حلقه ده چې دا په 1970 کښې زما نیکه فردوس خان گټلې وه، دا هغه حلقه ده چې په 1993 کښې زما والد صاحب ډاکټر سلیم ډیر مشران ئے پکښې دلته کښې پیژنی، هغه دا الیکشن گټلے وو، هیلتھ منسټر وو۔ په 2002 کښې زما والد صاحب بیا په آزاد حیثیت الیکشن گټلے وو او اوس هم د هغه حلقې نه د هغه ځوئی بیا الیکشن گټلے دے، راغلے دے دې اسمبلئ ته۔ جناب سپیکر، زه ستاسو په نوټس کښې، د دې ټول ایوان په نوټس کښې، د میډیا په نوټس کښې او خاصکر د عمران خان صاحب په نوټس کښې یو څو خبرې چې ضلع صوابئ کښې کوم ظلم زیاتی روان دی، هغه راوستل غواړم۔ پرون نه هغه بله ورځ یو واقعه شوې ده، زمونږ ای ډی او صاحب عبدالسلام صاحب ډیر دغلته کښې ممبران صاحبان به ئے پیژنی، دغلته کښې زمونږ افسران صاحبان ناست دی، هغوی به ئے هم وپیژنی، یو بهترین انسان دے، قابل، Confident او چې کومې ضلعې ته As District Officer تلے دے نو هغه ضلع کښې د تعلیم، هلته کښې د استاذانو مسئلې، ایم پی ایز سره Relations، هر یو شے ئے په خپل خپل ځائې یو بهترین انداز سره چلولے دے۔ زمونږ عبدالسلام صاحب ای ډی او چې د کله نه ضلع صوابئ ته راغلے دے نو د هغې ورځ نه ئے هلته کښې تعلیم کښې یو ډیر ښکلے چینج، استاذان ئے په خپل ځائې کښې مطمئن کړی دی، ایم پی ایز ئے په خپل ځائې مطمئن کړی دی، نور چې هلته کښې هغه سره کوم آفس کښې خلق دے، هغه ترې مطمئن دی۔ دلته کښې ما سره کریم خان ناست دے دې طرف ته، د ده نه تپوس وکړئ، دوئ ترې مطمئن دی، شیراز خان خو نن شته نه، هغوی ترې مطمئن دی، عائشه نعیم صاحبه هغه به ترې هم مطمئن وی او تاسو

مخامخ په دې چیئر باندې ناست یئ نو تاسو هم وئیلې شئ، تاسو به ترې هم مطمئن یئ او زه د ډسټرکټ صوابئ د ډیډک چیئرمین یم، هغه ما سره ممبر دے خو هغه بله ورځ داسې یو آرډر شوے دے چې هغه ئے او ایس ډی کړے دے نو زه د یو سوال تپوس کوم چې ایم پی ایز ټول مطمئن دی او ټول خلق، نو بیا ولې هغه او ایس ډی شوے دے ؟-----

جناب سپیکر: بابرخان! خبره لږ-----

جناب بابرخان: ما خپلې خبرې ته پریږدئ، یو څو پوائنټس وایم، ما هسې هم تر اوسه پورې لا خبرې نه دی کړی، نن خو راله موقع راکړئ۔ د هغې نه باوجود چې دے دغه سړے هغه د ضلعې نه او بیا ظلم او زیاتے ورسره کیږی چې هغه Previous record ئے وګورئ، ریکارډ ئے بهترین دے ، د هغې نه باوجود هغه او ایس ډی کیږی نو دا خو ډیر زیات ظلم دے ، زیاتے دے او هغه د چا په وینا کیږی، د شهرام خان یو تره دے ،'بلند' ئے نوم دے ، هغه لاړ شی او هلته کبنې په دفتر کبنې بدمعاشی کوی او ای ډی او ته کنځل او بدې خبرې کوی نو د'بلند' په وینا باندې به یو منسټر لګی او هغه به ای ډی او صاحب چې کوم دے-----

جناب سپیکر: بابر خان! یو منټ، زه یو، بابر! یو منټ، یو منټ، یو منټ، داسې ده کنه جی، دا پلیز تاسو چې دے کنه، دا چونکه چې څوک دلته کبنې موجود نه وی هغه باندې تاسو دغه نشئ کولې۔ زه عاطف خان ته وایم چې په دې باندې دغه وکړی او ته به بیا Routine کبنې چې کوم دغه دے ، عاطف خان به دا Explain کړی پلیز، د هغې نه پس۔ عاطف خان! عاطف خان به Explain کړی۔

جناب محمد عاطف(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، یو خو ما دا خبره مخکبنې هم کړې وه، اوس ئے بیا کوم او وثوق سره ئے کوم چې کوم سړے دا وائی چې یره په چا باندې الزام لګوی، دلته الزام لګول ډیر اسان کار دے خو بیا به هغه ثابتول هم غواړی او تاسو به ما ته اوس دا وایئ چې کوم سړے دلته الزام لګوی او هغه ثابتولې نشی، بیا به د هغه څه سزا وی، ما له د دې جواب راکړئ؟ ده چې کومه خبره دلته کبنې وکړه ممبر صاحب، چې یره د فلانی په وینا باندې، چې کوم قسم له تسلی وائی زه درله هغه قسم له تسلی

د رکوم چې نه مې د چا په وینا باندې کړے دے او نه د چا په وینا باندې کوم خو دا الزام ئے دلته ولګوؤ او زه درته اوس بیا دا خبره کلیئر کوم چې د ډیپارټمنټ خپله خوښه ده، هغوی خپل ریکارډ ته ګوری، خپل طریقه کار ته ګوری، د هغې مطابق به، او ایس ډی شوی څوک نه دی، دفتر ته راغوښتې شوی دی، د هغوی به نورو ځایونو ته، لکه د دغه مطابق یو ځائې کښې کله بل خوا، دا خو د سرکاری افسرانو کیږی، دا څه ظلم نه دے شوے، زیاتے نه دے شوے، چا ورسره څه بل څه دغه نه دے کړے خو دا خو نه ده چې اوس یو سړے ټرانسفر شو او سبا به وائی چې یره دا د فلانی په وینا باندې وشو بغیر د ثبوته، بغیر د دغه نه۔ زه شرط لګوم دلته به تاسو دا ثابتوئ، که دا الزام غلط وی، هغه پکار ده چې ورته څه دغه ملاؤ شی او که ما زیاتے کړے وی، زه سزا ته تیار یم، ما له به سزا راکوئ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نه بس په دې باندې ډیبیټ نور نه کوم چونکه خپل Routine business ته ځو، Routine business ته ځو۔ Madam Uzma, call attention, please move her call attention notice No. 372.

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب! ما له د خبرې موقع راکړئ۔

جناب سپیکر: بابر سلیم تا له بیا دغه کوؤ، ته به Proper Question راؤړې، هغې باندې به خبره کوؤ۔ ټائم شارټ دے، میڈم آپ اپنا۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر پر انہیں بولنے دیں سر، پلیز۔

جناب سپیکر: دیکھو میں پھر ایڈ جرن کر لوں گا۔ آپ ایجنڈا کو جانے دیں جی۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ یکم جولائی 2001 کے بعد بھرتی ہونے والے ملازمین سے جی پی فنڈ کی بجائے سی پی فنڈ کی کٹوتی کی جاتی تھی۔ اس سلسلے میں اس معزز ایوان نے 15-01-2013 کو

Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants (Amendment) Act, 2013 پاس کیا جس کی روشنی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا نے بذریعہ نوٹیفیکیشن 27-02-2013 کو یہ احکامات جاری کئے کہ یکم جولائی 2001 کے بعد بھرتی ہونے والے ملازمین سے سی پی فنڈ کی بجائے جی پی فنڈ کی کٹوتی کی جائے گی، ان کے جمع شدہ سی پی فنڈ کو جی پی فنڈ بیلنس میں شامل کیا جائے اور مروجہ قواعد کے مطابق ان کو کٹوتی کی تاریخ سے سالانہ مارک اپ بھی دیا جائے۔ مزید یہ کہ مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن کی روسے ایسے ملازمین سے جی پی فنڈ کی مد میں کٹوتی اپریل 2013 سے ماہانہ کی بنیاد پر شروع ہوئی ہے مگر ابھی تک ان کے جمع شدہ سی پی فنڈ کو جی پی فنڈ بیلنس میں شامل کرنے پر عملدرآمد نہیں ہوا، لہذا اس سلسلے میں حکومت محکمہ خزانہ سے وضاحت لے۔

جناب سپیکر، لږ به زه Explain کړم جی چې 2001 نه چې کوم ملازمین بهرتی شوی وو نو د هغوی نه به سی پی فنډ مد کښې کټنګ کیدو، 2013 کښې نوټیفیکیشن وشو چې دا به جی پی فنډ مد کښې کیږی، نوټیفیکیشن کښې دا خبره Mention وه چې With immediate effect د دوئ دا کوم شا ته C.P Fund deduction شوے وو، دا به جی پی فنډ بیلنس کښې شامل کړے شی لیکن تر نن ورځې پورې دا نه د هغوی په Payroll کښې Reflect کیږی او نه په بیلنس شیټ کښې Reflect کیږی۔ جناب سپیکر، دا خو هغه فنډ وو چې دغه ملازمین په Installments کښې رااوباسی، څوک د کور کنسټرکشن له، څوک بل څه ضروریات د پاره، ترڅو پورې چې دا د دوئ په دې Payroll کښې Reflect کړے شوے نه وی، دوئ دا فنډ نه شی استعمالولے۔ جناب سپیکر، ډیره څه وړه خبره نه ده، دا د پوره صوبې د ملازمینو خبره ده او انتهائی ناانصافی ده د دې ټول ایمپلائز سره، زما به دا خواهش وی چې څومره زر تر زر کیدې شی، دا کم از کم جون دے، د دوئ په بیلنس شیټ کښې خو کم از کم دې جون کښې Reflect شی نو زما به دا خواست وی که کمیټئ ته ریفر کوئ، که ما ته منسټر صاحب یو Proper assurance را کوی جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں سر، ان سے بالکل اختلاف نہیں کرتا اور ان کا نکتہ Valid ہے اور یہ جو لاء پاس ہوا ہے 2013 میں، یہ Retrospective date میں 2001 سے Onward جو سی پی فنڈ کی کٹوتی ہوئی ہے، اس پر بھی لاگو ہوگا اور یہ فگرز کی Reconciliation کا مسئلہ تھا، اس میں ویسے اٹانومس ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز، اس وقت تک ان کا مسئلہ ہے کہ انہوں نے اکاؤنٹنٹ جنرل خیبر پختونخوا کے دفتر سے مطلوبہ جانچ پڑتال کے بعد ان کو انسٹرکشنز ایشو کی ہوئی تھیں کہ رقم کا صحیح تعین کریں لیکن ان کی طرف سے ابھی تک یہ نہیں ہوا ہے، البتہ جو اماؤنٹ ہے، پوری اماؤنٹ ہے، اس وقت 17 ارب 84 کروڑ 65 ہزار 27 روپے، اس میں سے 200 ملین کاٹ کر یہ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز کے نام پہ، باقی کیلئے انسٹرکشنز ایشو ہو چکی ہیں اکاؤنٹنٹ جنرل کو اور یہ باقی کا بھی پراسیس چلے گا، یعنی میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ بالکل اسی طریقے سے جو لاء پاس ہوا ہے، اس کو In letter and spirit ان شاء اللہ Implement کیا جائیگا لیکن وہ حکومتی Complications ہوتی ہیں، Procedural complications ہوتی ہیں، اس کو Resolve کر کے اس کو ان شاءاللہ تعالیٰ، میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ اس کو حل کرینگے اور یہ ان کا بالکل جائز حق ہے اور ایک لاء پاس ہوا ہے تو اسی لاء کو حکومت پھر Implement کریگا، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! جون دے دا بیلنس شیټ یو ځل راځي پہ کال کښې جناب سپیکر، جون دے چې پہ دیکښې دوئ Reflect نکړو نو Further بہ بیا مونږہ کال انتظار کوؤ جی؟ کم از کم حکومت د ایشورنس راکړي چې دا ځل بہ پہ بیلنس شیټ کښې Reflect کیږي جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

وزیر بلدیات: سر! میں نے ایشورنس دی ہے کہ میں، ایک حصے کا تو میں نے، جو 17 ارب سے 200 ملین روپے منہا کر کے باقی کا لکھا جا چکا ہے، یہ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز کے حوالے سے ہے جو اٹانومس انسٹی ٹیوشنز ہیں تو

اسلئے ان سے بھی رابطہ کیا جائیگا اور ہم کوشش کرینگے کہ جو میڈم کہہ رہی ہیں، اگر Feasible تھا تو اس وقت تک ان شاءاللہ ہم کرنے کی کوشش کرینگے۔

جناب سپیکر: جی میڈم، ٹھیک ہے۔ Mr. Abdul Karim Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 393.

جناب عبدالکریم: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ضلع صوابی کے ایک انتہائی اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے بجٹ 2013-14 میں Pehur extension منصوبے کیلئے پانچ ارب روپے کا پراجیکٹ منظور کیا تھا جس کیلئے مالی سال 2013-14 میں چار ارب روپے رکھے گئے تھے۔ منصوبے سے ضلع صوابی کے حلقہ PK-31، PK-32، PK-34، PK-35 اور PK-36 کی دو لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو گی۔ اس قدر عظیم منصوبے پر مالی سال کے آخر تک عملی طور پر کوئی پیشرفت یا پراگریس نہ ہو سکی جس سے ضلع صوابی کے عوام میں نہایت مایوسی اور تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، کله چې زمونږ مشر جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب د ایریګیشن منسټر وو نو ما ته یاد شی چې باقاعده د Detailed designing د پاره کنسلټنټ سره خبره شوې وه، څه د Vetting خبرې ما ته یاد شی چې هغې کښې هغه وزارتونه، زمونږ او ستاسو لارې جدا شوې، هغه ورځ او نن ورځ تقریباً هره هفته زه د دې میګا پراجیکټ د پاره د ایریګیشن ډیپارټمنټ آفس ته تلے یم، ما ته دا وئیلې شوی دی چې ایشیائی ترقیاتی بینک سره زمونږ خبرې روانې دی او هغه وائی چې Detailed designing او کنسټرکشن به مونږ یو ځائې کوؤ۔ هیڅ قسم Documentation، هیڅ قسم خط و کتابت دیکښې نه دے شوے زما چې څومره اطلاع ده، دا Delaying tactics دی، نن د دې هاؤس په فلور باندې زه به منسټر صاحب له چونکه هغوی دې ډیپارټمنټ ته اوس راغلی دی، کیدې شی چې د هغوی پوره معلومات د دې متعلق نه وی خو د دې یو خبره چونکه دا پوره د ضلع صوابئ او د دوه لکهو کیناله، او هغه اوبه چې نن مونږ پنجاب ته وایو چې مونږ له د خپلو اوبو پیسې راکړئ نو هلته نه سټیټمنټ راځی چې خپلې اوبه مو سمبالې کړئ، ځان له د اوبو بندوبست وکړئ چې دا ذخیره شی نو دلته ورته

Detailed بندوبست شوے دے او هلته ټال مټول کیږی نو ما له به یو د designing & construction پہ نوم باندې دا اے ډی پی کښې Mention دے او ما ته به په دې هاؤس کښې د دې د Detailed designing د پاره Specific period راکړئ چې څومره وخت کښې او هم دغه رنګې د هغې نه پس به له خیره کنسټرکشن، ما له به Bureaucratic hurdles او هغه چال چلن والا جواب نه راکوئ ګنې بیا به ئے زه کمیټئ ته خپل کال اټنشن لیږل غواړم۔

جناب سپیکر: محمود خان۔

جناب محمود خان(وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ عبدالکریم خان صاحب سره دا خبره ما ډسکس کړې وه جی، زه د ده خوا له تلې ووم، ورغلے ووم، بهرحال دوئ چې کوم سکیم باره کښې خبره کوی، دا اے ډی پی 14-2013 کښې شامل دے باقاعده، د دې د پاره چار ارب روپئ ایښودې شوې دی او دیکښې جی دې کال کښې 10 ملین روپئ ورته هم ایلوکیټ شوې دی۔ د دې سره سره جی راروان کوم 15-2014 ډرافټ اے ډی پی چې ده، په هغې کښې هم د دې د Detailed design د پاره 53.86 ملین روپئ هم ایښودې شوې دی خو بهرحال دوئ چې کومه خبره کوی، د ډیپارټمنټ نه مطمئن نه دی او ان شاءالله دوئ سره به زه کښېنم، ما سره به دوئ، یو ځائې به کښېنو او ډیپارټمنټ ته به لاړ شو که ډیپارټمنټ د دوئ سره Delaying tactics کوی نو هغه به ان شاء الله دوئ سره نه کیږی، دا یو زمونږ ضرورت دے د اوبو، دا مسئله به ورته مونږ حل کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، ډیره ډیره مهربانی خو چونکه زه تقریباً اووه میاشتې تلے راغلے یم، تلے راغلے یم، ما له چې کومې بهانې او Delaying tactics ما سره استعمال شوی دی نو د هغې په رڼرا کښې زه دغه وئیل غواړم چې تاسو به د Detailed designing د پاره څومره پیریډ غواړئ، د Detailed design specific time به راکوئ جی، ټائم نه بغیر زما تسلی نه کیږی۔ یو کال

مې تیر شو، مونږه وئیل چې ستاسو په لاس به د دې افتتاح وشی، ستاسو خپله دا منصوبه رارونه ده چې د دې افتتاح بل څوک وکړی، اخوا روانه ده۔

جناب سپیکر: جی محمود خان۔

وزیر آبپاشی: نو جی د دې ډیپارټمنټ نه چې ما له کوم دغه راغے جی، Two years به ورله ورکوؤ جی، دوه کاله جی۔

جناب سپیکر: نه دا Two years، یو منټ، یو منټ، Two years چې دی نو Completion که Two years څه شے ؟

وزیر آبپاشی: نه جی Completion به نه وی جی، مکمل دا څه چې Detailed designing programme دے، د هغې نه بعد به جی د دې پی سی ون تیاریږی خو بهرحال زه عبدالکریم خان په دې خبره مطمئن کولے شم چې دے ما سره لاړ شی، مونږ دواړه به په ډیپارټمنټ کښې کښینو نو د هغې نه بعد چې دے نه مطمئن کیږی نو بیا د دوباره راشی دې دغه ته۔

جناب سپیکر: محمود خان! دا دوه کاله خو ډیر زیات دی، دا دوه کاله خو ډیر زیات دی۔

وزیر آبپاشی: دا خو جی چونکه زه خپله ټیکنیکل سړے نه یم جی او دا خو د ټیکنیکل خلقو ډیپارټمنټ دے، هغوی ما ته دا یو دغه اوس راکړو دې چیف انجینئر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو دغه به وکړو، زما خیال دے چې تاسو په دې باندې یو Proper meeting وکړئ، زما به منسټر صاحب ته دا ریکویسټ وی چې وګورئ چې څومره Maximum time کښې کیدې شی چې دا وشی۔ ټهیک ده جی، دیکښې به زه هم کښینم۔۔۔۔

وزیر آبپاشی: بالکل جی کښیبنو دوئ سره جی، څه خبره نه ده۔

جناب سپیکر: او په دې باندې به Proper meeting وکړو۔ زما خیال دے چې بریک به وکړو اوس، چائې او د مونځ د پاره بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے اور نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ چونکہ آج کا ایجنڈا تھا، دکھائیں وہ ایجنڈا، اچھا یہ Introduction of the Bill ایک آیا ہے کہ نہیں؟

مسودہ قانون مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

(سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر امدادی رقم اور وفات کی صورت میں معاوضہ)

Mr. Speaker: Honorable Senior Minister for Finance, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014.

Mr. Habib-ur-Rehman (Minister Zakat): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ On behalf of Senior Minister for Finance, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

اچھا، میں تھوڑی وضاحت کر لیتا ہوں، آپ لوگ تھوڑا بیٹھ جائیں۔ ابھی ہم نے ایک مشورہ کیا ہے، اپوزیشن کے جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کے ساتھ بھی کہ آج ڈسکشن ہو جائے گی ہیلتھ پہ اور اس کے حوالے سے جو ہے ناڈسکشن ہو جائے گی۔ 'کنسرنڈ' منسٹر صاحب نے بھی Agree کر دیا ہے اور ہم اس پہ ڈسکشن کریں گے، ایک۔ نمبر دو۔۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی بھائی! ایک منٹ آپ مجھے، دوسری بات یہ کہ آج جمعہ کا دن ہے، چھٹی ہو رہی ہے تو مجھے ایمپلائز نے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ اجلاس تھوڑا جلدی تا کہ یہ لوگ اگر باہر جانا چاہتے ہیں، دور دور کوئی، تو میرے خیال میں میں ریکویسٹ یہ کروں گا آپ سب سے کہ صرف ڈسکشن ہو جائے گی اور اس کے بعد اس کو وہ کر لیں گے۔ تو جو جو ہمارے دوست بات کرنا چاہتے ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی صاحب۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سر! صرف دو سیکنڈ دیں۔
جناب سپیکر: نہیں نہیں، میری ریکویسٹ سنیں ناجی، پھر وہ ڈسکشن شروع ہو جائے گی۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سر! صرف دو سیکنڈ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، مجھے پتہ ہے، آپ کو میں اس کے اوپر آئندہ جو Next day ہے، میں آپ کو موقع دوں گا، یہ آپ کے ساتھ Commitment ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سر! صرف ایک دو سیکنڈ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ سیکنڈ میں نہیں ہوتا، وہ بڑی لمبی ڈسکشن ہے، مجھے پتہ ہے، اس پہ ہماری Concerns بھی ہیں نا، تو آپ اس پہ ان شاءاللہ بات کر لیں گے۔ میں سکندر صاحب! آپ کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ باقاعدہ ڈسکشن اوپن کر لیں۔

محکمہ صحت کی کارکردگی پر بحث

جناب سکندر حیات خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له دا موقع راکړه چې په هیلتھ باندې خبرې وکړو۔ بدقسمتئ نه د هیلتھ دا ایجنډا چې ده چې دا هر ځل مونږ کیږدو نو څه نه څه داسې چل وشی چې په دې باندې ډسکشن د تیر درې ځلور سیشنز نه مونږ کوشش کوؤ خو هغه ډسکشن نه کیږی، نن هغه خوش قسمته ورځ ده چې په دې اهم موضوع باندې د ډسکشن تاسو موقع راکړه۔ جناب سپیکر، کله چې دا موجوده حکومت وجود کښې راغلے نو دوئ هیلتھ، ایجوکیشن او انرجی سیکټر دیکښې د ایمرجنسی اعلان وکړو او وئیل ئے چې یره مونږ به په هنگامی بنیادونو باندې دیکښې اقدامات اوچتوؤ۔ جناب سپیکر، دا دے نن کال تیر شو، د Parliamentary year خو کال پوره شو او Financial year چې دے د هغې به هم په یو څو ورځو کښې کال پوره شی۔ که مونږ وګورو نو په دیکښې خاصکر د هیلتھ په شعبه کښې مونږ نور خرابئ طرف ته تلی یو خو ښه والی طرف ته نه یو تلی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، که وګورو نو جنورئ کښې د ورلډ هیلتھ آرګنائزیشن د طرف نه دا یو مونږ له تنبیهه راکړې شوه، یو وارننګ راکړے شو چې یره پیښور چې دے دا د Polio Hub دے، د هغې نه پس صوبائی حکومت یو ډیر لوئې تشهیری مهم

وچلوؤ چې يره مونږ ډير لوئې، د "صحت کاانصاف" په نوم باندې يو ډير لوئې مهم هم شروع کړے دے خو جناب سپيکر، د هغې نتيجه دا رااووتله چې په مئی کښې په مونږ، په ټول ملک باندې Restrictions ولګيدل، Travel restrictions ولګيدل، د پوليو د وجې نه ولګيدل جناب سپيکر! نو د دې نه تاسو د هغې مهم د کاميابئ اندازه کولې شئ چې د کوم باره کښې چې مونږ ته وارننګ ملاؤ شوے وو، په هغې باندې عمل شروع شو او د هغې باوجود چې صوبائی حکومت دومره زيات اشتهارات کړی وو او دومره مشتهر کړی وو چې يره "صحت کاانصاف" مونږ يو ډير لوئې پروګرام شروع کړے دے جناب سپيکر۔ جناب سپيکر، په هغې پروګرام کښې يو څو داسې څيزونه شوی وو چې د هغې د وجې نه هغه پروګرام هغه شان زه به ورته کامياب اونه وايم۔ يو خو چې د هغې کوم زيات Focus چې وو نو هغه صرف په اشتهارات باندې Focus شوے وو، د دې په ځائې چې هغه يو Sustained effort شوے وے او پوليو او د نورو امراضو خلاف چې د هغې د Vaccination د پاره يو Sustained effort شروع شوے وے، مرض چې کله هم تاسو د هغې دغه کوئ، يو وائرس د هغې خلاف تاسو دغه کوئ نو څو پورې چې Sustained effort نه وی نو هغه هغې پورې کاميابېږی نه جناب سپيکر، دا صرف په يو ځل مهم چلولو سره يا په مختلفو ضلعو کښې يو مهم چلولو سره دا مرض ختميږی نه، د دې د پاره Sustained effort ضرورت وی۔ جناب سپيکر، نن که زه تاسو ته دا خبره وکړم چې عجيبه خبره دا ده مونږ دا وايو چې د پوليو د پاره دومره کروړه روپئ مونږ ولګولې او دا مو وکړل خو نن جناب سپيکر، زمونږ په صوبې کښې د پوليو ليبارټری موجود نشته، جناب سپيکر! دلته کښې چې نن زمونږ په صوبې کښې د پوليو ليبارټری موجود نه ده، مونږ چې دلته کښې کيس که د Polio detect کيږی، د هغې د پاره Samples NIH Islamabad ته ليږو او هلته نه د هغې Detection کيږی او د هغې نه پس دغه کيږی۔ جناب سپيکر! چې مونږ د يو شی، د يو مرض دغه کول غواړو نو بيا پکار دا ده چې د هغې دلته کم از کم د Detection خو مونږ سره څه يو طريقه کار وی۔ بيا جناب سپيکر، د دې ويکسينز چې دی، د دې يو خاص ټمپريچر کښې دا ويکسينز ساتل دی او دا مهم هله کاميابيږی چې کله هغه ټمپريچر چې دے هغه Maintain وساتلے شی، هغې

ته Cold chain دا Technical terms کښې دوئ وائی، جناب سپیکر! که پولیو کښې مونږ وګورو نو دا خبره بار بار مخامخ راغلې وه چې هغه ویکسینز د هغې Colour چې دے هغه چینج شوے وو، هغه Purple colour ته دغه شوی وو Which means چې They were ineffective او دغه شان جناب سپیکر! دا نن سبا چې کوم نن Burning او Hot issue ده د Measles والا جناب سپیکر! هغې کښې هم دغه یو مسئله راغلې ده جناب سپیکر! چې یو طرف ته یو خو یو ډیر عجیبه کنفیوژن پیدا شوے دے، که وګورو نو هغه بله ورځ ما دغه ایشو رااوچته کړه، دلته کښې شاه فرمان صاحب ودریدو او هغوی په ویکسین باندې دا ټول شے واړولو چې یره دا ویکسینز خراب دی او دا د داسې ملک نه اخستلی شوی دی او داسې دغه دی۔ نن دا دے جناب سپیکر! ما سره د شهرام خان بیان موجود دے په 'Daily Express Tribune' کښې او دوئ دا وئیلی دی چې نه ویکسینز بالکل ټهیک دی خو This is because of چې کومو خلقو لګول نو د هغوی نه دا غلطی شوې ده جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یو خو دا تضاد باندې مونږ اوسه پورې پوهه نه شو، د دې حکومت یو منسټر پاڅی هغه یو شان Statement ورکړی، بل منسټر پاڅی د هغې نه بالکل برعکس Statement ورکړی، مونږ خو اوسه پورې د حکومت په مؤقف باندې نه یو پوهه شوی چې د دوئ په کوم یو ایشو باندې څه مؤقف دے؟ جناب سپیکر، هغه بله ورځ دې هاؤس کښې هم دغه خبره وشوه، هغه وخت سره هم ما ورته اووئیل چې ګورئ تاسو پراونشل ګورنمنټ په دې ایشو باندې ځان نه تاسو دا Responsibility نه شئ شفټ کولې چې یره دا فیډرل ګورنمنټ اخستی دی او دا چې دے دا WHO چې دے هغوی د دې سلیکشن کړے دے یا UNICEF د دې سلیکشن کړے دے نو مونږ د دې ذمه دار نه یو، جناب سپیکر! که فیډرل ګورنمنټ اخستی دی، که WHO approve کړی دی، که UNICEF approve کړی دی، هغوی خو د ټول ملک د پاره Approve کړی دی، په نورو صوبو کښې یو ځائې کښې هم دا شکایت راپانځیدو، زمونږ صوبې کښې دا شکایت راپاڅیدو، د دې دا مطلب دے چې دلته کښې غلطی ده، دلته کښې Negligence دے جناب سپیکر! نو پکار دا ده چې مونږ دا خپله غلطی تسلیم کړو، چې غلطی څو پورې تاسو تسلیم

کړې نه وی نو د هغې خو بیا هغه شان ازاله کیدې نه شی۔ جناب سپیکر، دا اوس وګورئ د پینځو ماشومانو دیکښې ځانونه لاړل، د دغې پینځو ماشومانو فیملیز ته به مونږ څه وایو جناب سپیکر، بیا دغه شان وګورئ دلته کښې موجود دے، سوات کښې دا ما سره Cuttings موجود دی، سوات کښې چې دے هغوی وائی چې تقریباً څه 60/70 ماشومان چې دی، هغوی ته Reaction شوے دے۔ جناب سپیکر، ستاسو په ضلع کښې نن په اخبار کښې دغه موجود دے چې ګدون طرف ته په څه ماشومانو باندې Reaction شوے دے او د هغې د وجې نه دا مهم Suspend شوے دے، نو جناب سپیکر! مونږ ته خو دا اوسه پورې کلیئر نه شوه چې دا Faults کوم ځائې کښې دغه دی۔ جناب سپیکر، زما چې کوم اندازه ده هغه هم دغه ده چې د Cold chain دا پرابلم راځی، جناب سپیکر! دا دوائی چې کله واخستلې شی نو دلته کښې به ټهیک ده هغه به په ریفریجریټر کښې هم ایښودلې کیږی او دغه به شوی وی خو چې دا کله ضلعو ته ډی ایچ اوز آفسز ته شفټ شی یا ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز ته یا تحصیل هیډکوارټر هاسپټلز ته جناب سپیکر! هلته کښې د دې بیا هغه شان خیال نه ساتلے کیږی۔ د لوډ شیډنګ د وجې نه هم هغه شان هغه سسټم هغه ریفریجریشن سسټم چې دے، هغه هغه شان کار نه کوی او د هغې د وجې نه هم دا دغه چې دے Effect کیږی۔ بیا جناب سپیکر! چې کوم زمونږ هغه ورکرز دی چې کوم دا Administer کوی نو یو خو هغوی هم پوره Trained نه دی، دلته کښې په دې دغه کښې پخپله هم هیلتھ ډیپارټمنټ والا منلې ده چې یره چونکه هغه ټیکنیشن ته پکار ده چې هغه انجکشن لګولې وے خو د ټیکنیشن په ځائې اسسټنټ لګولے دے نو هغه انجکشن چې کوم Skin کښې لګیدل پکار وو، هغه چې دے هغه هغوی په غوښه کښې وهلے دے نو ځکه دا Reaction شوے دے۔ جناب سپیکر، یو خو دا ډیر Gross negligence دے، پکار ده چې د دې تحقیقات وشی او دوئ له کم از کم سزا ورکړې شی چې که داسې شوی وی نو چې د دې نه پس چې داسې څوک دغه ونکړی او کم از کم دا Ensured پکار دی چې ټیکنیشنز چې دی، هغوی د خپل ډیوټی پخپله کوی خو جناب سپیکر! ورسره ورسره دا هم کتلې شوی دی چې اکثر دا خلق چې لاړ شی، کله Vaccination له لاړ شی نو هلته کښې مور پلار هغوی

ترڅ تپوس کوی چې یره مونږ ته اوښایئ چې یره دا زمونږ بچی ته تاسو څه لګوئ لګیایئ، نو پکار دا ده چې دوئ د هغې یو Sample یا څه دغه چې دے هغه د صرف ښائی، هغه نه چې کوم هغه Refrigerated هغه دغه وی او هغه ورله ورکړی چې یره ته وګوره دا Vial وګوره چې دا دیکښې څه دغه دی، هغې سره هم د هغې هغه ټمپریچر چې دے هغې کښې فرق راځی او د هغې د وجې نه هم دا Reaction چې دے دا کیږی۔ نو جناب سپیکر، We have to fight the faults in our own system, because که دا مونږ په دې باندې اچوؤ چې یره وفاقی حکومت دا اختتی وو او دا نور چا دغه کړی وو نو دغې باندې به څوک رانه نه دغه کیږی۔ یو جناب سپیکر! زه په دې موقع باندې دا یو د حکومت نه ډیمانډ هم کوم چې کم از کم دا پینځه ماشومان چې دی چې د دوئ د پاره څه د Compensation اعلان هم وشی ځکه چې د هغې ماشومانو که Negligence دے، که هر څه دے نو هغه د ګورنمنټ په پارټ باندې دے، که هغه د اسسټنټ د وجې نه شوے دے، که هغه د Vial هغه ویکسین خراب وو، د هغې د وجې نه شوے دے، کم از کم پکار ده چې د هغوی د پاره د Compensation څه اعلان وشی چې هغه پینځه ماشومان چې دی د هغوی څه ګناه وه؟ د هغوی د مور پلار څه ګناه وه چې دلته کښې حکومت چې دے هغوی صرف نمبرز پوره کول غوښتل، دا وئیل غوښتل چې یره مونږ ډیر لوئې مهم کوؤ لګیا یو، 75 هزار ماشومانو له به مونږ دغه ورکوؤ، صرف د هغې سرئے پوره کول غوښتل خو دائے نه غوښتل چې اصل معنو کښې د دې امراض تدارک د وشی، د هغې د پاره صحیح لائحه عمل وشی۔ زمونږ بدقسمتی دا ده جناب سپیکر! چې مونږ دلته کښې دا وایو چې یره مونږ د صرف دا Show کړو چې یره مونږ څه ډیره لویه کارنامه وکړه، دا نه ګورو چې یره د هغې اعلان یا د هغې کارنامې په نتیجه کښې واقعی خلقو ته فائده رسیدلې ده، واقعی د دې صوبې خلقو ته فائده رسیدلې ده، واقعی د دې خلقو چې کوم مشکلات دی په هغې کښې کمے راغلے دے؟ مونږ دغه نه ګورو، مونږ صرف دا وایو چې یره اخبار کښې چې یره درې لکهه ماشومانو له مونږ د پولیو ټکی ورکړې، 25 لاکه ماشومانو له مونږ ټکی ورکړې خو دا نه ګورو چې بهئ هغه، واقعی هغه چې دے صحیح طریقې سره دغه شوی دی او د هغې سره څه

اثر شوے دے او که نه دے شوے جناب سپیکر؟ بیا دغه شان جناب سپیکر! هغه بله ورځ تاسو په دې هاؤس کښې مونږ له دا Development Statistics of Khyber Pakhtunkhwa 2014 راکړل، جناب سپیکر! دیکښې پیج 323 باندې دا یو دغه دے ، زه تاسو ته د هغې صرف دغه ښایم، نور بیا تاسو د هغې نه پخپله اندازه وکړئ۔ Population per Doctor او د صوبو Comparison شوے دے ، په پاکستان کښې Average چې دے جی هغه دے 1206 کسانو باندې یو ډاکټر، د پاکستان 1206 Average کسانو باندې یو ډاکټر، پنجاب کښې چې دے جی 1897 باندې یو ډاکټر، په سندھ کښې 2549 کسانو باندې یو ډاکټر، په بلوچستان کښې 4308 کسانو باندې یو ډاکټر او جناب سپیکر! هغه صوبه چې کوم کښې چې دے د صحت ایمرجنسی ده، هغې کښې 6620 کسانو باندې یو ډاکټر نو جناب سپیکر! دې نه تاسو اندازه ولګوئ (تالیاں) چې دې هیلتھ کښې د څومره دغه ضرورت دے او په دې یو کال کښې څومره ایمرجنسی چې ده هغې فائده کړې ده جناب سپیکر؟ دغه شان جناب سپیکر! دا فاټا فګرز چې که د دې سره دغه کړئ نو فاټا کښې 6513 باندې یو ډاکټر، نو جناب سپیکر! دا که تاسو وګورئ د دې نه د هیلتھ د شعبې اندازه کیږی چې هغه توجه هغه دغه چې کوم دے کوم طرف ته پکار وه، هغه نه ده ورکړې شوې۔ جناب سپیکر، که مونږ ډیرې هم دعوې وکړو چې یره مونږ ډیر انقلاب راوستو، مونږ ډیرې دعوې وکړو چې مونږ ډیر لوئې انصاف وکړو، مونږ ډیرې دعوې وکړو چې ډیر لویه ایمرجنسی مونږ نافذ کړه نو جناب سپیکر! اصلی خبره دا ده چې کله مونږ دې عوامو له ورشو هغوی غریبانانو له چې د چا په ووټ باندې مونږ دلته کښې دې اسمبلو ته رالیږلې شوی یو، د کومو خلقو په نمائندګئ باندې مونږ دې هاؤس ته رالیږلې شوی یو جناب سپیکر! اول به د هغوی د رنه تپوس کوؤ چې هغوی کله دا اووائی چې او مونږ منو چې یره دا یو ښه کار شوے دے نو هله به هغه ښه کار وی، اوسه پورې چې دے عوام مطمئن نه دی جناب سپیکر! نو څکه دا کم از کم زه نشم مطمئن کیدې، د دې هاؤس ممبران نشی مطمئن کیدې د صحت نه۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مهرباني جي۔میډم نګهت اورکزئي۔ ورکړه ورله، حضرت مولانا! تاسو ته به بیا، او ټهیک ده مفتي جانان صاحب به وکړي، زه وایم که داسې سردار حسین صاحب یو کس نیم بله خبره وکړي، دې مفتیانو کښې یو فیصله وکړئ نو۔ جي میډم!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ جو مسئلہ ہے کہ جس پہ سکندر خان نے بہت تفصیل سے بات کی اور باقاعدہ Figures quote کئے اور ہماری بدقسمتی یہی ہے کہ ایمر جنسی نافذ ہونے کے باوجود یہاں پراگر ساڑھے چھ ہزار پر اگر ایک ڈاکٹر ہے تو یہ ہمارے لئے، ہمارے صوبے کے ان دعویداروں کیلئے یہ ایک ایسا مقام ہے کہ وہ یہ سوچیں کہ ہم جب ایمر جنسی نافذ کرتے ہیں، کسی چیز میں بھی نام لیتے ہیں تو ایمر جنسی صرف نام لینے کا نام نہیں ہے، اس میں باقاعدہ پریکٹیکل قدم اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں باقاعدہ ان لوگوں کو On board لیا جاتا ہے کہ جو اگر کسی بھی شعبے میں جو Experts ہوتے ہیں تو اس میں اپنی ہتھک محسوس نہ کریں۔ اگر ان لوگوں کو On board لے کر ان سے کوئی تجاویز لے لیں جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہمارے پہلے ایک منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب جو کہ ہیلتھ کے منسٹر تھے، چونکہ انہوں نے ساری بات کر لی ہے سکندر خان صاحب نے تو میں دو تین پوائنٹس پر ہی یہاں بولنا چاہونگی کہ یہاں پر اس وقت تک ایمر جنسی اور تمام جو صحت کے معاملات ہیں، وہ اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے کہ جب تک آپ ڈاکٹروں کو، ان کی جو ہے، تو جو ان کا سروس سٹرکچر ہے، وہ نہیں دیں گے۔ آج کتنے ہی دن ہو گئے ہیں کہ تمام ڈاکٹرز جو ہیں وہ سٹرائیک پر ہیں اور انہوں نے باقاعدہ، کیونکہ شوکت یوسفزئی صاحب نے سب سے پہلے یہ جو ان کا مطالبہ مانا تھا کہ 65 years کے بعد وہ ان کو سروس سٹرکچر دینے جا رہے تھے لیکن اچانک جو تبدیلی پھر آگئی تو اس تبدیلی کے بعد شہرام خان صاحب ہیلتھ منسٹر بنے اور ہمیں ان سے یہی توقع ہوگی کہ یہ ہیلتھ کے شعبے میں صحیح طور پر قدم اٹھائیں گے اور اگر ڈاکٹرز کو یہ سروس سٹرکچر دے دیتے ہیں، یہ کہاں کا قانون ہے کہ ایک شخص جو ہے، وہ اگر 25 سال بھی سروس کر لے تو وہ جونیئر کا جونیئر رہ جاتا ہے، اس کے پاس سروس سٹرکچر کوئی نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو ایک Basic تھا مطالبہ کہ اگر ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے ادا نہیں کریں گے اور ان کو اس قسم کا سروس سٹرکچر اگر نہیں دیا جائے گا تو ظاہر ہے وہ یا پھر یا تو سٹرائیک پر ہونگے اور جب سٹرائیک پر ہونگے تو اس سے Suffer

کون ہو گا؟اس سے اس صوبے کے غریب عوام Suffer ہونگے جو کہ بیمار ہوتے ہیں جو کہ ایمر جنسی میں ہوتے ہیں اوران کو کسی قسم کی سہولیات پھر میسر نہیں آسکتی ہیں۔دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ اگرہم کے پی کے میں مطلب اگر Overall نظر ڈالیں تواس میں کچھ ہسپتال ہی ایسے ہیں جو کہ ان میں سہولیات ہیں آکسیجن کی، سٹی سکین کی،الٹرا ساؤنڈ کی، باقی جو ہاسپیٹلز ہیں وہ ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔میں سمجھتی ہوں کہ صحت کے انصاف کے حوالے سے جو باتیں ہوئی ہیں اور اس پر جتنا فنڈ ملا ہے، اگر وہ تمام اشتہاری مہم پر نہ لگایا جاتا تواس سے بہت سی ضروریات زندگی، صحت کی مشینیں ہیں، وہ خریدی جاسکتی تھیں اوراس سے بہت حد تک ہمارے مریضوں کو فائدہ پہنچ سکتا تھا۔یہاں پر میں ایک چھوٹی سی مثال دونگی کیونکہ ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی وساطت سے جناب سپیکر! کہ نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپٹل جو ہے وہ کوہاٹ روڈپر واقع ہے اور وہاں پر جناب سپیکر! جنریٹر کیلئے رات کو، یعنی اس کے Fuel کیلئے پیسے نہیں ہوتے ہیں، وہ اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور اگر آپ دیکھیں تو آبادی کے لحاظ سے یہ نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپٹل جو ہے جناب سپیکر! یہ تمام جنوبی اضلاع سے اگر کوئی خدانخواستہ دہشتگردی ہو جاتی ہے، بڈھ بیر کا علاقہ ہے، متنی ہے، اس ہاسپٹل پر بہت زیادہ یعنی کوہاٹ سے اگر کوئی آتا ہے تو یہ ایک ہاسپٹل اسی لئے بنایا گیا تھا کہ اگر کسی قسم کی کوئی ایمر جنسی ہو تو یہاں پر سہولیات، یہاں پر ایمبولینس، یہاں پر ہر چیز کی سہولیات دے کر تاکہ یہاں سے لوگوں کو یعنی اگر لیڈی ریڈنگ پہنچنے میں یا حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پہنچنے میں یا کسی اور ہاسپٹل پہنچنے میں اگر کسی مریض کو زیادہ ٹائم لگتا ہے تو یہ چونکہ سڑک کے بالکل کنارے ہے اوراس کوانہوں نے درجہ بھی ایساد یا ہوا ہے کہ اس میں، یہ یہی کہتے ہیں، ان کے کاغذوں میں یہی ہے کہ یہ ہاسپٹل جو ہے، یہ تمام سہولیات اسے میسر ہیں لیکن اگر منسٹر صاحب کہیں اس پر جاکر دورہ کر لیں توان کو پتہ چلے گا کہ وہاں پر نہ تو آپریشن تھیٹر میں رات کو بجلی ہوتی ہے، نہ ہی کسی قسم کی وہاں پر جنریٹر کی سہولت موجود ہے، نہ ہی وہاں پر کوئی بجلی کی سہولت موجود ہے، Even یہ کہ ایمر جنسی کے مریضوں کیلئے بھی وہاں پر نہ تو سٹی سکین ہے، نہ ہی الٹرا ساؤنڈ ہے، نہ ہی کوئی اسی طرح، اور اگر آپ مثال دیکھ لیں، میں خود جب اگر کہیں خدانخواستہ ایمر جنسی ہوتی ہے تو لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل جاتی ہوں، اسی طرح مولوی جی ہاسپٹل جو ہے، مولوی جی میموریل ہاسپٹل جو ہے، اگر وہاں پر آپ دیکھیں تو وہاں پر سہولیات بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں،

وہاں پر بیڈز کی جو کمی ہے، وہاں پر آکسیجن مشینوں کی جو کمی ہے، وہاں پر جو الٹرا ساؤنڈ کی کمی ہے اور یہ Basic needs ہیں جناب سپیکر صاحب! ایک Patient کیلئے کہ جب ایک Patient emergency میں آتا ہے تو اس کیلئے یہ تمام مشینیں جو ہیں، یہ ایک ایسا یعنی Role play کرتی ہیں کہ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ جو مشینیں ہیں، یعنی الٹرا ساؤنڈ کی مشین ہے یا جو سٹی سکین ہے یا جو زیادہ تر روڈ ایکسیڈنٹس ہیں جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ منسٹر صاحب ہمارے ماشاءاللہ بہت زیادہ Active ہیں تو ان کو چاہیئے کہ یہ ایمر جنسی بنیادوں پر ان تمام ہاسپٹلز کی، نہ صرف پشاور کے بلکہ تمام صوبے کے جتنے بھی ہاسپٹلز ہیں، ان کی ایمر جنسی میں یہ دورے کریں اور وہاں پر جو جو مشین ہیں، وہ اگر نہیں ہیں تو ان کو یہ وہاں پر یقینی بنائیں کہ وہاں پر یہ مشینیں دی جاسکیں۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، ہمارے پاس جو فنڈز، اگر باہر سے کوئی Raising ہو رہی ہے یا ہمارے پاس جو فنڈ آرہا ہے یا صحت کے معاملے میں جو ہم فنڈز دے رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! وہ فنڈز صحیح طریقے سے Utilize نہیں ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں سرنجیں جو ہیں، وہ ایک غریب آدمی کو نہیں ملتی ہیں۔ اگر کوئی دوائی جو ہاسپٹل میں دینے کی ہوتی ہے، وہاں پر Available نہیں ہوتی ہے جو کہ ان کو Allowed ہوتی ہے کہ جو غریب ایک Patient جاتا ہے۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، وہاں پر اگر رات کے ٹائم پر کوئی ایمر جنسی ہو جاتی ہیں، کوئی آپریشن کرنا ہوتا ہے تو جناب سپیکر صاحب! وہاں پر انستھیزیا کے ڈاکٹرز جو ہیں، جیسا کہ سکندر خان صاحب نے فرمایا، یہ ہر فیلڈ کی ایک سپیشلائزیشن ہوتی ہے، ضروری نہیں ہے کہ جو آپریشن کر رہا ہے تو وہی انستھیزیا بھی دے گا، وہ انستھیزیا کا بھی ایکسپرٹ ہو گا، ضروری نہیں ہے کہ اگر پروفیسر ہو گا یا اگر کوئی گائناکالوجسٹ ہو گا یا کوئی میڈیسن کا ڈاکٹر ہو گا تو وہ دوسرا نہیں کر سکتا۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ شہرام صاحب کو یہ چاہیئے جو ہمارے ہیلتھ منسٹر ہیں کہ وہ ان تمام ایشوز کو، تمام صوبے کے ایشوز کو، اسی طرح آپ بٹگرام دیکھ لیں، کوہستان دیکھ لیں، ایبٹ آباد دیکھ لیں، ڈی آئی خان دیکھ لیں، لکی مروت دیکھ لیں جناب سپیکر صاحب! ان تمام ہاسپٹلز کو یہ Enlist کریں اور ان میں جا کر یہ پتہ کریں کہ کونسی مشینیں کہاں پر نہیں ہیں اور کہاں پر انہوں نے ایمر جنسی کی بنیاد پر دینی ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مولانا عصمت اللہ صاحب۔ (تالیاں) یہ مولانا صاحب کے بعد جو ہے نا"نون" کی طرف سے ایک بولے گا اور پھر سردار حسین بابک۔ (مداخلت) بس آپ کی جگہ یہ ہو گئی جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ایک انتہائی اہم مسئلے پر بحث ہو رہی ہے، یہ صحت کا محکمہ انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "انا کفیل من لا کفیل لہ"، میں ہر اس شخص کا ذمہ دار ہوں جس کا کوئی ذمہ دار نہ ہو، اس کیلئے تعلیم کا ذمہ دار، صحت کا ذمہ دار اور اسی طرح رہن سہن کا ذمہ دار لیکن جناب سپیکر! میں حقیقت اس ہاؤس کے سامنے رکھونگا کہ صحت کیلئے جو علاقے، جن علاقوں کے لوگ ترس رہے ہیں، مثال کے طور پر میں آپ کے سامنے کوہستان رکھونگا، بٹگرام رکھونگا، تورغر رکھونگا جو دور دراز علاقے ہیں، جو علاج معالجے کی غرض سے بڑے ہسپتالوں تک پہنچنے کیلئے کم از کم 25/20 ہزار روپیہ ان کو راستے کا خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے، آپ یقین کریں کہ وہاں ابھی تک ہم نے کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں دیکھی، وہی صورتحال ہے جو پہلے تھی۔ ہم بھی بڑے خوش تھے اور چلو ہم نے کہا کہ ادھر بڑے بڑے پوسٹرز آویزاں تھے کہ "صحت کا انصاف"، تو ہم نے کہا کہ یہ "صحت کا انصاف" یہ ایڈورٹائزمنٹ کے حوالے سے کہیں وہ علاقے بھی مستفید ہونگے لیکن میں حقیقت آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس میں کوئی تبدیلی، کسی قسم کی چینج نہیں آئی ہے، یہاں تک کہ ایم ایم اے کے دور میں میرے حلقہ نیابت میں ایک ٹی بی سنٹر تعمیر ہوا ہے اور تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے کہ وہاں پر لیبارٹری بھی ہے، ایکسرے پلانٹ بھی ہے اور اس کیلئے پورے حلقے میں اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے ان لوگوں کو اور میں بھی قصداً خاموش بیٹھا تھا کہ یہ لوگ کیا کریں گے لیکن یقین کریں کہ اب وہ خراب ہونے تک پہنچ چکے ہیں، نہ کوئی وہاں پر ڈاکٹر ہے، اب ایسے دور دراز علاقوں میں پچھلی حکومتوں کے دور میں بلڈنگز بنی ہیں، تیار ہیں مگر صرف چلانے ہیں، اس کیلئے سٹاف فراہم کرنا ہے، ادویات فراہم کرنی ہیں بلکہ یہ بھی میں منسٹر صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ وہی لوگ جو پہلے سے یہاں سے دوائیاں لینے کیلئے، مطلب ٹھیکیدار ہیں، وہی ٹھیکیدار اب بھی بیٹھے ہیں، اس پر آپ کو خصوصی توجہ دینا ہو گی۔ یہاں سے یہ دوائیاں لیتے ہیں، ان دور دراز علاقوں میں پھر وہ آگے کس

طرح تقسیم کرتے ہیں اور وہاں جو دوائیوں کے سٹور پر ہوتا ہے، پھر وہ چند مہینے بعد گاڑیاں بھی خریدتا ہے، پھر وہ بلڈنگیں بھی بناتے ہیں تو لہذا میں انتہائی دردمندانہ اپیل کرونگا اور مجھے توقع ہے کہ صحت کے محکمے کا نوجوان منسٹر ہے تو اس حوالے سے کچھ نہ کچھ اقدامات ضرور اٹھائیں گے اور اٹھانے چاہئیں۔ تو (مداخلت) صوبے کا حصہ ہے، وہ بھی اس صوبے کا حصہ ہے نا، حصہ ہے نا؟ اور اسی طرح جہاں تک ادھر پشاور کا تعلق ہے تو پشاور میں الحمدللہ ڈاکٹرز بھی وافر مقدار میں موجود ہیں، پہلے سے بھی موجود تھے اور یہ ایک چینج ایم ایم اے کے دور سے شروع ہے، اسی کا تسلسل شاید ہو لیکن ہم جہاں تک جو ہمارے ساتھ لوگوں کا واسطہ پڑتا ہے اور انتہائی دور افتادہ علاقوں میں ہیں اور ان کا بھی حق ہے اور جناب والا! یہ حقیقت میں اس طرح نہیں ہے، صحت کے انصاف کیلئے صاف پانی کی فراہمی بھی ایک ضرورت ہے تو صاف پانی کی فراہمی جس طرح پشاور میں ان علاقوں کو محروم رکھا جائے، گندہ پانی ان کو میسر ہو تو یہ صورتحال اس قسم کی ہے سپیکر صاحب! کہ سنجیدگی سے کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے اور نعرے لگائیں تبدیلی کے، تو میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ تبدیلی، نظام کی تبدیلی سے تبدیلی نہیں آتی ہے، وہ انسانوں کے دل و دماغ تبدیل ہونے سے تبدیلی آتی ہے، جب تک ہمارا دل و دماغ تبدیل نہ ہو تو پھر تبدیلی نہیں آئے گی۔ اسی لئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے 13 سال لوگوں کے، انسانوں کے دل و دماغ پر محنت کی، اس میں تبدیلی لائی اور اس کے بعد، 13 سال کے بعد جب مدینہ منورہ جا کر انہوں ﷺ نے نظام خلافت کے زمام کو اپنے ہاتھ میں لیا تو لوگ تو پہلے سے ذہنی اسی کے ساتھ وابستہ تھے، ان کی ذہن سازی ہو چکی تھی، ان کا یقین مستحکم ہو چکا تھا تو اس حوالے سے پھر وہ جو نظام کامیابی کے ساتھ ہمکنار ہوا تو پوری دنیا اسی کی مثال اب تک پیش نہیں کر سکتی ہے۔ یہاں ٹھیک ہے آپ چند ایک لوگ مخلص بھی ہونگے، ان کی چاہت بھی ہو گی کہ ہم تبدیلی لائیں لیکن اگر رجال کار میں تبدیلی نہ آئے، رفقاء میں تبدیلی نہ آئے، ساتھیوں میں تبدیلی نہ آئے، اس کے ذہن میں وہی صورتحال ہو تو پھر نظاموں کی تبدیلی سے پھر وہ ناکام ہوتے ہیں، تبدیلیاں نہیں آتی ہیں، تو لہذا میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ خدارا ادھر ہمارے ایک منسٹر صاحب ہیں جو بڑی بڑی باتیں کرتا ہے اور آج ادھر میں آکر ابھی ان کے سوال جواب میں میں نے دیکھا تو اس جیسا ناانصافی نہ کرے، پھر آدمی کا قد بڑھتا نہیں ہے گھٹ جاتا ہے، بڑی باتوں سے قد گھٹ جاتا ہے، بڑے کردار سے انسان

کا قد جو ہے ناوہ اونچا ہو جاتا ہے، لہذا اس طرح کے، مطلب بڑی بڑی باتیں کریں اور کردار کے حوالے سے ہم زیرو ہوں تو مزید لوگوں کی نظروں میں ہم گر جاتے ہیں۔ تو اب کوہستان جیسے علاقے کو، مطلب ایک کروڑ روپیہ واٹر سپلائی کی سکیم سے بھی محروم رکھا جائے، اس پہ میں کہتا ہوں جی کہ پھر آگے یہی لوگ کامیاب بھی نہیں ہوتے، بڑی مشکل سے اس قسم کے کردار کرنے والے اپنی ہی سیٹ کو ہی بچا نہیں سکتے، تو لہذا انصاف پھر انسانوں کو اونچا کر دیتا ہے، معاشرے میں اس کے مداح بنتے ہیں، اس کے ہمنوا بنتے ہیں، تو لہذا میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ صحت ہر ایک انسان کا بنیادی حق ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے، نوجوان ہیں، باصلاحیت ہیں لیکن اپنی صلاحیتوں کو ایسے لوگوں کے ساتھ ملائیں جو مستعد ہوں، آپ کے ہم فکر ہوں۔ اگر اس قسم کی باتیں نہیں ہو نگی تو پھر ان نظاموں کی تبدیلی کے نعروں سے تبدیلیاں نہیں آتی ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ کردار کے حامل لوگ آتے ہیں اور کردار جو ہے ناوہ بھی انصاف پر مبنی کردار سے تبدیلی آتی ہے، لہذا میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ مه تر بنځه شه او نه رنده شه بلکه اره شه، تر بنځه ټول ځان ته غورځوی لکه شاه فرمان غونډې (قہقہے)

او مه رنده شه، رنده ټول بل چا ته غورځوی، اره شه، اره مینځ کښې نیم کوی، (قہقہہ) نو دا انصاف لږ مونږ سره هم وکړئ، دغه علاقو ته هم وګورئ، هلته کښې انسانان اوسیږی اخر نو لهذا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! ډیره مهربانی، ډیره مهربانی مولانا صاحب۔ ډیره مهربانی مولانا صاحب۔ بنه دا سې ده جی، ټول ما بنام بانګ ته شل منټه پاتې دی کنه جی، بیس منٹ باقی ہیں تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ کوشش کریں کہ نماز سے پہلے ختم کریں۔ تو آپ بات کریں، سردار صاحب بات کر لیں گے، سردار حسین صاحب اور پھر شہرام خان بات کر لیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر صاحب! میں صرف دو منٹ میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا بسم اللہ، دو منٹ میں بات کر لیں جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں نہیں دو منٹ کی بات نہیں جناب سپیکر، یہ بہت عرصے بعد ہیلتھ کی ڈیبیٹ ہے، مجھے نہیں پتہ کہ یہ کیوں ہم لوگ ہیلتھ کے اوپر تفصیلاً بحث سے گھبرا رہے ہیں۔ اگر پارلیمانی لیڈرز نے ہی صرف کرنی ہے یا ایک ایک بندے نے، تو ٹھیک ہے اس پر جا کے منسٹر صاحب کے چیمبر میں

بات کرلیں،اس ڈیبیٹ کاتو مقصد ہے کہ تمام ممبران سیر حاصل، میرے پاس تو بہت نکات ہیں،اگرآپ اجازت دیدیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے صرف ایمپلائز کی ریکویسٹ آپ کے سامنے رکھی کیونکہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے، چھٹی ہے Anyhow آپ چاہتے ہیں تومیرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔میں اپنی بات دو منٹ میں کرنا چاہتی ہوں، میں اس بات پہ خوش ہوں کہ ہیلتھ منسٹر آگئے فل ٹائم اور ہمیں بڑی توقعات ہیں شہرام خان سے، یہ ایک بہت عرصے یہ کنفیوژن رہی اس کی وجہ سے بھی ہیلتھ کے معاملات کافی مخدوش تھے۔بنیادی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ ہیلتھ کیلئے ایک Holistic approach کی ضرورت ہے ہر ضلع اور ہر جو علاقہ ہے،اس کے انوائرونمنٹ، وہاں کی ضروریات کے مطابق اوران کے جو مخصوص مسائل ہیں،اس میں ہمیں اس کے ان ایشوز کو Address کرنا ہو گا، یعنی جتنا ہم اس سے Devolve کرینگے، Decentralization،اس کیلئے ایک پراونشل کنڑول اور مینجمنٹ توٹھیک ہے لیکن اس کا Trickledown effect تب ہی ہو گا کہ اگر یہ اضلاع تک جائے اور مجھے یقین ہے کہ آنے والے ٹائم میں منسٹر صاحب اس کو جو Basic Primary Health،جو Secondary Health Care Institutions ہیں،ان پر توجہ دینگے، بی ایچ یوز پہ، تحصیل ہیڈکوارٹرز، ڈی ایچ کیوز پہ، ڈاکٹرز کی کمی اور وہاں پہ ان کیلئے جو سہولیات ہیں،اس طرف خاطر خواہ توجہ دینگے۔ Equipments اور خاص طور پر جو اس وقت Nonfunctional equipments پڑے ہیں مختلف ہاسپٹلز میں اور ہم نے یہ ان پہ توجہ بھی دلائی ہے، نگہت بی بی نے بتایا، Electricity generators ہیں جن کیلئے تیل تک نہیں ہے،ان کے کئی کام نہیں کررہے، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جس طرف ہمیں دیکھنا ہو گا۔ جو Basic Primary اور Secondary اگر Improve ہو گئی ہیں ہیلتھ کیئر تو Tertiary system پہ بوجھ کم ہو گا۔ "صحت کا انصاف" پہ تو پوری ایک دن کی بحث ہو سکتی ہے لیکن میں اب اس کی تفصیل میں نہیں جاؤنگی Because اس کے سامنے جو معاملات ہیں، نئے منسٹر صاحب کی موجودگی میں مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اس کانوٹس بھی لیاہے اور جو اس کی اتنی بڑی Vast campaign ہوئی ہے،اس میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ اس Campaign کا

کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جب حکومت نے خود اس بات کا اظہار کیا کہ جب تک یہ ہمارے جو Adjacent FATA کا علاقہ ہے، اس سے یہاں پہ جب ایک آمد و رفت نہیں ہوتی تو یہ مسائل ویسے کے ویسے رہیں گے، البتہ جس طرف میں ان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ یہاں اس وقت خیبر پختونخوا میں پولیو لیب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا نظر آرہا ہے کہ Cases detect کرنے کیلئے حکومت اس طرف کوئی پیشرفت کر رہی ہے جس کیلئے تمام کیسز این آئی ایچ جارہے ہیں اسلام آباد، تو یہ بہت ضروری ہے کہ اسے وہ کیا جائے اور جو پولیو کے کیسز ہیں، میرا یہ خیال ہے کہ ایسا پلان بنائیں جس سے بچے کی پیدائش کے ساتھ اس کی جو Vaccination ہے، اس سے Link کی جائے اور یہ بہت Important ہے Because child birth کے ساتھ آپ ایک پوری Date دے سکتے ہیں، شیڈول کہ یہ ہے لیکن وہ تب ہوگا کہ ہر بچے کی جو پیدائش ہے اسے رجسٹرڈ کرنے کیلئے یہ حکومت اقدامات کرے۔ پولیو کے ساتھ ساتھ جو دیگر بیماریاں ہیں، خاص طور پہ ٹی بی جناب سپیکر، ٹی بی کا جو عالمی دن تھا، وہ 24 مارچ کو تھا، اس میں خود سیکرٹری ہیلتھ نے وہاں پہ اس چیز کا برملا اظہار کیا کہ 50 ہزار کیسز ٹی بی کے Add ہو رہے ہیں، 50 ہزار بہت بڑی نمبر ہے جناب سپیکر! اور اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم اسے دیکھیں۔ ہیپاٹائٹس، HIV اور ہیپاٹائٹس کے حوالے سے حکومتی پروگرام کو روک دیا گیا ہے، جو Interferon دیتے تھے، وہ اب نہیں دی جارہی، اس کیلئے لوگوں کو بے انتہا مسائل کا سامنا ہے اور یہ پروگرام دوبارہ بحال ہونا چاہیئے۔ ایک اور چیز جس کے متعلق ہم یہ بھی کہتے ہیں اور خود حکومت مان رہی ہے، عالمی ادارے بھی مان رہے ہیں کہ یہ جتنے بھی مسائل ہیں، یہ پانی کے ساتھ ہیں، Water born disease، تو اس کیلئے میرا خیال ہے کہ جو سب سے اہم چیز ہے کہ وہ ہیلتھ، پاپولیشن، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ، ان کی ایک کوآرڈینیشن کمیٹی ہونی چاہیئے جو کہ اس چیز کیلئے تمام بندوبست کرے کہ جو Water born disease ہیں، اس کیلئے میونسپل ایریاز میں خاص طور پہ پانی کی فراہمی ہو اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو Drainage سے Cause ہونے والے جتنے بھی مسائل ہیں، اس کا تدارک ہوگا۔ Malaria Eradication Programme جناب سپیکر! یہ ڈینگی اور ملیریا بھی آپ دیکھیں کہ جو مسائل ہیں، اس دفعہ منسٹر ہیلتھ کی ناموجودگی یا جو بیچ میں معاملات تھے، اس میں بھی ہم کافی Malaria Eradication

Programme میں لیٹ ہوئے ہیں اور یہ ہم نے دیکھا ہے کہ جو ٹائم پہ، یہاں تک جو ٹینڈرز ہوتے ہیں ان Spaces کو لینے کیلئے، وہ بھی لیٹ ہوئے اور Larva جو ہے اس کو مارنے کیلئے Larvacide جو سپرے ہے، وہ بھی لیٹ ہوا اور اس کی وجہ سے یہ ہمیں اس کا ابھی امکان آمنے سامنے نہیں آرہا، کچھ بارشوں نے مدد کر دی ہے حکومت کی ورنہ یہ ڈینگی سے آپ کا اندازہ ہو جاتا کہ یہ کتنے ہیں اور ابھی بھی اس کیلئے حکومت کو تیار رہنا چاہیئے کیونکہ Worst time آیا ہوا ہے جس میں ڈینگی اور ملیریا کی بیماریاں بڑھ سکتی ہیں۔ جو Tertiary Care Hospitals ہیں، اس میں چیف ایگزیکٹیوز آج بھی ایڈہاک پہ چل رہے ہیں اور یہ میرا خیال ہے ایک بڑی معذرت کے ساتھ میں آپ کے نوٹس میں لاؤنگی کہ یہاں پہ اقرباء پروری اور Nepotism سامنے نظر آرہی ہے۔ اصولاً ان پہ Permanent لوگ آنے چاہئیں اور صحیح طریقے سے اس کو Deal کرنا چاہیئے۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جو ڈیمانڈز ہیں، خوشی ہوتی ہے کہ اب انہیں مان لیا گیا لیکن اس میں بھی اب یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا حکومت نے ان کی تمام ڈیمانڈز کو من وعن مانا ہے یا نہیں؟ وہ اب سامنے آرہا ہے کیونکہ اب ایسا سننے میں آ رہا ہے کہ کچھ ڈیمانڈز تو ان کی جائز ہیں، کچھ نہیں، جبکہ ایک دفعہ حکومت یہ برملا اظہار کر چکی ہے اور یہ ہیلتھ منسٹر نے کافی کاوش دکھائی ہے اس میں کہ ان کی تمام ڈیمانڈز کو مان کے وہ ہڑتال ان کی ختم کرائی ہے تو I must congratulate him and I must commend him لیکن ساتھ ہی ہم نے دیکھنا ہے جناب سپیکر! کہ پرائمری ہیلتھ اور سیکنڈری ہیلتھ میں جس طریقے سے جو Facilities ہیں، مثلاً میرے علاقے کے ہاسپٹل میں اگر غازی کو آپ چلے جائیں تو وہاں پہ آپ کو Snake bite نہیں ملے گی، اس کی Medicine anti-rabies نہیں ملے گی، آپ جائیں گے بازار سے لائیں گے اور ایسے ہی مجھے یقین ہے کہ باقی علاقوں میں بھی ہے۔ سکندر خان نے خود بتایا جو Ratio ہے کہ ایک ڈاکٹر ساڑھے چھ ہزار پہ، تو یہ تو ہے لیکن جو لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں، جو پیرامیڈیکس سٹاف ہے، اس کی Shortage، باقی صوبوں نے اس پر لیجسلیشن کر لی ہے، ہماری لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مہینوں، مجھے یقین ہے آپ کی تھوڑی سی Uneasiness میں Feel کر رہی ہوں لیکن یہ بہت Relevant چیزیں ہیں کہ آپ نے، ان کو تنخواہیں مہینوں نہیں ملتیں اور چاہیئے تو یہ کہ ان کو ریگولرائز کرنے کیلئے ہمیں Initiative لینی چاہیئے تاکہ ان سب کی بروقت تنخواہیں ہوں اور ان کو زیادہ وہ دیا جائے

اور ڈاکٹرز اور نرسز کی Accommodation، میرے پاس تو جناب سپیکر! بہت پوائنٹس ہیں، ایک ایک کرکے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ کی بہت اچھی تیاری ہے اور میں بلکہ یہ بھی کہونگا۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی۔

جناب سپیکر: کہ اگر منسٹر 'کنسرنڈ' آپ کے ساتھ ایک Proper وہ بھی کر لیں جو آپ کی Suggestions ہیں، بہت Valid ہے اور تیاری کرکے آئی ہیں، میں بالکل Appreciate کرتا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: حالانکہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ آج ہیلتھ ہے، وہ یہ بھی آپ دیکھیں اور کوئی سیکرٹری وغیرہ بھی نظر نہیں آرہے، منسٹرز صاحب خود ہی بیچارے Notes لے رہے ہیں، I must appreciate him again کہ وہ خود لگے ہیں، پیچھے کوئی سیکرٹری صاحبان نظر نہیں آرہے لیکن پھر بھی آپ کے حکم پہ اور ہمارے جو پارلیمانی لیڈرز کے مشورے سے ہم نے یہ کردیں، ابھی تک صحت کے انصاف کو میں نے Touch ہی نہیں کیا اور Primary Health Care Initiative پہ میں ابھی نہیں آئی ہوں تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس پہ تفصیلاً بات کروں لیکن شاہ حسین صاحب کہتے ہیں کہ نہیں کریں کیونکہ حکومت کو زیادہ دھچکانہ لگے۔

جناب سپیکر: یہ میرے دوست مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں، مفتی فضل غفور صاحب، میں اس کو بھی تھوڑا موقع دوں، پھر آگے ہم وہ کرینگے تو۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ٹھیک ہے جناب سپیکر، میں ایک آخری پوائنٹ بتادیتی ہوں۔ میں نے سب بتا دیا کہ جو ڈاکٹرز ہیں جن کیلئے منسٹر ہیلتھ سابقہ نے آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ ایڈمٹ کیا تھا کہ 200 سے زیادہ ڈاکٹرز اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے چھٹیوں پہ گئے ہوئے ہیں، کن مقاصد کیلئے چھٹیاں لی ہیں، کیا ایک Stand ہے اس پر؟ آپ نے، اس ہاؤس نے وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا ہے وہ والا نکتہ لیکن آج تک سٹینڈنگ کمیٹی کا نہ اجلاس ہوا، نہ وہ کوسچن سامنے آرہا ہے، That is the most important thing، ڈاکٹرز کی کافی حد تک کمی پوری ہو گی۔ اگر آپ دیکھیں کہ کون جائز چھٹی پہ ہے اور کون ناجائز

چھٹیوں پہ ہے اور کیوں کوئی یہاں سے چھٹی لیکر سعودی عرب یا باہر کے ملکوں میں Job کریں؟ یہ ہمارے صوبے کے عوام کا نقصان ہے، ہیلتھ کیئر سسٹم اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جناب۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ مولانا فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ آج ایک نہایت اہم موضوع پر بحث ہو رہی ہے محکمہ صحت کی کارکردگی کے حوالے سے، جناب سپیکر! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہر حکومت کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن میں سب سے بڑی ذمہ داری کسی حکومت کیلئے امن و امان، ایجوکیشن، ہیلتھ اور اکانومک جو معاملات ہوتے ہیں، اس پر توجہ دینا یہ ہر حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، جب یہ حکومت قائم ہو گئی، اس وقت ایک نعرہ ہم نے سنا تھا کہ دو محکموں میں حکومت نے ایمرجنسی اناؤنس کی ہے، اس میں ایک ایجوکیشن اور دوسرا محکمہ صحت ہے۔ ایک سال گزرنے کے باوجود جناب سپیکر، نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے سال حکومت نے محکمہ صحت کیلئے 22ارب روپے کی ایک خطیر رقم رکھی تھی لیکن اگر ہم صوبہ بھر میں دیکھیں تو مریض اسی طرح رو رہے ہیں جس طرح پہلے وہ روتے تھے۔ جناب سپیکر، ہمارے ساتھ ایک صوبہ پنجاب بھی ہے، پنجاب کی بہت بڑی آبادی اور بہت بڑی پاپولیشن ہے لیکن پنجاب میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کیلئے انہوں نے 35ارب روپے رکھے تھے جس کی ڈسٹری بیوشن اگر فی فرد کی جائے تو وہاں پر سالانہ کسی بندے کی صحت کیلئے حکومت پنجاب نے ڈھائی سو روپے رکھے تھے اور جو 22ارب روپے ہم نے رکھے تھے، اگر یہ ہماری پاپولیشن پر، ہماری آبادی پر اس کو Distribute کیا جائے تو فی فرد 11 سو روپے بنتے ہیں۔ جناب سپیکر، فرق بہت واضح ہے، ڈھائی سو روپے میں ادھر تو ان لوگوں کو Facilitate کیا جا رہا ہے، ان کو تو وہ سب کچھ سہولتیں میسر ہیں اور ہم اپنے اس صوبے میں دیکھ رہے ہیں کہ 11 سو روپے میں جو یہاں کے ہر باشندہ اور ہر فرد کیلئے یہ رکھے گئے ہیں، حالات اسی طرح ہیں، وہاں پر صرف لاہور میں آٹھ بڑے ہسپتال ہیں اور پھر لاہور کے علاوہ فیصل آباد، گجرانوالہ، ملتان بہت بڑے بڑے شہر ہیں، ہمارے پورے صوبے میں جناب سپیکر! پانچ بڑے ہاسپٹلز ہیں اور میں صرف ایک ہاسپٹل کی آپ کو مثال دونگا، ایل آر ایچ میں یہاں پر جو ڈیلی او پی ڈی ہوتی ہے، میں نے پرسوں ادھر ایم ایس صاحب سے پوچھا، اس نے کہا کہ ڈیلی جو ہماری او پی ڈی ہے تو Five thousand سے لیکر Seven thousand تک ہماری ڈیلی او پی

ڈی ہوا کرتی ہے کیجو لٹی کے علاوہ، جب کیجو لٹی کو بھی ساتھ ملایا جائے تو Ten thousand تک یہ چلی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، اس کیلئے اس کی ایمر جنسی کو Cover کرنے کیلئے صرف اور صرف سات کروڑ روپے دیئے گئے ہیں جس کو اگر ہم Distribute کرینگے تو جناب سپیکر! یہ صرف 33 روپیہ Per patient آ جاتا ہے۔ اب آپ خود سوچیں کہ 33 روپے میں مریض کیلئے ہم کیا کچھ دینگے، ایک Disposable syringe اور صرف ایک ہی انجکشن یا کوئی ایک سیرپ یا ٹیبلٹ کا کوئی ایک پلتہ، جناب سپیکر! اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ ایک سال گزر گیا وعدوں میں، ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کمی ہے، میں پورے ایک سال سے اپنے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا رونا روتا ہوں، پورے نو لاکھ آبادی کیلئے، یہ صرف میں اپنے ضلع کی آبادی بتا رہا ہوں حالانکہ میرے ضلع کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال پر ضلع تورغر بھی Depend ہے، ضلع شانگلہ بھی Depend ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس کوئی گائناکالوجسٹ نہیں ہے، جناب سپیکر! ہمارے پاس پیتھالوجسٹ نہیں ہے، پورے ہاسپٹل میں میڈیکل سپیشلسٹ نہیں ہے، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ہے، پورے ہاسپٹل میں بلڈ بینک نہیں ہے، بلڈ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے مریضوں کو جو ریفر کیا جاتا ہے پشاور اور مردان، وہ راستے میں Expire ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم تو تھک گئے، کس کے پاس ہم جا کر اپنا رونا روئیں گے؟ ہمارے چیف منسٹر صاحب، نہایت معذرت کے ساتھ میں کہتا ہوں جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے حکومت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ ڈیڈ لائن کی سیاست ہمیں چھوڑنی چاہیئے، کبھی Statement ہم دیکھ رہے ہیں، اخباروں میں کہا جاتا ہے کہ جی ایک مہینے کے اندر اندر صوبہ بھر میں ڈاکٹرز کی جتنی بھی کمی ہے، وہ پوری ہونی چاہیئے، اب وہ مہینہ بھی چلا گیا، دوسرا مہینہ بھی چلا گیا، تیسرا مہینہ بھی چلا گیا، ایک سال پورا ہو گیا، ڈاکٹرز کی وہی کمی ہے اور جناب سپیکر! میں ایک درد بھری داستان آپ کو سنانا چاہتا ہوں اپنے حلقے کے ایک Representative، نمائندہ ہونے کی حیثیت سے۔ جناب سپیکر، بونیر وہ بد قسمت خطہ ہے، وہ بد قسمت خطہ ہے جہاں پر میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ضلع ہے۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> ضلع ہے جناب سپیکر، وہ بد قسمت ضلع ہے جہاں پر ہمیں تو، ہمارے اوپر تو لوگ پالیسیاں چلا رہے ہیں، جیٹ طیاروں کی بمباری کیلئے ایک تو ہمارے علاقے کا انتخاب ہو رہا ہے لیکن جہاں تک

Facilitation کا تعلق ہے، میں نے جب آج پبلک ہیلتھ کے فنڈز کی ڈسٹری بیوشن دیکھی تو میں، میرے میڈیا والے بھائی اور یہ آفیسر ز گیلری اور یہ وزیٹرز گیلری جناب سپیکر! ان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس حکومت کا انصاف اور اسلام یہ کس طرح ہے؟ صرف 10 ملین میرے حلقے کیلئے اور شاہ فرمان صاحب نے اپنے حلقے کیلئے 398 ملین رکھے ہیں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ آپ خود بتائیں، میں آپ کو جج بنا کے کہتا ہوں، آپ ہمارے کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، کیا ان وسائل میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے، ہم بمباری کیلئے صرف پیدا ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، پچھلے دنوں بونیر میں جب آپریشن شروع ہوا، نہایت افسوس کی بات ہے، جماعت اسلامی اور پاکستان تحریک انصاف کا وژن کیا تھا؟ وہ تو وزیرستان جا کر امن کی ریلی نکالتے تھے، میں ان کو دعوت دیتا ہوں، خان صاحب کو بھی دعوت دیتا ہوں اور پوری لیڈرشپ کو دعوت دیتا ہوں کہ بونیر تشریف لائیں، وہاں امن مارچ کریں آپ، چار دن تک مسلسل کرفیو رہا اور کسی کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔ جناب سپیکر، میں اپنے بچے، اس بچے کے قتل کا میں کس سے پوچھوں جو کرفیو کی وجہ سے اپنے گھر سے نہ نکل سکنے کی وجہ سے اس کی ماں ڈیلیوری کی شکایت کی وجہ سے اس کا جو بچہ فوت ہو گیا، میں اس کی 302 کی ایف آئی آر کس کے خلاف کاٹونگا؟ جناب سپیکر، یہ اسمبلی اور اسمبلی کا در و دیوار گواہ رہے، میں حکمرانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ رب العالمین کے سامنے میں اپنے اس بچے کے قتل کے بارے میں ان حکمرانوں کے گریبانوں میں اپنا ہاتھ ڈالونگا اور ان سے پوچھونگا کہ آخر چار دن تک لوگوں کو گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی، بارہ دن تک پورے گدیزئی کا علاقہ، پیر بابا کا علاقہ اس پر راشن بند تھا، راشن سپلائی بند تھی، جناب سپیکر! یہ ہم کہاں رہ رہے ہیں، یہ ویلفیئر سٹیٹ ہے؟ یہ ویلفیئر صوبہ ہے؟ پنجاب میں ہم تقریریں کر رہے ہیں کہ آجاؤ پختونخوا کو دیکھو، میں پختونخوا کی مثال دیتا ہوں، یہ میرے ڈاکٹر سردار سورن سنگھ صاحب جس گاؤں کے رہنے والے ہیں، اس کے اپنے بچے کے بارے میں مجھے خود وہ سنا رہے تھے کہ کرفیو کے دوران میرے بچے کی دوائی ختم ہو گئی، اب وہ رو رہا تھا، میں ادھر تھا، میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا، بہت ساری مائیں، بہت سارے بوڑھے، بہت سارے مسلمان ہمارے کمزور، جناب سپیکر! جہاں پر ہسپتال نہیں ہے، دوائیاں نہیں ہیں، ڈاکٹرز نہیں ہیں، اس کا تو کیا جہاں پر ہسپتال بھی ہے اور کچھ نہ کچھ دوائیاں بھی ہیں اور ڈاکٹرز بھی ہیں لیکن ہسپتال تک جانے کی اجازت نہیں ہے، میں اس صوبے میں محکمہ

صحت کی کارکردگی کے حوالے سے کیا کہہ سکونگا لیکن یہ ظلم ہے جناب سپیکر! یہ ظلم ہے اور اگر یہ ظلم نہ ہو تو پھر ظلم کس چیز کو، کس چیز کا نام ہے؟ اس کو انصاف کہتے ہیں؟ شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں لیکن ایک شعر عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین۔ شعر اووایہ، شعر اووایه۔

مولانا مفتی فضل غفور: شعر میں سناتا ہوں جناب سپیکر، جس طریقے سے یہ وسائل تقسیم ہورہے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا ہے، میں آپ کو جج بنا کے کہتا ہوں، 398 ملین ایک حلقہ کیلئے اور میرے حلقے کیلئے 10 ملین۔

ظلم کا نام رکھ دیا انصاف، انصاف کا ظلم ۔۔۔ پھر وہ تبدیلی کیا ڈکشنری میں آگئی

شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته مهربانی او زما یقین دا دے چې په هیلتهـ باندې زما نه مخکښې ټولو ملګرو د خپلو علاقو په حواله او په اجتماعی توګه باندې یو خبره وکړه او سپیکر صاحب! صحت چې دے د ایجوکیشن په شان یوه ډیره اهمه شعبه ده او بیا زمونږ ټوله صوبه چې ده یا ټول ملک چې دے، زمونږ صوبه خصوصاً او بیا ټول ملک عموماً دا دوه داسې ایشوز دی، دا دوه داسې شعبې دی چې ډیره زیاته توجه په هر وخت کښې پکار ده چې توجه ورته ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب، زمونږ په دې صوبه کښې حقیقت دا دے سکندر خان ډیر ښه فګرز ورکړل او بیا د صحت په حواله باندې چې کوم مشکلات دی یا کوم مسائل دی، زه هرګز دا نه وایم چې په هغې باندې به حکومت خبر نه وی، ظاهره خبره ده د حکومت دا خلق چې دے، دا هم د دې صوبې خلق دے او د دې ځائې د مسائلو نه به باید چې خبر وی خو چې کله دا حکومت دلته جوړ شو او نوے حکومت دلته راغے نو بیا ما واؤریدل بذات خود چې ډیر زیات اعلانات دلته وشول او د هیلتهـ په حواله باندې یو اعلان دا شوے وو چې د دې صوبې څومره ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز چې دی، هغې ټولو هسپتالونو ته به مونږ د ټیچنګ هاسپټلز درجه چې ده دا به ورته ورکوؤ۔ سپیکر

صاحب، یو کال وشو او باید چې مونږ نن د حکومت نه تپوس وکړو چې د هغې اعلان په رنړا کښې په دې ټوله صوبه کښې په کومه ضلع کښې په څومره تعداد کښې ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز ته د ټیچنگ هاسپټلز درجه چې ده هغه ملاؤ ده؟ سپیکر صاحب، دلته د تحریک انصاف مشر راغے لیډی ریډنگ هسپتال ته او هغه افتتاح وکړه، ټوله میډیا راغونډه شوه او په دې ټول ملک کښې یو شوشه خوره شوه په Twitter باندې، په Facebook باندې، په WhatsApp باندې، په سوشل میډیا چې څومره ده، عمران خان صاحب افتتاح وکړه چې نن به د دې صوبې علاج چې دے، ایمرجنسی چې ده دا به بالکل مفت وی او دا فیصله نن زه نه کوم، په دې ګیلرئ کښې ناست د میډیا ملګری به د دې د پاره ثالثان وټاکو، نن هم دا د لویو هسپتالونو نومونه دلته واخستلې شول، زمونږ د دې اسمبلئ شا ته چې کوم هسپتال دے سپیکر صاحب! هلته که نن یو Minor operation هم څوک کوی Minor operation، د هغې د پاره سامان چې دے هغه به د هغې مریضانو ورثاء چې دی یا چې کوم مالکان دی، هغوی به ځی او هغه دوایانې یا هغه سامان چې دے هغه به هغه هسپتال ته راؤړی۔ د باقی صوبې ټول تاسو اندازه وکړئ چې د هغه مفت علاج اعلان یا د هغه مفت علاج افتتاح یا د هغې د پاره دومره لوئې شوشه چې په میډیا کښې خوره شوه، په عمل کښې نن د هغې نتیجه دا ده چې په ګراؤنډ باندې هغه څیز په نظر نه راځی د کوم چې ډیر لوئې دعوې شوې وې، ډیرې لوئې وعدې شوې وې۔ سپیکر صاحب، زه بذات خود په دې خبره نه پوهیږم چې دلته د پولیو ډراپس چې دی، د دې نه مخکښې زمونږ حکومت وو، بیا د ایم ایم اے حکومت وو، د هغې نه مخکښې هم یو حکومت وو، که هر څنګه حکومت وو خو یو حکومت وو، زه که غلطیږم نه، دا د پولیو ډراپس چې دی دا په دې وطن کښې د تیرو دیرشو کالو یا د پینځه کم څلویښتو کالو راهسې دا ډراپس چې دی دا دې ماشومانو ته چې دے ورکیږی خو دې له هیچا سیاسی رنګ نه دے ورکړے، دے له نه ایم ایم اے سیاسی رنګ ورکړے دے، په دې وطن کښې په مرکز کښې د مشرف صاحب حکومت وو، د هغې نه مخکښې چې کله د نوازشریف صاحب اسمبلی Dissolve شوه، نه ورله هغوی سیاسی رنګ ورکړے دے، نه ورله زمونږ حکومت سیاسی رنګ ورکړے دے۔ زه په دې

خبره نه پوهیږم چې یو د "صحت کا انصاف" د پاره د اته کروړو روپو ایډورټائزمنټ چې دے ، دا Mass media ته، دا که پرنټ وه او دا که الیکټرانک وه، او عجیبه خبره ده چې د دې صوبې د حکومت وسائل، دا که د دې صوبې خپل وسائل وو یا که د بیرونی مالیاتی ادارو وسائل وو، د دې صوبې د استعمال د پاره بیا په دې منطق مونږ نه پوهیږو چې د پنجاب په اخباراتو کښې او په هغه Mass media کښې وسائل په استعمال راوستل د دې څه غرض وو؟ سپیکر صاحب، اته کروړه روپئ مونږ نه پوهیږو چې دا شوشه چې وه، دا اشتهار چې وو، دا د څه د پاره وو او دیکښې بله خبره چې دلته زمونږ صوبه کښې انفارمیشن ډیپارټمنټ موجود دے، د دې اته کروړو روپو اشتهارات چې ورکړی شوی دی، په دیکښې انفارمیشن ډیپارټمنټ سائډ ته ساتلے شوے دے او پینځمه میاشت ده چې ما کوئسچن په دې اسمبلئ سیکرټریټ کښې جمع کړے دے-----

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ بس بس، سردار صاحب وہ ختم کرینگے تو نماز کا وقفہ کرلیں گے،اس کے بعد شہرام صاحب بات کرلیں گے۔

جناب سردار حسین: بس مختصر، مختصر خبره کوم، بیا به منسټر صاحب هم، منسټر صاحب چونکه اهم Topic دے او مونږ هم غواړو دا چې د هغوی نوټس کښې هم دا سې خبرې راولو۔ سپیکر صاحب، مونږ دا ګنړو-----

جناب سپیکر: بیا به دا سې وکړو، بریک به وکړو، بریک به وکړو۔ د مونځ نه پس به باقی خبره وکړو، ټهیک شو جی؟

جناب سردار حسین: صحیح ده، صحیح ده جی، صحیح ده، صحیح ده۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب! معذرت سره زه یوه خبره کوم، بیا به زه ځم نو ما له لږه موقع راکړئ۔

جناب سپیکر: جی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: Don't mind ځکه چې زه بیا I am going to leave کنه۔ دوه دغه وشول، یو په دیکښې نور خو به شهرام خپل جوابونه ورکوی خو

دوؤ کبنې لږ تضاد وو، One of that was چې سکندر صاحب اووئیل چې Because of the storage د Reaction، نو I want to clarify چې د Storage نه کیږی خو د Reaction دا کوم وی او دغه کوم وی دا Immunity کومه پیدا کیږی په وجه هغې Immune system نه ډیویلپ کیږی And the child can have the same disease خو No reaction، نمبر ایک۔ نمبر دو Really هغه انیسه زیب بی بی نشته، زه ډیره سخته خفه شوم د هغې په خبره چې هغې اووئیل چې د Chief Executive nepotism شوے دے، I tell you honestly my heart cries، ځنې وخت کبنې گوره Healthy competition، Healthy دغه بالکل کوئ کنه Because healthy discussion سره دا دغه به ښه شی خو تنقید برائے تنقید پلیز دا مه کوئ۔ د کے ٹی ایچ د چیف ایگزیکٹیو وایم، Honest to God، په خدائے باور درې نومونه لاړل، نمبر ون وئیل چې زه ریټائر کیږم شپږ میاشتې کبنې، نمبر دو وئیل چې زه Busy یم او پریکٹس مې هم خرابیږی And then the third one په میرټ راغے And he is asking me everyday چې When you are going to advertise this، دا ایډهاک دی، دا Permanent بالکل نه دی خو دا دغه ځکه نه دے شوے چې زمونږ دا ایکټ راځی نو According هغې Act کبنې لږ امنډمنټس راځی Then we will advertise، نو پلیز خیر دے دغه کوئ خو هسې چې دے Nepotism او دا خبرې چې دی نو دا ټهیک خبره نه ده۔ تهینک یو ویری مچ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زما یقین دے چې ممبران صاحبان ټول ستړی شوی دی، زه به خپله خبره مختصر کړم۔ سپیکر صاحب، ما د هغه ایډورټائزمنټ خبره کوله چې زه دا گڼړم چې د هغې ضرورت هم نه وو او پکار دا وه چې څومره پیسه چې په هغه Advertisement باندې یا په تشهیر باندې لگیدلې وه، نو پکار دا وه چې دلته د هغې موذی مرضونو د ختمولو د پاره پکار راوستې شوی وے نو

ډېره زياته به ښه وه. سپیکر صاحب، دلته د ډاکټرانو هم ډېر زيات ایشوز دی، د هغوی د سروس سټرکچر هم مسئله ده، د هغوی د مینجمنټ کیډر مسئله ده او بیا دا ټیکنیشنز چې کوم دی خاصکر دا ډينټل ټیکنیشنز دی یا دا میډیکل ټیکنیشنز دی، د هغوی هم د اپ ګریډېشن او د دغه چې کومه مسئله ده او نن سبا سپیکر صاحب! په دې صوبه کښې خو هسې هم حال دا دے او بیا ډاکټرانو ته چې کوم Threats دی، کومې دهمکیانې هغوی ته ملاویږی، کومې پرچیانې هغوی ته ملاویږی یا بهته خورو د ډاکټرانو داسې حال جوړ کړے دے سپیکر صاحب! ډېر رپورټونه داسې دی چې هغه رپورټ شی، زه دا وئیلې شم نن فلور آف دی هاؤس باندې چې بیا خاصکر په دې پېښور کښې ډاکټران صاحبان چې دی، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې د هغه ډاکټرانو د بچو یا د هغوی د اکاؤنټونو یا د هغوی د ټول مالیت اندازه چې ده، دا هغه بهته خورو ته څنګه لګی؟ هغه ډاکټران صاحبان چې دی، هغه د یو ډېر لوئې ذهنی کوفت نه نن سبا تیریږی، د اذیت نه تیریږی. مونږ به حکومت ته دا هم خواست کوؤ چې دغه تحفظ چې دے، دا خو هر شهری ته پکار دے خو بیا دا نن سبا چې دا خبره کومه Peak ته رسیدلې ده، پکار دا ده چې دا حکومت په هغې باندې فوری طور عملدرآمد وکړی او د هغې د پاره څه انتظام وکړی. سپیکر صاحب، زه دا ګڼړم چې د دې ټولو خبرو سره سره، ظاهره ده منسټر صاحب ناست دے، مونږ په دې سکولونو کښې چې کله د هغې مینجمنټ د پاره او د لږ ډېر فنډ او د ایشوز د پاره بیا والدین اساتذه کونسلز دی، دا خبره ما دلته مخکښې هم کړې وه، که منسټر صاحب مناسب ګڼړی او حکومت په دې غور کوی، حکومت په دې سوچ کوی، په دې هسپتالونو کښې چې ګورننګ باډیز جوړ شی چې په هغې کښې د Community involvement جوړ شی. Suppose دا ایل آر ایچ هسپتال دے، دا صحیح ده په آفیسرز باندې، په آفیشلز باندې Definitely دا چلیږی، فنانسنګ هم د هغوی کوی او مینجمنټ هم د هغوی کوی خو تر څو پورې چې په دې هسپتالونو کښې د هغې علاقو معتبر خلق، تعلیم یافته خلق، ریټائرډ خلق، سنجیده خلق، دلچسپی اخستونکی خلق، چې د هغوی د پاره ګورننګ باډیز جوړ شی او د هغوی ټول فنانسنګ چې دے یا د هغوی ټول مینجمنټ چې دے، دا وګورئ سپیکر صاحب! په دې سوالونو کښې

راځی چې نن د دې هسپتالونو د صفائی د پاره په سوونو خلق نوکران دی، په کروړونو روپۍ سالانه د تنخواګانو په مد کښې ځی خو که یو هسپتال ته مونږ لاړ شو، د هغې د صفائی حالت ته وګورو، که روغ انسان لاړ شی او واپس راځی نو هغه انسان د هسپتال نه ناجوړه راځی، څلور پینځه مرضونه ئے ځان د سره واپس راوړی وی۔ نو که په دې باندې حکومت غور وکړی او دا که ډسټرکټ هاسپټلز دی، دا که په تحصیل کښې هاسپټلز دی، که په کلو کښې آر ایچ سیز دی، بی ایچ یوز دی، کټیګری ډی هاسپټلز دی، ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز دی یا دا زمونږ چې کوم اټانومس باډیز دی، دا ټول لوئې هسپتالونه چې دی، په دې ټولو کښې ګورننګ باډیز جوړ شې، په دې ټولو کښې ګورننګ باډیز جوړ شی نو زما یقین دا دے چې یو خو به د حکومت کار انتظام، دا به ورته اسان شی او شاید چې د دوایانو دا کمے، د ډاکټرانو دا کمے، دا د غیر حاضرئ چې کوم شکایات راځی، کوم مشکلات راځی شاید چې د هغې سره دا مشکلات او شکایات چې دی هغه هم تر ډیره حده پورې ختم شی۔ سپیکر صاحب، دلته د Measles ذکر وشو او منسټر صاحب سره زما دغسې هم خبره وشوه، دا ډیره فوری طور حل طلب مسئله ده، هغه چې کوم ماشومان وفات شوی دی، د هغې سکندر خان ذکر هم وکړو، زه به هم دا خواست کوم چې د هغه ماشومانو که Compensation وشو نو دا به ډیره زیاته لازمه خبره وی، دا به ډیره زیاته اهمه خبره وی، ښه خبره به وی او بیا چې فوری طور باندې د هغې انکوائری وشی چې دا څه چل داسې وشو، په دې صوبه کښې نورو ماشومانو ته دا ټیکې یا دغه دوایانې ورکړې شوې دی، شکر دے هغوی ته داسې څه خبره نه ده راغلې خو دا څه داسې حادثه راغله چې بعضې ماشومانو ته دا مسئله مخې ته راغله او سپیکر صاحب! د حکومت نه به دا ډیر زیات خواست کوم چې په ځائې د دې چې په تشهیر باندې Focus کوی، پکار دا ده چې د مسائلو په حل باندې Focus کړی نو زما یقین دا دے چې خلقو ته به پته ولګی چې یره واقعی دا حکومت چې دے دا Committed دے، واقعی دا حکومت سنجیده دے او دا حکومت غواړی چې دا مسئلې چې دی هغه حل کوی۔ ستاسو ډیره مهربانی سپیکر صاحب، وخت مې لږ سیوا واخستو، شکریه۔

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان، پلیز۔

جناب فضل کریم: جناب سپیکر!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: کہ څه وائی نو؟

جناب سپیکر: نه بس، زما خیال دے چې بس بیا به هسې، ستا مؤقف بیا هسې نه چې Solve نشی۔

سینیئر وزیر (صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مهربانی سپیکر صاحب۔ بیان خو ډیر ماشاء الله ټولو ممبرانو ډیر ښه هم وکړو او زه As a Health Minister چونکه په دې باندې ډیبیټ داسې ډیټیل کښې نه دے شوے، هغه چې چا څه وئیلی وو، هغه ورونړه خو هاؤس کښې شته نه خو بهرحال ښه تجاویز دی، څه خبرې زه هم منم چې د هیلتھ ډیپارټمنټ د Strengthen کیدو ډیر زیات ضرورت دے، هیلتھ کښې ډیر زیات پرابلمز دی، یو کہاوت دے، Saying دے چې "جان ہے تو جہان ہے"، فرنګیان وائی "Health is wealth" چې صحت وی نو دنیا رنګینه ده، هر څه ټهیک ټهاک دی خو که څه پرابلمز وی، بیماری وی نو بیا ډیر زیات، دا ټوله دنیا که درسره وی نو څه فائده ئې نشته۔ زمونږ د حکومت او زه به سیاسی Statement هم نه ورکوم سپیکر صاحب! چې کوم حقیقت دے هغه زه منم۔ اولنۍ خبره دا ده چې د ډاکټرز کمے، دا اولنے چیلنج دے حکومت ته او دې سوسائټی ته، صرف حکومت ته نه دے، دې هاؤس ته دے، دې ټولو ته دے۔ هغې کښې Main یو ایشو دا ده چې په هغې باندې چیف منسټر صاحب هغه بله ورځ یو ډیر Strict action هم اخستے دے، رولز کښې ئې چینجز هم کړی دی چې کوم خلق اے سی آرز په ټائم باندې نه جمع کوی نو د هغوی خلاف به کارروائی کیږی، د هغې Reason دا دے چې هغه ډاکټران چې کوم 17 کښې دی، 18 کښې دی، 19 کښې دی، هغوی چې کوم ځائې کښې نن ناست دی، هلته د هسپتالونو نه بهر د هغوی خپل پرائیویټ کلینکس دی او هغه چې کوم دی نو هلته د هغوی بزنس دے۔ هغوی که پروموشن اخلی نو د هغه ځائې نه به ځی او بل ځائې ته به ټرانسفر کیږی نو د هغې په وجه باندې هغوی اے سی آرز نه جمع کوی او حکومت چغې وهی لګیا دے، څلور پیرې اخبار کښې اشتهار راغلے دے چې تاسو مهربانی وکړئ

خپلې اے سی آرې جمع کړئ چې پروموشنز وشي۔ د هغې نه به دوه فائدې کيږي درې بلکه، يو کوم ډاکټرز چې دی، هغوی ته به پروموشنز ملاؤ شي، دويمه خبره چې کوم هاسپټلز کښې پوسټونه دی نو هغه به Vacant شي نو چې کوم ځوانان دی، دريم چې کوم Jobless دی، دلته په دې صوبه کښې ګرځي، ډګرئ دی ورسره، هغوی ته به ايمپلائمنټ ملاؤ شي، Job opportunities create کيږي خو د څه خلقو د وجې هغه پراسيس مکمل کيږي نه، د هغې د پاره د چيف منسټر صاحب زه شکريه ادا کومه، رولز کښې ئې Changes, across the board ټولو خلقو د پاره وکړل خو دا ايشو په هيلته کښې دومره سيريس ده چې هغوی د دې په بنياد باندې د ټولو د پاره دا چينجز وکړل۔ دويمه خبره دا ده چې د حکومت دا Priority ده او As a Health Minister دا چيلنج دے ما ته او ما Accept کړے هم په دې دغه دے چې زما Priority دا ده او د حکومت اولنې کار دا دے چې هاسپټلز کښې د ډاکټرانو سټاف مونږ مکمل کړو۔ دويمه خبره چې کوم Equipments نشته چې هغه ټهيک کړو، که خراب وی او که کمې وی چې هغه پوره کړو، هغه په راروانه اے ډی پی کښې ان شاء الله په بجټ کښې هغه مونږه اچولې دے او هغه Hospitals strengthen کړو، موجوده Existing facilities strengthen کړو۔ ټهيک ده دا سې هاسپټلز شته چې کوم ځائې کښې ځايونه شته، لکه تورغر به واخلم، کوهستان به واخلم، نور ځايونه به واخلم، چې څنګه مولانا صاحب خبره وکړه چې هلته Health facilities strengthen کول يا هلته جوړول ډير زيات ضروری دی او حکومت په Priority باندې، Need base باندې جی هغه مونږ پروګرام کښې اچوؤ لګيا يو۔ دريمه خبره دا ده چې د ډاکټرانو غير حاضری زيات تر مونږه دا کتلی دی، ډير به نه وی زياده تر خو څه خلق داسې شته، ټول نه Blame کومه، بنه خلق هم پکښې شته دے ډيپارټمنټ کښې چې هغه راځی حاضری کوی او بيا ځی۔ د هغې د پاره Independent Monitoring Unit چې څنګه ايجوکيشن کښې دے، د هغې په طرز باندې هيلته په هغې باندې شروع کړے دے، مانيټرنګ سسټم مونږه Introduce کوؤ چې هيلته ډيپارټمنټ باندې چيک اينډ بيلنس شروع شي، مانيټرنګ شروع شي او صحيح انفارميشن مونږ ته راځی چې مونږ خپل Calculations کولې شو۔ دريمه خبره د Measles

راځی چې کول ټولو کښې عام بحث دے نن سبا په دې ټوله صوبه او په ملک کښې چې کوم درې ماشومان وفات شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ خپل هم بچی دی۔ دلته په دې ناست هاؤس کښې د ډیرو بلهاؤ خلقو چې کوم اؤری، بچی ئے شته او هر یو سړی باندې خپل بچی ګران وی۔ که زکام، ټمپریچر پرې راشی نو دنیا په الټا وی۔ د یو کوریا د دوو کورونو درې ماشومان وفات کیدل زما د پاره د ټولو نه زیات افسوسناک ټائم دے او په ما باندې تیریږی او دریمه څلورمه ورځ ده یو عجیبه سوچ او فکر کښې یو چې دا څنګه شوی دی، دا ولې شوی دی، د چا د غلطئی د وجې نه شوی دی او څوک د دې د پاره Responsible دے ؟ کلیئر نن چې کوم هغې کښې مونږه کمیټی جوړه کړې ده، نن ما پخپله چیئر کړې ده چې ما ورله خپل Peace of mind ورکړو چې ما ورته دا وئیلې دی چې ما ته Clarity پکار ده چې دا څنګه د دې ماشومانو Death شوے دے، د چا په وجه شوی دی؟ آیا ویکسین چې کوم بابک صاحب اووئیل، تقریباً 75، 74 لاکھ ماشومانو ته هغه ویکسین ورکړے شو۔ شاه فرمان صاحب هغه بله ورځ Statement ورکړے دے، لږ که څه مخکښې وروستو شوی وی، زه خپل Statement clear کړم چې ما دا نه دی وئیلی چې ویکسین ټهیک دی یا غلط دی، زه دا وایم چې کوم ویکسین راوړے شوی دی، د فیډرل ګورنمنټ Responsibility ده، زه ځان نه خلاصوم خو زه دا وایم چې دا فیډرل ګورنمنټ راوړی دی او د بهر نه، د WHO، د UNICEF په Recommendation باندې دا اخستې کیږی او بیا مونږ ته راکوی، بیا مونږ هغه اوړو او لګوؤ ئے، Cold storage چې دے Cold chain هغه مونږ Maintain ساتو، هغې کښې چرته کمے بیشے راځی هغه مونږ مانیټر کوؤ۔ دویمه خبره دا ده چې Preparation صحیح وو یا نه وو، کمیټئ ته مونږ دا وئیلی دی، Human error دے، هغه د مونږ ته Identify کړی، که Treatment صحیح نه وی شوے، ماشومان هسپتالونو ته راغلی دی، هغه د دې حکومت ته او دې خلقو ته Identify کړی کمیټی۔ څلور څیزونه دی چې په دې باندې Basically هغه کمیټی خپل Findings مونږ سره شیئر کړی، مونږ به دلته دې هاؤس سره هم شیئر کوؤ، میډیا خلقو سره هم شیئر کوؤ چې کوم حقیقت دے او بیا په دې فلور آف دی هاؤس وایم او دا ایشورنس

ورکوم چې کوم Culprits دی چې د چا د وجې دا نقصان شوے دے ، هغوی ته د معافئ اجازت نشته، هغوی ته د معافئ ګنجائش نشته ځکه چې د رې ماشومان ضائع کیدل، د هغوی زندګی ختمیدل، د دې نه زیات افسوسناک خبره نشته۔ بله خبره دا ده جی، کومه خبره دوئ وکړه چې د هغوی سره Compensation، بالکل چیف منسټر صاحب سره به زه دا خبره کوم خو چې مونږ ته Clarity راشي چې دا څه وجه باندې شوی دی۔ پولیو باندې راځم، خبره وشوه "صحت کا انصاف"، ګوره جی نن چې په دې ملک باندې یو Ban ولګیدو، یو Recommendation د WHO، د ټولې دنیا نه راغلو، صوبائی حکومت هغه Foresee کوی چې راروان وخت کښې که پولیو صحیح طریقې سره Tackle نشوه، مونږ باندې به دا پابندئ لګی، لهذا "صحت کا انصاف پروګرام" Awareness campaign وو جی چې هر یو سړے هغه چې کوم دے Own کړی او رامخامخ شی۔ ولې "صحت کا انصاف" مخې ته راغے ؟ هغه په دې وجه راغے چې د لاء اینډ آرډرز پرابلمز وو، پولیو ورکرز باندې Attacks وو، راروان وو، بیا ورکرز په Fields باندې تلو ته نه وو تیار، پولیټکل لیډرشپ بیا Own کړو او هغوی دا اوونیل چې یره مونږ به په ګراؤنډ باندې ځو او مونږ به د دې Team leading کوؤ As a Health Minister, as a Chief Minister, as a Speaker, as a MPA / MNA او مونږ به د خپلو ماشومانو د مسقبل د پاره، د سیاست د پاره نه دی جی، زه بیا وایم دا د ماشومانو د بهتر مستقبل د پاره وو او د هغې ریزلټس دا راغلل چې کله For the first نه، Environmental samples وچت شو، واخستې شو د پیښور نه، time چې کوم وائرس په پیښور کښې موجود وو الحمدلله هغه Negative راغے جی، For the first time دا Negative راغے۔ ولې مسلسل هغه مونږ، چې دوئ اوونیل چې دا Reservoir دے په ټوله دنیا کښې پیښور، We held to take the ownership مطلب څنګه مونږ د هغې نه وروستو کیدے شو، هغه مونږOwn کړو، الحمدلله د هغې ریزلټس راغلل خو د هغې بل دغه دا دے چې اوس سیاست په دې نه کول غواړو خو فیډرل ګورنمنټ له پکار دی Instead of چې Statements ورکړی چې یره پولیو کیسز دی، فلاں دی، ډمکانه دی، مونږ دا وایو چې دوئ د په ټرائبل ایریا کښې لاړ شی او هلته خپل Campaign وچلوی

ځکه هلته پراونشنل ګورنمنټ ایم پی ایز نشی تلے، هلته به فیډرل ګورنمنټ Ownership اخلی، د هغې به څه Strategy جوړوی، که څه ټیکنیکل سپورټ پکار وی د خیبر پختونخوا حکومت به ورله ورکوی، دا ما په هر فورم باندې وئیلی دی او نن ئے په فلور آف دی هاؤس باندې هم وایم، مونږ به ئے بالکل سپورټ کوؤ او زمونږ بچی دی او د دې قوم بچی دی خو د هغې نه Tackle کول، د هغې Main problem به دا وی چې هغه به خیبر پختونخوا ته راځی، چې که مونږ 179 Transit points جوړ کړی دی په بارډر باندې، په هغې کښې Sixty six صرف په سدرن ډسټرکټس کښې دی، چې کوم ماشومان ځی راځی چې هغوی ته پولیو ډراپس ورکوی، چونکه که دا نه ورکوی نو د هغې نه د هغه ماشومانو چې چا باندې Polio attack راغے، د هغه ټوله زندګی تباه و برباده ده۔ د ښه نه ښه فیملی چې Afford کولې هم شی نو هغه ماشوم هغه چې کوم دے نو د هغه سر ته د هغه پرابلم نشی رسیدې او هغه ماشوم چې کوم د Polio affect شی، د هغه د پاره د هغه ټول ژوند تباه و برباد شو۔ په هغې کښې علماء کرام مونږ سره ډیره زیاته مرسته کړې ده، میډیا کړې ده، پولیټکل لیډرشپ کړې ده، هر چا کړې ده نو زه د هغوی شکریه هم ادا کوم او دا د سیاست نه بالاتر خبره ده۔ چونکه مونږ ټول ماشومان لرو او د هغوی صحت زمونږ Responsibility ده۔ دریمه خبره جی د سروس سټرکچر خبره وشوه، الحمدلله ما کړی دی، شوکت ورسره Commitment کړے وو، ډاکټرز چې کوم Strike کړے وو، هغې کښې زه د ډیرو ممبرانو شکریه هم ادا کوم، ما سره ئے Help هم کړے دے او هغه Strike ختم شو او د هغوی چې کوم Basic rights وو، چې کوم مونږ خبره کوؤ چې حقدار ته خپل حق ملاؤ شی، هغه مونږ هغوی ته ورکړو چې کوم حکومت ورکولې شو، چې کوم نشو ورکولې، په هغې باندې مونږ ورته اووئیل چې کښیېنو، په دې باندې به ډسکشن وکړو خو Ninety, ninety five percent د هغوی مسئلې ان شاء الله حل دی او په هغې باندېAlready کار شروع دے او هغه به Implement کیږی اوس، د موجوده صوبائی حکومت دا یو Achievement دے۔ دا د نن نه مخکښې د بلها مودو دا منصوبه، مطلب دا دے چې پرابلم راروان وو او ما ورته د Day one نه وئیلی وو خو غلطی دا شوې وه

چې هغوی ما سره ناست نه وو، They went on hunger strike and I told them چې And sit with me, convince me, tell me and I will be your lawyer, I will be, I will defend your case او زه به هر فورم باندې، او زه د چیف منسټر صاحب په هغې شکریه ادا کوم چې درې ورځې مسلسل تر Late hours پورې مونږ سره ناست دے، ما Brief کړے دے او هغوی بیا فنانس، لاء، ایډمنسټریشن او هیلتھ All together meetings ئے راسره کړی دی او هغې کښې هغوی دا Decisions اخستی دی نو کریډټ هغوی ته ځی جی، زه د هغوی هم شکریه ادا کوم۔ بله خبره جی هسپتالونو کښې د Equipments خبره ما وکړه، ان شاء اللّٰه دا زمونږ Priority ده، دا د دې ټول هاؤس دې ټولو ممبرانو او ټولو ته وئیل غواړم چې زمونږ اولنۍ Priority دا ده او زه دې ټولو ممبرانو ته هم وئیل غواړم چې ځان د داسې ګڼړی چې څنګه زه یم، په خپلو حلقو کښې د ما سره Help وکړی، دوئ د لاړ شی او ودګوری، Identify د کړی چې کوم سره کار نه کوی او Identify ئے کړو او زه پرې ایکشن وانخلم، ما نه ګیله کولې شئ خو د دې سسټم ټوله حصه یو، چونکه د هر یو سری، د سردار صاحب خپله حلقه ده، د مولانا صاحب خپله ده، د بل خپله ده، دوئ لاړ شی او هلته هغه سسټم چیک کړی، کوم ځائې کښې کومه Deficiency ده، ما سره د ډسکس کوی، زما نمبر ورسره دے کښیناستے شم، میټنګ ورسره کولے شم، ډیپارټمنټ سره به ئے کښینوم، دا ورسره زما Commitment دے او زه به ورله هغه Problem solve کوم ان شاء اللّٰه چې څومره زما نه کیدے شی خو دا ده چې دا د شریکې کار دے۔ ګوره هیلتھ اینډ ایجوکیشن داسې څیز دے، دا د سیاست نه بالاتر دی، هغه هر ځائې کښې، ګوره سړے په لاره هم تلے شی، که زه اووسم صوابۍ کښې او زه سوات ته روان یم او لاره کښې بیمار شم چې د هر چا حلقه ده، هغې هاسپټل ته زه تلے شم، داسې دا ممبران صاحبان تلے شی، د دوئ فیملیز تلې شی۔ لهذا Ownership به ټول، یواځې به زه نه اخلم، مونږ ټول به ئے په شریکه باندې اخلو۔ بل دا ده د ډاکټرانو زیات تر، زه دې هاؤس ته، چونکه زیات تر موجود نه دی چې زه دا اووایم چې دوئ راسره دا Stand واخلی چې کوم سفارشونه راځی، څه جائز دی بالکل به ئے کوؤ خو زیات تر پوسټنګز ټرانسفرز، یو څیز بل، هغې کښې

دا وی چې ډیپارټمنټ بیا هغه کار هغه شان کولے نه شی، که مونږ یو ځائې ته ډاکټران ځلور ټرانسفر کړو نو ټهیک ده یو ایم پی اے صاحب له، دوه له ما مسئله حل کړه خو چې د چا نه مې بوتلل، هغه بیا سفارش کوی یا بل راځی چې یره د دوئ سره زما تعلق دے نو دوئ واپس دې خپل ځائ ته کړه، نو بیا زما د پاره سسټم چلول ډیره زیات ګران شی۔ نو په دیکښې د دوئ سپورټ ما له پکار دے چې دوئ مونږ سپورټ کړی او زما ټوټل سپورټ به د دوئ سره وی، زما پکښې هیڅ ایجنډا نشته Expect for one thing چې هیلتھ سروسز د خیبر پختونخوا خلقو ته Improve شی۔ Merit follow کوم، د Merit violation ځان له نه کوم، هیچا له نه کوم، ذاتی مې څه ایجنډا بل څه نشته Except for one thing چې هیلتھ سسټم د ټولو خلقو د پاره Improve شی او په هغې کښې به څه دو رائے نه وی ان شاء الله۔ څه کوم ځائې کښې به، دوئ به ما ته یو سړے چې زه خپل ځوک سړے وګورم، هغه په یو پوسټ باندې کښینوم، داسې به نه وی چې کوم Merit follow کوی، کوم Deserving وی او سسټم چلولے شی چې هغه سړے راشی او هلته کښینی او هغه سسټم، چونکه ډی ایچ او اوس دا یو داسې پوسټ دے چې ټوله ضلع چلوی، پکار ده چې دا Competent سړے وی۔ ایم ایس ټول هسپتال چلوی، پکار ده چې دا Competent سړے وی، که دا Competent نه وی At the end of the day ایم پی اے ګانو، ایم این اے ګانو، منسټرانو، حکومت ټول، اپوزیشن ټول ته، Across the board ټولو ته به پرابلم وی۔ نو په دیکښې زمونږ د دوئ سره، د دوئ سپورټ ما له پکار دے۔ د ټی بی دوئ خبره وکړه، کوم ټی بی پروګرام چې روان وو، هغه ختمیږی لګیا دے، چې کوم ډونرز د هغې Funding کولو، خیبر پختونخوا حکومت هغه چې ان شاء الله روان بجټ کښې هغه پروګرام به مونږ چلوؤ ان شاءالله۔ دوئ د صفایئ خبره وکړه، هسپتال کښې، په ایل آر ایچ کښې جی تقریباً ساړهې آٹھ سو کلاس فور دی جی، څه دو سو، ډهائی سو کسان نور د صفایئ د پاره دی، ما ته افسوس دا دے چې زه نن لاړ شم هلته نو هلته د صفایئ کوم حال وی نو افسوس ناک دے، منم چې رش ډیر دے خو دې منلو ته نه یم تیار چې کسان لږ دی۔ بل دا Tradition پاتې شوے دے سپیکر صاحب! دا هم شیئر کوم چې منسټر چرته ځی او هغوی خبر شی چې یره

منسټر راروان دے، دا ما سره یو دوه ځایونو کښې وشو، ما له افسوس هم قسم دے راځی چې منسټر ځی او هم دا طریقه کار وو، هغه ځائې کښې صفایانې شروع شی چې په کوم ځائې باندې منسټر ځی او په کوم ځائې باندې منسټر واپس راځی، ما ورته اووئیل که دا سروسز، دا کار تاسو دوه ګهنټې مخکښې کړے وے نو د دې به ډیره زیاته فائده وه، که دا تاسو سحر کړے وے چې کوم خلق هسپتال ته راځی، د هغوی د پاره دا شے پکار دے، زه خو منسټر یم، راغلے یم کتلو له، لیدلو له، پوهه کیدو له خو دا سروسز زما د پاره نه دی، دا د هغه د چا د پاره دی چې کوم خلق دې هسپتالونو ته راځی، چې کوم ټولو کښې لاندې مظلومه طبقه ده چې کوم پرائیوټ هاسپټلز نه شی Afford کولې او هغه، دا مې هم ورته کلیئر وئیلی دی چې The hospital staff belongs to the hospital، چې کوم سټاف په هسپتال کښې پکار دے او دے اپوائنټ شوے دے، هغه به د یو سړی په کور کښې کار نه کوی او که هغه کار کوی، هغوی سره به سختئ سره د هغوی نه تپوس کیږی، دا روایات دی چې هسپتال کښې سړے بهرتی شی او هغه د فلانی صاحب په کور کښې هغوی له کار کوی، هغه که دومره ضرورت وی د هغه، هغه ته تنخواه ملاؤیږی، ځان له د خپل Hire کړی خو د هسپتال سټاف د خپلو کورونو او ذاتی کار له نه بوځی، دا یو چیلنج دے او دا یو حقیقت دے، دا زه Accept کوم او دلته ناست ټول خلق ئے Accept کوی او د هغې د پاره مونږ کلیئر انسټرکشنز ورکړی دی، د هغوی د پاره څه میکنزم جوړول دی، چیک اینډ بیلنس جوړول دی، مانیټرنګ سسټم جوړول دی، په هغې باندې مونږ لګیا یو ان شاء الله هغه به مونږ جوړوؤ، دا یو ډیر غټ چیلنج دے۔ ډینګی باندې خبره وشوه، ډیر غټ چیلنج دے Already هغه چې کوم دے نو سپړے شروع دے، ایم پی اے ګان صاحبان د دوئ نه به Help هم اخلو چې دوئ مونږ، سکولونو ته هم خبرې کوؤ، نور ډیپارټمنټس ته هم مونږ وایو، هیلتھ ته وایو، ممبرانو ته وایو چې دوئ مونږ سره په هغې کښې کمک وکړی او Awareness campaign وچلوؤ ځکه دا د یو سړی کار نه دے او نه دا د یو ډیپارټمنټ کار دے، دا د هر سړی ذاتی طور چې وګورئ چې یره زما په کور کښې کوم ځائې کښې پرابلم دے یا زما په خپل ګاؤند کښې، دغه کښې، چې هغه په لاره تیریږی پکار ده چې هغه ئے

Identify کړی، داسې نه چې صرف ډیپارټمنټ ته ئے پریږدی، نو سحر له به زمونږ ژوند به اسان وی۔ دا ټول Elected خلق دے، دوئ ټولو پسې به خلق راځی، لهذا دا د شریکې کار دے او مونږ به کوؤ ان شاء اللہ۔ Tertiary Care کښې د چیف ایگزیکټیوز خبره راغله، بالکل میرټ به Follow کوؤ، دا زما Commitment دے چې کوم ځائې کښې مینجمنټ کیډر یا هغه ایډمنسټریټرز پکار دی، په هغه لاء باندې مونږ کار کوؤ ان شاء اللہ، چونکه دا بجټ پکښې راغے او ما ته اوس Recently ملاؤ شو دا ډیپارټمنټ، نو په هغې باندې مونږ کار کوؤ، هغه Laws هم راولو ان شاء اللہ او دلته چې کوم دے نو هغه خلق به راځی چې کوم Deserve کوی۔ دا هم یو حقیقت دے چې یو پروفیسر د ورځې څلور ځایونو ته ځی، هغه پروفیسری کوی، هغه هسپتال گوری، هغه کلینک گوری، هغه بل یو کار کوی، څلور ځائې یو سړے Humanly possible نه دے چې هغه دومره ډیر کارونه په یو ځائې Efficiently وکړی، لهذا د هغې د پاره خپل خلق پکار دے نو هغه هم کوؤ ان شاءاللہ جی۔ LHWsد دې حکومت دا Achievement دے الحمدللہ د موجوده صوبائی حکومت چې LHWs مونږ Permanent کړل جی، هغوی مونږ Regularized کړل، هغې کښې مونږ لاء راؤړه او چې اسمبلی ته راغلې وه خو چونکه د هغې کول زر وو، مونږ د آرډیننس په تهرو باندې وکړو او د هغې به Further چې کوم دے نو دغه راځی Laws به ان شاء اللہ نو هغه Permanent شو۔ ایم پی اے گانو صاحبانو د خپلو هسپتالونو خبره وکړه، بالکل زه ټولو له جی دا ایشورنس ورکوم چې څه ټائم وائی رادشی کښیدنی راسره او چې کوم ځائې کښې، دا بجټ چې پاس شی، کوم هاسپټل کښې، کوم ځائې کښې Deficiencies وی، زما به دا هر ممکن کوشش وی ان شاء اللہ چې د دوئ هغه Problems address کړو او چې کوم دے نو هغې له Solution وگورو او صرف سیاسی یا د خبرو تر حده پورې نه وایم، دا زما Commitment دے خو د دوئ Help به ما له پکار وی چې کوم ځائې کښې دوئ ته لگی چې دا ضرورت دے، ما سره د کښینی بالکل به ورله ورکړو۔ د ډاکټرانو Priority ده او د سټاف، هغه مونږ په ترجیحی بنیادونو باندې ان شاء اللہ کوؤ، هغه به مونږ کوؤ۔ یو دوه خبرې بلې کوم بیا ختموم۔ هاسپټلز کښې دې ځائې کښې

خبره وشوه چې ایمرجنسي سروسز نشته، ایمرجنسي سروسز سپیکر صاحب! بالکل شته، مونږ میډیسنز ورکوؤ، د ټولو نه چې Big hospitals دي، هغې کښې ایمرجنسي میډیسنز حکومت اعلان کړے دے او هغه بالکل شته خو که کوم ځائې کښې کمے وي، زه سردار صاحب، مولانا صاحب دلته چې څومره ناست دي، ټولو ته وایم، ما ته د Identify کړي، ایکشن کول هغه به زه Own کوم او هغوی پسې به چې کوم دے که څه ایکشن کول وي، څه کارروائي کول وي، تپوس کول وي، هغه به زه کوم، د دوئ په مخامخ باندې کوم، داسې به نه وي چې هسې څه خبرو تر حده پورې به وي۔ حکومت د کینسر مریضانو ته Free treatment ورکوي، حکومت هیپاټائټس دغه چې کوم دے نو فري ورکوي لګیا دے، Diabetic patients ته انسولین فري ورکوي لګیا دے او دغه شان نور څیزونه هم دي، نو الحمدلله څه کارونه روان دي او ښه کارونه هم روان دي خو دا ده چې کمزورئ شته او ان شاء الله هغه به مونږ Address کوؤ او مونږ سیریس هغې له بالکل زما بل هیڅ څه دغه نشته، زه بالکل Focus یم چې هیلتھ سروسز Improve شي۔ تر څو پورې چې د دوئ نورې مسئلې دي، ان شاء الله هغه به دوئ سره مونږ کښېنو او دوئ سره به خبرې کوؤ ان شاء الله څه پرابلمز به نه وي ان شاء الله۔ ګورننګ باډیز خبره ئے وکړه، بالکل ګورننګ باډیز څومره غټ هسپتالونه دي، په هغې کښې شته او هغه مونږ Implement کوؤ، رولز کښې، څه Changes laws کښې دي هغه Implement کول دي نو هغه مونږ Decentralized کوؤ چې ضروري نه ده چې ما سره د اختیار وي، زه وایم چې لاندې چې څومره زر Decision اخستې کیږي چې خلقو ته Problems solve کیږي نو ان شاء الله په هغې باندې مونږ کار کوؤ او هغه به په Priority basis باندې کیږي او په هغې باندې چیف منسټر صاحب پخپله هم ډیر زیات سیریس دے، سحر او ماښام مونږ نه د دغې څیزونو تپوس کوي نو ان شاء الله هغه به کیږي۔ زه نور شکریه ادا کوم د دوئ، د Patients د پاره، د دغه د پاره او د تعاون د پاره یو پیره بیا ټولو ته ریکویسټ کوم چې مکمل تعاون به زما هم وي او ما سره به هم کوي۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: اجلاس کو مورخہ 06-06-2014 بروز جمعہ سہ پہر تین بجے تک ملتوی کرتا ہوں، چھ تاریخ تک۔ چار کا جو ایجنڈا تھا اس میں بھی تھوڑی امنڈمنٹ کرنا پڑے گی کیونکہ اس میں ہم نے وہ کیا ہے، وہ امنڈمنٹ، ہیلتھ تو ہم نے لے لیا، ابھی امن وامان، اس میں صرف لاء اینڈ آرڈر، اس پہ وہ کرینگے تو تین بجے ان شاءاللہ چھ تاریخ کو۔ تھینک یو۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 06جون2014ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)